ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

اسرائیل نے مظلوم فلسطینیوں پر پانی بند کردیا ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.46 , Saturday 23 August, 2025, 8 Pages

جلد نمبر(۳)، شمارہ نمبر(۴۶)، بروز ہفتہ، ۲۳ راگست، ۲۰۲۵ء، ۲۸ رصفر المظفر ۱۴۴۷ء، ۸ صفحات

اسکاٹ لینڈ میں مسجد پر دہشت گرد حملے کی منصوبہ بندی کرنے والے نوجوان کو 10 سال قید کی سزا

ایڈنبرا(یو این آئی) اسکاٹ لینڈ میں مسجد پر دہشگردانہ حملے کی منصوبہ بندی کرنے والے 17 سالہ نوجوان کو 10 سال قید کی سزا سنادی گئی۔ ہائی کورٹ گلاسگو میں سماعت کے دوران جج لارڈ آرتھرسن نے ریمارکس دیے کہ ملزم نے انتہائی شیطانی منصوبہ تیار کیا تھا۔ عدالت نے 10 سال قید کے بعد 8 سال تک نگرانی میں رکھنے کا بھی حکم دیا، کم عمری کی وجہ سے نوجوان کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔

عدالتی کارروائی میں بتایا گیا کہ نوجوان سوشل میڈیا کے ذریعے 13 سال کی عمر سے انتہاپسندی کا شکار ہوا اور اس کے فون سے ہٹلر، موسولینی اور ناروے میں دہشت گردانہ حملے کرنے والے اینڈرز بریوک جیسے لوگوں کی فہرست برآمد ہوئی۔

تفتیش میں انکشاف ہوا کہ وہ مسجد پر حملہ کرنے کے بعد نمازیوں کو آگ لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

برطانوی میڈیا کے مطابق پولیس نے جنوری میں ملزم کو انورکلائیڈ مسلم سینٹر کے باہر گرفتار کیا تھا اور اس دوران اس کے پاس سے ایک جرمن ساختہ ایئر پستول، گولیاں، کارتوس اور ایروسول کین برآمد ہوئیں۔

گرفتاری سے قبل ملزم نے امام مسجد کو یہ

غزہ کے بچوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف سوئیڈن میں بچوں کا احتجاج

ایمسٹرڈم (یواین آئی) غزہ کے بچوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف سوئیڈن میں بچوں نے احتجاج ریکارڈ کرایا۔ سوئیڈن کے شہر گوٹن برگ میں فلسطینی پرچم لہراتے غزہ کے بچوں کی تصاویر اٹھائے سوئیڈش بچوں نے احتجاجی ریلی نکالی اور فلسطین کے حق میں نعرے لگائے۔ ادھر اسرائیلی قبضے کے منصوبے کے خلاف غزہ شہر میں فلسطینیوں نے بھی احتجاج کیا، اس دوران مظاہرین نے جنگ روکو اور نسل کُشی بند کرو کے نعرے لگائے، مظاہرنے عالمی برادری سے جنگ اور فلسطینیوں کی جبری بے دخلی رُکوانے کا مطالبہ کیا۔ غزہ میں جارحیت کیخلاف اسرائیل میں بھی احتجاج کا سلسلہ جاری ہے، دارالحکومت تل ابیب میں سیکڑوں افراد نے نیتن یاہو حکومت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے غزہ جنگ بند کرنے اور یرغمالیوں کو واپس لانے کا مطالبہ کیا۔

اقوام متحدہ نے غزہ کو مکمل قحط زدہ' قرار دیدیا

غزہ میں قحط کسی بھی قیمت پر روکا جائے: اقوام متحدہ

اقوام متحد، (یواین آئی) غزہ میں صبح سے اب تک اسرائیلی بمباری اور فائرنگ سے 30 فلسطینی شہید ہوگئے، جب کہ اقوام متحدہ کے معاون ادارے نے غزہ شہر اور اس کے اردگرد کے علاقوں کو 'مکمل قحط زدہ' قرار دے دیا۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کے مطابق آج صبح فجر کے وقت سے اب تک غزہ میں اسرائیلی حملوں سے شہید ہونے والوں کی تعداد 30 تک جا پہنچی ہے۔ الجزیرہ نے طبی ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ اسرائیلی حملوں میں کم ازکم 30 فلسطینی جاں بحق ہوئے، جن میں سے 24 غزہ سٹی میں جان کی بازی ہار گئے۔

تازہ اموات میں سے کم ازکم 2 کی تصدیق خان یونس کے نصیر ہسپتال نے اس وقت الجزیرہ کو کی، جب اسرائیلی افواج نے شہر کے شمال مغرب پر حملہ کیا۔

اقوامِ متحدہ کے ایک درجہ بندی نظام نے (جو خوراک تک رسائی کا تعین کرتا ہے) باضابطہ طور پر غزہ میں قحط کا اعلان کر دیا ہے، انٹیگریٹڈ فوڈ سیکیورٹی فیز کلاسیفکیشن (آئی پی ایس) کے مطابق 5 لاکھ سے زائد فلسطینی تباہ کُن قحط کی حالت کا سامنا کر رہے ہیں، جس میں بھوک، افلاس اور موت شامل ہیں۔

یہی درجہ بندی ستمبر کے آخر تک وسطی غزہ کے دیر البلاح اور جنوبی غزہ کے خان یونس تک بڑھنے کا امکان ہے، جس کے نتیجے میں پورے غزہ میں 5 لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوں گے۔ مزید 10 لاکھ 70 ہزار افراد (یا غزہ کی کل آبادی کا 54 فیصد) فیز 4 یعنی 'ایمرجنسی' کی حالت میں ہیں، جب کہ 3 لاکھ 96 ہزار افراد (20 فیصد) فیز 3 یعنی 'بحران' کی حالت میں ہیں۔

اسرائیلی وزارتِ خارجہ نے اقوام متحدہ کے تعاون سے تیار کردہ غذائی سلامتی کی رپورٹ (جس میں غزہ میں قحط کا اعلان کیا گیا تھا) کو مکمل طور پر مسترد کردیا ہے۔

الجزیرہ کے مطابق وزارت نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ نتائج حماس کا جھوٹ ہے، جنھیں مفاد پرست تنظیموں کے ذریعے پھیلایا گیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ غزہ میں کوئی قحط نہیں ہے۔

ادھر اقوام متحدہ کے انسانی امور کے رابطہ کار برائے مقبوضہ فلسطین رامز الاکبروف نے کہا ہے کہ غزہ کی گنجان آباد پٹی میں قحط کے باضابطہ اعلان کو محض ایک اور انتباہ سمجھنے کی غلطی نہ کی جائے بلکہ یہ ایک گونج دار خطرے کی گھنٹی ہے جو کئی ماہ سے جاری انتباہات کے بعد اب ناقابل انکار حقیقت کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ یہ اشارہ ہے کہ غزہ کے دیگر علاقوں کو بھی جلد یہی المیہ اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ رامز الاکبروف نے جمعہ کے روز اپنے بیان میں کہا کہ یہ المیہ مکمل طور پر انسان کے ہاتھوں برپا کی گئی تباہی ہے۔ بارہا تنبیہات کے باوجود اور اس المیے کو روکنے کی شب وروز کی کوششوں کے علی الرغم سیاسی قوت ارادی کی ناکامی نے اقوام متحدہ اور فلاحی اداروں کو انسانی امدادی سرگرمیاں بلا رکاوٹ چلانے سے محروم رکھا ہے، جس کے نتیجے میں غزہ کے عوام کو خوفناک انجام کا سامنا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر قابض اسرائیل کی جنگ میں مزید شدت آئی تو اس کے نتیجے میں زبردستی کی مزید بے دخلیاں ہوں گی، تشدد بڑھے گا اور تباہی کی وسعت میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ جنگی بربادی پہلے ہی غزہ کے باقی ماندہ صحت کے نظام، پانی کی ترسیل، نکاسی وصفائی کے ڈھانچوں کو برباد کرچکی ہے اور اس کے نتیجے میں امراض تیزی سے پھیل رہے ہیں جو شدید غذائی قلت اور بدترین قحط کو اور زیادہ سنگین بنا رہے ہیں۔ رامز الاکبروف نے زور دیا کہ فوری اور ہنگامی بنیادوں پر امدادی سامان، انسانی خدمات اور تجارتی اشیاء غزہ پٹی میں ہر سمت بلا رکاوٹ پہنچائی جائیں۔ اس میں شمالی علاقے اور غزہ شہر بھی شامل ہیں تاکہ محصور عوام تک براہِ راست امداد پہنچ سکے۔ انہوں نے کہا کہ قحط کو کسی بھی قیمت پر روکنا ہوگا۔ اس انسانی المیے کا خاتمہ وقت کے ساتھ ایک دوڑ ہے۔

مارچ سے اب تک 8 لاکھ فلسطینی غزہ کے اندر جبری طور پر بے گھر کیے جا چکے: اقوام متحدہ

نیویارک: اقوام متحدہ نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی کے اندر جبری طور پر بے گھر ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد مارچ کے وسط سے اب تک بڑھ کر 7 لاکھ 96 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ یہ بڑی انسانی المیہ قابض اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں سامنے آیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نائب ترجمان دانیئلا گروس نے ایک پریس بیان میں کہا کہ 12 سے 20 اگست کے درمیان مزید 17 ہزار فلسطینی جبری ہجرت پر مجبور ہوئے۔ ان کا کہنا تھا کہ 95 فیصد نئے بے گھر ہونے والے افراد کا تعلق غزہ شہر سے ہے جہاں مقامی باشندے فوجی کارروائیوں سے بچنے کے لیے مشرقی علاقوں سے نکل کر جنوب اور مغرب کی جانب جا رہے ہیں۔ مارچ میں قابض اسرائیل نے فائر بندی معاہدے کو یکسر توڑ دیا اور اس کی باقی شقوں پر عمل درآمد سے انکار کردیا۔ اس نے ماہ کے آغاز میں سرحدی گذرگاہیں بند کر کے فلسطینی عوام کو بھوک کا شکار بنانے کی کوشش کی اور پھر 18 مارچ کو وحشیانہ فضائی حملے دوبارہ شروع کر دیے جو تیزی سے بڑھتے گئے اور ہزاروں فلسطینی شہید وزخمی ہوئے۔ گیارہ اگست سے قابض اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے جنوب مشرقی علاقے الزیتون پر وسیع حملہ شروع کر رکھا ہے جس میں بھاری توپ خانے کی گولہ باری، بارودی روبوٹوں کے ذریعے دھماکے، گھروں کو اڑانا اور جبری انخلا کی کارروائیاں شامل ہیں۔ یہ سب اس صہیونی منصوبے کا حصہ ہے جس کے تحت غزہ کے باقی حصوں پر دوبارہ قبضہ جمانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ فیصلہ قابض اسرائیلی حکومت نے 8 اگست کو وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے پیش کردہ منصوبے کے تحت کیا تھا جس میں بتدریج غزہ پر قبضے کا آغاز شہر سے کرنے کا عندیہ دیا گیا۔ اس سے قبل اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسانی امور "اوچا" نے بھی خبردار کیا تھا کہ غزہ کی کل آبادی 23 لاکھ ہے اور 360 مربع کلومیٹر رقبے میں سے تقریباً 88 فیصد علاقے پر قابض اسرائیل نے انخلا کے احکامات مسلط کیے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ غزہ کے تقریباً تمام باشندوں کو زبردستی بے گھر کیا جارہا ہے۔ یاد رہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری وحشیانہ حملوں میں اب تک 62 ہزار 192 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔ مزید 1 لاکھ 57 ہزار 114 فلسطینی زخمی ہیں جب کہ سیکڑوں افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں اور کئی علاقوں میں مسلسل بمباری اور ایمبولینسوں کو روکے جانے کی وجہ سے زخمیوں تک رسائی ممکن نہیں۔

غزہ پر قابض اسرائیل کی درندگی جاری

24 گھنٹوں میں مزید 71 شہید اور 251 زخمی

غزہ: غزہ کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیل کی سفاک بمباری اور جارحیت کے نتیجے میں 71 فلسطینی شہید اور 251 زخمی ہوئے ہیں جنہیں غزہ کی مختلف ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ وزارت صحت نے جمعہ کے روز اپنے بیان میں وضاحت کی کہ بے شمار شہداء کی لاشیں اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑی ہیں، جہاں تک ایمبولینس اور شہری دفاع کی ٹیمیں قابض اسرائیل کی مسلسل بمباری کے باعث ابھی تک نہیں پہنچ سکیں۔

بیان میں بتایا گیا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری صہیونی جارحیت کے آغاز سے اب تک شہداء کی مجموعی تعداد 62 ہزار 263 تک جا پہنچی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 57 ہزار 365 ہوگئی ہے۔ وزارت صحت نے مزید کہا کہ 18 مارچ سنہ 2025ء سے آج تک کے عرصے میں 10 ہزار 717 فلسطینی شہید اور 45 ہزار 324 زخمی ہو چکے ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق گذشتہ 24 گھنٹوں میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امدادی سامان حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے فلسطینیوں پر قابض فوج نے گولیاں برسائیں جس کے نتیجے میں مزید 24 افراد شہید اور 133 زخمی ہوئے۔ اس طرح شہداء لقمہ عیش (امدادی سامان کے متلاشی) کی تعداد بڑھ کر 2 ہزار 60 ہوگئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 15 ہزار 197 سے تجاوز کر گئی ہے۔ ادھر غزہ کی ہسپتالوں نے بھوک اور غذائی قلت کے سبب مزید دو فلسطینیوں کی شہادت کی تصدیق کی ہے جن میں دو بچے بھی شامل ہیں۔ اس طرح غزہ میں قحط اور بھوک سے شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد 273 ہوگئی ہے جن میں 112 معصوم بچے شامل ہیں۔ وزارت صحت نے تمام شہداء اور لاپتہ افراد کے اہل خانہ سے اپیل کی ہے کہ وہ وزارت کے ریکارڈ کو مکمل کرنے کے لیے فراہم کردہ خصوصی لنک پر جا کر اپنے عزیزوں کی تفصیلات درج کریں۔

غزہ کے خلاف اسرائیلی جنگ میں 83 فیصد شہداء عام شہری تھے: اسرائیلی فوج کے خفیہ ڈیٹا میں انکشاف

تل ابیب (یواین آئی) اسرائیلی فوج کے خفیہ ڈیٹا میں انکشاف کیا گیا ہے کہ غزہ کے خلاف اسرائیلی جنگ میں 83 فیصد شہداء عام شہری تھے۔ برطانوی اخبار گارجین، اسرائیلی، فلسطینی جریدے، 972 میگزین اور مقامی ذرائع کی مشترکہ تحقیق کے مطابق مئی 2025ء تک اسرائیلی انٹیلی جنس نے حماس اور اسلامی جہاد کے 8 ہزار 900 جنگجوؤں کو ہلاک یا ممکنہ طور پر ہلاک قرار دیا جو کل اموات کا محض 17 فیصد بنتا ہے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مارے گئے باقی 83 فیصد عام شہری تھے۔ دوسری جانب غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اسی عرصے میں مجموعی اموات 53,000 سے زائد تھیں، یعنی کہ ہر چھ میں سے پانچ مارے گئے فلسطینی عام شہری تھے۔ اسرائیلی فوج نے ڈیٹا کی موجودگی کی تردید نہیں کی البتہ اپنے بیان میں اسرائیل نے کہا کہ رپورٹ میں پیش کیے گئے اعداد و شمار 'غلط' ہیں مگر یہ واضح نہیں کیا کہ انہیں کن اعداد و شمار پر اعتراض ہے۔

مسجد الحرام میں بارش کے دوران روح پرور مناظر

مکہ مکرمہ (یواین آئی) سعودی عرب میں مکہ مکرمہ اور طائف میں گزشتہ روز موسلا دھار بارش ہوئی، مسجد الحرام میں بارش کے دوران عمرہ زائرین کی دعائیں مانگتے ہوئے ویڈیو بھی سامنے آگئی۔

سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق مسجد الحرام میں عمرہ زائرین بارش کے وقت طواف اور عبادت میں مصروف رہے۔ رپورٹس کے مطابق بارش کے دوران طواف اور دعائیں کرتے عمرہ زائرین کی وڈیوز اور تصاویر سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہیں۔

حرمین شریفین انتظامیہ نے اس موقع پر مسجد الحرام میں صفائی پر مامور اہلکاروں کے ذریعے زائرین حرم کو بارش سے پیدا ہونے والی پھسلن سے بچانے کے لیے صفائی کے بہترین انتظامات کیے۔ واضح رہے کہ بارش کے دوران حرمین شریفین انتظامیہ کی کوشش ہوتی ہے کہ عبادت کے دوران زائرین کی سلامتی کو یقینی بنایا جائے۔ جمعرات کی شام کو مکہ میں مسجد الحرام اور اس کے مختلف علاقوں میں تیز بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ جس سے ہر جانب جل تھل ہوگیا۔ موسمیات کے قومی مرکز کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ جمعرات کو طائف میں بھی شدید بارش ہوئی ہے۔ جس سے وہاں کا موسم سہانا ہوگیا۔ موسمیات کے قومی مرکز نے بارش کے دوران عوام سے احتیاط برتنے، پانی کے جمع ہونے والے مقامات اور سیلابی نالوں سے دور رہنے کی اپیل کی ہے۔

کولمبیا میں دو حملوں میں 13 افراد ہلاک

بگوٹا (یواین آئی) کولمبیا میں دو بڑے حملوں میں کم ازکم 13 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ مغربی شہر کالی میں، ایک کار بم کے ذریعے مارکوفیدل سواریز ملٹری ایوی ایشن اسکول کو نشانہ بنایا گیا۔ کالی کے میئر، الیخاندرو ایدر نے بتایا کہ دھماکے میں کم ازکم پانچ افراد ہلاک اور 36 زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید دھماکوں کے خدشے کے پیش نظر شہر میں بڑے ٹرکوں کے داخلے پر پابندی کا اعلان کیا ہے۔ خیال رہے کہ 10 جون کو تین مربوط بم دھماکوں میں سات افراد ہلاک اور 50 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ کالی میں ہونے والے حملے کے ساتھ ہی شمالی علاقے انتیوکیا میں ایک اور حملہ ہوا، جہاں ایک پولیس ہیلی کاپٹر کو دھماکہ خیز مواد سے لیس ڈرون کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ حکومت کے مطابق، اس حملے میں کم ازکم آٹھ اہلکار ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔ صدر گستاوو پیترو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ یو ایچ- 60 بلیک ہاک ہیلی کاپٹر املفی میں کوکا کی فصلوں کے خاتمے کے لیے عملے کو لے جا رہا تھا۔ انہوں نے لکھا ہے "آٹھ پولیس اہلکاروں کی ہلاکت اور آٹھ کے زخمی ہونے کی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے۔"

امریکہ نے غیر ملکی ٹرک ڈرائیوروں کو ویزے جاری کرنا بند کردیے

واشنگٹن (یواین آئی) امریکہ نے غیر ملکی ٹرک ڈرائیوروں کو ویزے جاری کرنا بند کردیے۔

امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے سوشل میڈیا پر جاری پیغام میں کہا کہ کمرشل ٹرک ڈرائیوروں کے لیے ورکر ویزا کا اجراء فوری طور پر روک رہے ہیں۔ مارکو روبیو نے دعویٰ کیا کہ بڑی تعداد میں غیر ملکی ڈرائیوروں کے ٹرک چلانے سے نہ صرف امریکی شہریوں کی جانیں خطرے میں پڑ رہی ہیں بلکہ غیر ملکی ٹرک ڈرائیور مقامی ٹرک ڈرائیوروں کے ذریعہ معاش کو بھی کم کر رہے ہیں۔ اس سے قبل رواں ہفتے امریکی محکمہ خارجہ نے غزہ سے آنے والے فلسطینیوں کے لیے بھی مختصر دورانیے کے سیاحتی ویزے روکنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کا کہنا ہے کہ طبی اور انسانی بنیادوں پر غزہ کے لیے حالیہ دنوں میں جاری ویزوں کا جامع جائزہ لیا جا رہا ہے، امریکی محکمہ خارجہ کا کہنا ہے کہ غزہ کے لیے قلیل تعداد میں جاری حالیہ ویزوں کی جانچ پڑتال کے لیے ویزہ کا اجرا روکا گیا ہے۔

جاپان میں طلبہ کیلئے اسمارٹ فونز کے استعمال کی حد مقرر کرنے پر غور

ٹوکیو (یو این آئی) جاپانی میئر نے سمارٹ فون استعمال کرنے والے تمام صارفین پر زور دیا ہے کہ وہ مجوزہ آرڈیننس کے تحت کام یا اسکول سے باہر اسکرین ٹائم کو دن میں دو گھنٹے تک محدود رکھیں جس میں کوئی جرمانہ شامل نہیں ہے۔ آرڈیننس کے مسودے کے مطابق، یہ حد جو وسطی جاپان کے تویو کے شہر کے تمام رہائشیوں کے لئے تجویز کی جائے گی پابند نہیں ہوگی اور زیادہ استعمال پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا جائے گا۔ اس تجویز کا مقصد "جسمانی اور ذہنی صحت کے مسائل پیدا کرنے والے آلات کے ضرورت سے زیادہ استعمال کو روکنا ہے... میئر ماسافومی کوکی نے جمعے کے روز ایک بیان میں کہا کہ اس میں نیند کے مسائل بھی شامل ہیں۔

مسودے میں پرائمری اسکول کے طالب علموں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ رات 9 بجے کے بعد اسمارٹ فون استعمال کرنے سے گریز کریں اور سیکنڈری اسکول کے طالب علموں اور اس سے زیادہ عمر کے افراد کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ رات 10 بجے کے بعد اسمارٹ فون استعمال نہ کریں۔ اس اقدام پر آن لائن ردعمل سامنے آیا اور بہت سے لوگوں نے اس منصوبے کو غیر حقیقی قرار دیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک صارف نے لکھا کہ میں ان کے ارادے کو سمجھتا ہوں، لیکن دو گھنٹے کی حد ناممکن ہے۔' ایک اور صارف نے لکھا ہے کہ 'دو گھنٹے میں میں اپنے اسمارٹ فون پر کتاب بھی نہیں پڑھ سکتا اور نہ ہی فلم دیکھ سکتا ہوں۔'

عوامی ردعمل نے میئر کو یہ واضح کرنے پر مجبور کیا کہ دو گھنٹے کی حد لازمی نہیں ہے جبکہ اس بات پر زور دیا گیا کہ اسمارٹ فون روزمرہ کی زندگی میں مفید اور ناگزیر ہیں"۔ اس آرڈیننس پر اگلے ہفتے غور کیا جائے گا اور اگر یہ منظور ہوجاتا ہے تو یہ اکتوبر سے نافذ العمل ہو جائے گا۔ سنہ 2020 میں مغربی کاگاوا کے علاقے نے اپنی نوعیت کا پہلا آرڈیننس جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ بچوں کو ہفتے کے دوران دن میں ایک گھنٹہ اور اسکول کی تعطیلات کے دوران 90 منٹ تک محدود رکھا جائے۔ اس میں یہ بھی تجویز دی گئی ہے کہ 12 سے 15 سال کی عمر کے بچوں کو رات 9 بجے کے بعد اسمارٹ فون استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے، 15 سے 18 سال کی عمر کے بچوں کے لئے یہ حد رات 10:00 بجے تک بڑھا دی جائے گی۔ مارچ میں بچوں اور خاندانوں کی فلاحی ایجنسی کی جانب سے شائع ہونے والے ایک سروے کے مطابق جاپانی نوجوان ہفتے کے دنوں میں اوسطاً پانچ گھنٹے آن لائن گزارتے ہیں۔

اسرائیل نے مظلوم فلسطینیوں پر پانی بند کردیا

تل ابیب (یو این آئی) اسرائیل شمالی غزہ کو پانی کی فراہمی کو کم کرنے جبکہ جنوب میں پائپ لائنوں کی مرمت کرنے پر غور کررہا ہے تاکہ فلسطینیوں کو غزہ شہر سے باہر نکالنے پر مجبور کیا جاسکے۔ کے اے این نے خبر دی ہے کہ وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو کی حکومت جنوبی غزہ میں دوبارہ راست پائپ لائنوں کی مرمت کرتے ہوئے شمال میں بھیجے جانے والے پانی میں کٹوتی پر غور کررہی ہے۔

یہ اقدام ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اسرائیل کو غزہ کی نسل کشی میں پیاس کو ہتھیار بنانے کے الزامات کا سامنا ہے، اس کے علاوہ جبری بھوک اور انسانی امداد پر پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔ غزہ حکومت کے میڈیا آفس کے مطابق، جنوری سے اسرائیل نے اسرائیل کی سرکاری آبی کمپنی میکوروٹ سے پانی کاٹ دیا ہے، جو علاقے کی فراہمی کے آخری باقی ذرائع میں سے ایک ہے۔

9 مارچ کو اسرائیلی فوج نے دیرالبلاح کے جنوب میں مرکزی ڈی سیلینیشن پلانٹ کو بجلی فراہم کرنے والی آخری لائن کو بھی کاٹ دیا تھا، جس سے بڑے پیمانے پر پینے کے پانی کی پیداوار رک گئی تھی اور بحران مزید سنگین ہوگیا تھا۔

بدھ کے روز اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے جاری ثالثی کی کوششوں اور حماس کی جانب سے جنگ بندی کی تجویز کو قبول کرنے کے باوجود غزہ شہر پر قبضہ کرنے کے لیے آپریشن گیدون کیرتھس 2 نامی فوجی منصوبے کی منظوری دی تھی۔ اسرائیل کی جنگی کابینہ نے اس ماہ کے اوائل میں نیتن یاہو کے پورے غزہ پر دوبارہ قبضہ کرنے کے مرحلہ وار منصوبے کی توثیق کی تھی۔

پہلے مرحلے میں غزہ شہر پر قبضہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے جس کے تحت اس کے تقریبا 10 لاکھ رہائشیوں کو جنوب کی طرف، شہر کے اردگرد بے گھر کیا جائے اور رہائشی علاقوں میں چھاپے مارے جائیں۔

دوسرے مرحلے میں وسطی غزہ میں پناہ گزین کیمپوں پر قبضہ کرنا شامل ہے، جن میں سے بہت سے پہلے ہی بڑے پیمانے پر تباہی کا سامنا کرچکے ہیں۔

منصوبے کے مطابق 8 لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو جنوب میں نام نہاد "انسانی زونز" میں منتقل کیا جائے گا، جہاں پناہ گاہیں، فیلڈ اسپتال اور پانی کا بنیادی ڈھانچہ قائم کیا جائے گا۔ تیاریاں تین ہفتوں میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔

غزہ میں یتیم فلسطینی بچوں کے گریجویشن کی تقریب میں رقت آمیز مناظر

غزہ (یو این آئی) غزہ میں یتیم فلسطینی بچوں کے گریجویشن کی تقریب کے دوران رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ غزہ میں یتیم بچوں کے گریجویشن کی تقریب کا انعقاد کیا گیا جہاں سفید رنگ کا لباس اور ٹوپی پہنے بچوں نے شرکت کی لیکن معصوم چہروں پر اداسی نظر آئی۔ فلسطینی بچے اسرائیلی حملوں میں اپنے والدین کو کھونے پر اداس اور ماں باپ کو یاد کرکے رونے لگے۔ فلسطینی مرکزی بیورو شماریات کے مطابق اکتوبر 2023 سے اب تک 39 ہزار سے زائد فلسطینی بچوں نے اپنے ایک یا دونوں والدین کو کھودیا ہے۔ اس کے علاوہ غزہ کے بچوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں بچوں نے احتجاجی ریلی نکالی۔ ریلی کے دوران بچوں نے فلسطینی پرچم لہرائے اور غزہ کے بچوں کی تصاویر اٹھا کر فلسطین کے حق میں نعرے بھی لگائے۔ دوسری جانب اقوام متحدہ کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ معذور افراد اب غزہ میں موجود ہیں، صرف حالیہ جنگ کے دوران تقریباً 4 ہزار 800 افراد کے اعضا کاٹنے پڑے جن میں سب سے زیادہ متاثر بچے ہیں جب کہ جنگ سے پہلے غزہ میں 2 ہزار سے زائد افراد معذوری کی زندگی گزار رہے تھے۔

45 ہزار مسلمانوں کی قبلہ اول میں جمعہ کی نماز کی ادائیگی

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیلی فوج کی سخت پابندیوں اور رکاوٹوں کے باوجود ہزاروں فلسطینیوں نے آج مسجد اقصیٰ میں روح پرور فضا میں جمعہ کی نماز ادا کی۔ اسلامی اوقاف نے بتایا کہ کم از کم 45 ہزار فلسطینی نمازیوں نے قبلہ اول میں نماز جمعہ ادا کی اور اپنی دعاؤں میں غزہ اور مغربی کنارے کے شہداء کو یاد کیا۔ قابض فوج نے پرانے شہر اور مسجد اقصیٰ کے داخلی دروازوں پر درجنوں نوجوانوں کو روک کر مسجد تک پہنچنے سے محروم رکھا۔ نامہ نگاروں کے مطابق صہیونی فوج نے پرانے شہر کے مختلف دروازوں پر نوجوانوں کو روکا، ان کی شناختی دستاویزات کی تلاشی لی اور متعدد افراد کو باب الاسباط کے سامنے کھڑے ہونے یا مسجد کے اطراف موجود رہنے سے جبراً ہٹادیا۔

مسجد اقصیٰ کے خطیب شیخ محمد سرندح نے خطبہ جمعہ میں کہا 'اگر امت مسلمہ کسی بیماری میں مبتلا ہوبھی جائے تو یہ مر نہیں سکتی، امت مسلمان کبھی ختم نہیں ہوگی، یہ ہمیشہ باقی رہنے والی امت ہے۔ یہ امت وقتی طور پر کمزور یا بیمار ہوسکتی ہے لیکن فنا نہیں ہوگی'۔ انہوں نے کہا کہ 'ماضی اور حال میں امت اسلام پر ایک کے بعد ایک حملے کیے گئے، جن میں اسلام اور اہل اسلام سے بغض اور دشمنی صاف جھلکتی ہے'۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر امت اسلام کمزور اور بھوک کا شکار ہو بھی جائے تب بھی یہ امت ختم نہیں ہوگی۔ شیخ سرندح نے مزید کہا کہ "حقائق کو الٹ پلٹ کر پیش کرنا اور جھوٹ گھڑنا ظالموں کا طریقہ ہے، ان کے جھوٹ کو نہ سنو۔ قابض ریاست کی طرف سے کیا جانے والا پروپیگنڈہ اس لیے ہے کہ مظلوم اور ظالم کو ایک جیسا دکھایا جائے اور قاتل کو مظلوم بنا کر پیش کیا جائے'۔

شنگھائی تعاون تنظیم کا اجلاس چین میں ہوگا

بیجنگ (یو این آئی) چین کے صدر شی جن پنگ رواں ماہ کے اواخر میں روس کے صدر ولادیمیر پوتن، ہندوستانی وزیراعظم نریندر مودی، اقوام متحدہ کے سربراہ انتونیو گوتریس اور 20 سے زائد سربراہان حکومت کی میزبانی کریں گے۔ چین کے نائب وزیر خارجہ لیو بن نے اجلاس کی تیاریوں کے بارے میں ایک نیوز کانفرنس میں بتایا کہ دنیا کے تقریبا ایک چوتھائی حصے پر پھیلے ہوئے بلاک کے رہنما 31 اگست سے یکم ستمبر تک تیانجن میں ہونے والے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے سربراہی اجلاس کے لیے جمع ہونے پر اپنے تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کے نئے منصوبوں کا اعلان کریں گے۔

یہ اجلاس 31 اگست سے یکم ستمبر کے درمیان منعقد ہورہا ہے جس میں رکن ممالک یا مہمان ممالک جیسے ترکیہ، بیلاروس، ایران، قازقستان، پاکستان اور ویتنام کے سرکردہ رہنما بھی شرکت کرنے والوں میں شامل ہیں۔

ملائیشیا کے وزیراعظم انور ابراہیم بھی اکتوبر میں کوالالمپور میں ٹرمپ اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم کے دیگر رہنماؤں کی میزبانی سے قبل سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ چین کے صدر شی جن پنگ اس تقریب میں کلیدی تقاریر کریں گے جس میں بین الاقوامی تنظیموں کے سربراہان بھی شریک ہوں گے۔ اس اجلاس کے ذریعے چین کو امید ہے کہ وہ "تعاون کی رفتار کو فروغ دے گا۔

لیو نے ایک بریفنگ میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ شنگھائی تعاون تنظیم کے استحکام اور لچک کے ساتھ بین الاقوامی ماحول میں غیر یقینی اور غیر متوقع عوامل کا جواب دیا جائے۔ انہوں نے امریکہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آج کی دنیا میں بالادستی اور اقتدار کی سیاست کی فرسودہ ذہنیت اب بھی اثر و رسوخ رکھتی ہے اور بعض ممالک اپنے مفادات کو دوسروں پر ترجیح دینے کی کوشش کررہے ہیں جس سے عالمی امن و استحکام کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شنگھائی تعاون تنظیم کے استحکام اور لچک کے ساتھ، ہم غیر یقینی صورتحال اور غیر متوقع عوامل سے نمٹ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اجلاس تیانجن اعلامیے پر دستخط اور اجراء کے ساتھ اختتام پذیر ہوگا۔ یاد رہے کہ قازقستان کے دارالحکومت آستانہ میں 2024ء میں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہ اجلاس میں رہنماؤں نے علاقائی انسداد دہشت گردی، قابل تجدید توانائی اور ڈیجیٹل معیشت پر تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا تھا۔

مصری ساحلی شہر اسکندریہ سے 2 ہزار سال پرانے شہر کے کھنڈرات دریافت

قاہرہ (یو این آئی) مصری ساحلی شہر اسکندریہ سے 2 ہزار سال پرانے شہر کے کھنڈرات دریافت ہوئے ہیں۔ مصری حکام نے بتایا کہ انہوں نے سکندریہ کے ساحل سے 2 ہزار سال پرانے ایک شہر کے کھنڈرات دریافت کیے ہیں جو ممکنہ طور پر قدیم کینوپس شہر کے باقیات ہوسکتے ہیں۔ عرب میڈیا کے مطابق مصری حکام نے سکندریہ کے ساحل سے دریافت ہونے والے باقیات کے حوالے سے بتایا کہ یہ باقیات خلیج ابوقیر کے علاقے میں دیارفت ہوئے ہیں۔ حکام نے خیال ظاہر کیا ہے یہ کھنڈرات ممکنہ طور پر کینوپس شہر کے توسیع کا حصہ ہوسکتے ہیں جو یونانی بطلیما خاندان کے دور میں اہم کاروباری مرکز تھا۔ تاریخی طور پر یونان کے بطلیما خاندان کا مصر پر دور حکمرانی 300 سال پر محیط ہے جبکہ اس خاندان نے روم پر تقریباً 600 سال حکومت کی۔ حکام نے بتایا کہ ممکنہ طور پر بار بار آنے والے زلزلوں اور بڑھتی ہوئی سطح آب نے اس شہر کی بندرگاہ کو سمندر برد کردیا تھا۔ سیاحت اور نوادرات کے مصری وزیر شریف فتح نے بتایا کہ پانی کے نیچے کافی کچھ موجود ہے مگر ہم بہت محدود سامان ہی اوپر لا جاسکا ہے۔

'اسرائیل تمام یرغمالیوں کی رہائی کے لیے مذاکرات شروع کرے گا'

یروشلم (یو این آئی) اسرائیلی وزیراعظم بنیامن نیتن یاہو نے کہا کہ انہوں نے غزہ میں باقی تمام یرغمالو کی رہائی کے لیے بات چیت شروع کرنے اور اسرائیل کو قابل قبول شرائط پر غزہ میں جنگ ختم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ بی بی سی نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔ مسٹر نتن یاہو نے جمعرات کی رات اسرائیلی فوجیوں کو بتایا کہ ان کی کابینہ نے وسیع پیمانے پر بین الاقوامی اور ملکی مخالفت کے باوجود علاقے کے شمال میں واقع غزہ شہر پر بڑے پیمانے پر حملے کے منصوبے کی بھی منظوری دے دی ہے۔ حماس نے پیر کو قطری اور مصری ثالثوں کی جانب سے 60 روزہ جنگ بندی کے لیے تیار کی گئی تجویز پر اتفاق کیا اور قطر کے مطابق، جس کے تحت غزہ میں بقیہ یرغمالوں میں سے نصف کو رہا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہلی بار ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، مسٹر نیتن یاہو نے فی الحال مجوزہ معاہدے کو قبول نہیں کیا ہے۔

اسرائیلی میڈیا نے ایک اسرائیلی اہلکار کے حوالے سے بتایا کہ مقام کا تعین ہونے کے بعد مذاکرات کاروں کو تازہ مذاکرات کے لیے بھیجا جائے گا۔ اسرائیلی افسران نے اس ہفتے جنگ بندی معاہدے کی مخالفت کی تھی جس میں یرغمالوں کی صرف جزوی رہائی شامل تھی۔

رائٹرز نے ایک بیان کے حوالے سے بتایا کہ بدھ کے روز حماس نے نیتن یاہو پر ثالثوں کی جنگ بندی کی تجویز کی خلاف ورزی کرنے اور معاہدے میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام لگایا۔ اسرائیل کا خیال ہے کہ 22 ماہ کی جنگ کے بعد 50 یرغمالوں میں سے صرف 20 زندہ ہیں۔ فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ جمعرات کو مشرقی غزہ شہر پر شدید بمباری کی گئی، جس کے ایک دن بعد فوج نے کہا کہ اس نے حملے کی طرف پہلا قدم اٹھایا ہے۔ آئی ڈی ایف نے طبی افسران اور بین الاقوامی تنظیموں کو خبردار کیا ہے کہ وہ غزہ شہر کی 10 لاکھ آبادی کو فوجیوں کی آمد سے قبل جنوب میں پناہ گاہوں میں منتقل کرنے کے لیے تیار رہیں۔ غزہ کی حماس کے زیرانتظام وزارت صحت نے کہا کہ وہ ایسے کسی بھی قدم کو مسترد کرتے ہیں جو صحت کے نظام کے باقی ماندہ حصے کو نقصان پہنچے گا۔ اقوام متحدہ اور امدادی گروپوں نے ان لوگوں کی مدد کے لیے رکنے کا عزم کیا ہے جو جا نہیں سکتے یا جانا ہی نہیں چاہتے۔ مسٹر نیتن یاہو نے گذشتہ ماہ حماس کے ساتھ جنگ بندی اور یرغمالوں کی رہائی کے معاہدے پر بالواسطہ بات چیت ناکام ہونے کے بعد اسرائیل کے پورے غزہ کی پٹی کا کنٹرول سنبھالنے کے ارادے کا اعلان کیا تھا۔ اسرائیلی فوج نے غزہ میں 7 اکتوبر 2023 کو جنوبی اسرائیل پر حماس کے حملے کے جواب میں ایک آپریشن شروع کیا، جس میں تقریباً 1,200 افراد ہلاک اور 251 دیگر کو یرغمال بنایا گیا۔

غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اس وقت سے اب تک وہاں کم ازکم 62,192 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

'شاہی ہتک عزت کا مقدمہ'
سابق تھائی وزیراعظم تھاکسن کو بری کردیا گیا

بنکاک (یو این آئی) تھائی لینڈ کے سابق وزیراعظم تھاکسن شناوترا کو جمعہ کے روز شاہی ہتک عزت کے الزامات سے بری کردیا گیا ہے، جس سے ان کے خاندان کو لاحق خطرات میں سے ایک سے چھٹکارا مل گیا ہے، جو دو دہائیوں سے تھائی لینڈ کی سیاست پر حاوی ہے۔ تھاکسن کا خاندان طویل عرصے سے ملک کی فوج نواز، بادشاہت نواز اشرافیہ کے ساتھ مل کر کام کررہا ہے جو ان کی عوامیت پسند تحریک کو تھائی لینڈ کے روایتی سماجی نظام کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں۔ تھائی سیاست میں ایک اہم قوت کے طور پر ان کا دور بغاوتوں، سڑکوں پر ہونے والے مظاہروں اور عدالتی مقدمات کی کہانی میں سامنے آیا ہے کیونکہ وہ مملکت کے اقتدار کے حصول کے لیے جدوجہد کررہے ہیں۔ 76 سالہ تھاکسن کو بادشاہ مہا وجیرالونگ کورن اور ان کے اہل خانہ پر تنقید کو جرم قرار دینے والے قوانین کے تحت 15 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی، لیکن دو ماہ تک جاری رہنے والے مقدمے کے بعد انہیں بری کردیا گیا تھا۔ تھائی لینڈ کے وکیل ونیت چٹمونٹری نے بینکاک میں تھائی لینڈ کی فوجداری عدالت میں صحافیوں کو بتایا کہ عدالت نے تھاکسن کے خلاف الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پیش کیے گئے شواہد ناکافی ہیں۔ تاہم، ان کا خاندان اب بھی مضبوط ہے، ان کی بیٹی، پیتونگٹرن شناوترا، جو فی الحال وزیراعظم کے عہدے سے معطل ہیں اور اگلے ہفتے ان کے اپنے ہی حساب کا سامنا کررہی ہیں، کیونکہ ایک عدالتی فیصلہ آنے والا ہے جس کی وجہ سے انہیں عہدے سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ تھاکسن اپنے وکیل سے پہلے عدالت سے چلے گئے اور مسکراتے ہوئے پریس کو بتایا کہ ان کا کیس مزید تبصرہ کیے بغیر خارج کردیا گیا ہے۔ عدالت کے باہر جمع تقریبا 150 تھاکسن حامیوں میں سے 66 سالہ کامول اورا ہتنا نے کہا، 'عدالت نے اپنا کام صحیح طریقے سے کیا ہے، لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ہم ابھی تک آرام کرسکتے ہیں۔ انھوں نے اے ایف پی کو بتایا کہ 'مجھے یقین ہے کہ اب بھی کچھ نفرت کرنے والے موجود ہیں جو دوسرے طریقوں سے ان کا تختہ الٹنے کی کوشش کریں گے۔' یہ مقدمہ جنوبی کوریا کے ذرائع ابلاغ میں 2014 کی فوجی بغاوت کے حوالے سے تھاکسن کے ایک دہائی پرانے تبصرے کی بنیاد پر سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے اپنی بہن ینگ لک کا تختہ الٹ دیا تھا۔ ان کی بریت کے بعد بھی اے ایف پی کا کہنا تھا کہ وہ ان کے بیان کو تفصیل سے رپورٹ نہیں کرسکتے کیونکہ تھائی لینڈ کا سخت قانون اتنا سخت ہے کہ ایسا کرنے سے مجرمانہ الزامات عائد کیے جاسکتے ہیں۔ سنہ 2000 کی دہائی کے اوائل میں شناوترا نے تھائی لینڈ کی سیاست کو پاپولسٹ پالیسیوں کے ذریعے تبدیل کردیا جس نے انہیں اور ان کی پارٹی کو دیہی عوام سے وفاداری دلائی۔ لیکن یہ کامیابی ایک قیمت پر آئی: انہیں اور ان کے خاندان کو تھائی لینڈ کی طاقتور اشرافیہ اور قدامت پسند اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے حقیر سمجھا جاتا تھا، جو ان کی حکمرانی کو بدعنوان، آمرانہ اور سماجی طور پر عدم استحکام پیدا کرنے والے کے طور پر دیکھتے تھے۔

سری لنکا کے سابق صدر رانیل وکرماسنگھے کو سی آئی ڈی نے گرفتار کرلیا

کولمبو (یو این آئی) سری لنکا کے سابق صدر رانیل وکرماسنگھے کو سرکاری فنڈز کے مبینہ غلط استعمال کے الزام میں سی آئی ڈی نے گرفتار کرلیا۔ سری لنکن میڈیا کے مطابق رانیل وکرماسنگھے زیر تفتیش بیان ریکارڈ کروانے سی آئی ڈی کے دفتر پہنچے تھے جہاں انہیں گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس کے مطابق 2023ء میں وکرماسنگھے نے اپنی اہلیہ کی ایک برطانوی یونیورسٹی کی تقریب میں شرکت کے لیے لندن کا دورہ کیا تھا جس کے اخراجات مبینہ طور پر ریاستی خزانے سے ادا کیے گئے۔ سی آئی ڈی کا کہنا ہے کہ اس نجی دورے کے دوران ان کے محافظوں کے اخراجات بھی سرکاری خزانے سے پورے کیے گئے تھے تاہم وکرماسنگھے کا مؤقف ہے کہ اہلیہ کے سفری اخراجات انہوں نے خود برداشت کیے اور سرکاری فنڈز استعمال نہیں کیے۔ پولیس کے مطابق انہیں آج کولمبو فورٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ عوامی احتجاج کے بعد صدر گوٹابایا راجا پاکسے کے مستعفی ہونے پر رانیل وکرماسنگھے جولائی 2022ء میں صدر بنے تھے۔

بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریاں، برطانیہ کا پاکستان کیلئے 50 کروڑ روپے امداد کا اعلان

لندن (یو این آئی) برطانیہ نے پاکستان کے مون سون سے ہونے والی تباہ کاریوں سے بحالی میں مدد کے لیے 50 کروڑ روپے کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ برطانوی ہائی کمیشن کے مطابق فنڈنگ سے پنجاب، گلگت بلتستان اور خیبر پختونخوا کے 7 متاثرہ اضلاع میں 2 لاکھ 23 ہزار سے زائد افراد کو مدد فراہم کی جائے گی۔ اعلامیے کے مطابق برطانیہ کی یہ معاونت ہنگامی امداد اور بحالی کی عمل کو بہتر بنارہی ہے، جس میں خشک راشن کی فراہمی، سرچ اینڈ ریسکیو آپریشنز، موبائل میڈیکل کیمپس، پینے کے پانی کے نظام کی بحالی، آبپاشی کے چینلز کی مرمت اور روزگار و زراعت کی معاونت شامل ہیں۔ برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ نے اس حوالے سے کہا کہ برطانیہ کے فنڈ شدہ پروگراموں کے ذریعے متاثرہ کمیونٹیز کو سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے بعد فوری مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ قومی اور صوبائی حکام اور شراکت داروں کے ساتھ قریبی تعاون کے ذریعے، برطانیہ پاکستان کی ڈیزاسٹر ریسپانس اور بحالی کے عمل کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس امداد کے ذریعے برطانیہ نے متاثرہ اضلاع میں سرچ اینڈ ریسکیو آپریشنز کے لیے 2 ہزار 400 کمیونٹی رضا کاروں کو تربیت فراہم کی، ساتھ ہی چارسدہ کے 25 رضا کار، ریسکیو 1122 کا بونیر میں جاری لاپتہ افراد کے لیے جاری سرچ آپریشن میں حصہ لے رہے ہیں۔ مزید بتایا گیا کہ امداد کے تحت جن علاقوں میں صحت کے مراکز کو نقصان پہنچا ہے، وہاں موبائل میڈیکل کیمپس قائم کیے جارہے ہیں، بے گھر خاندانوں میں ضروری اشیا تقسیم کی جارہی ہیں۔ اس دوران اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی ہمدردی امور (یو این او سی ایچ اے) کے ضلعی کوآرڈینیٹر سوات اور بونیر میں انسانی ہمدردی کی تنظیموں کے کام کو مربوط بنانے میں مدد فراہم کررہے ہیں تاکہ امداد مؤثر طریقے سے متاثرہ افراد تک پہنچائی جاسکے

گوادر میں گاڑیوں میں خوفناک تصادم سے 9 افراد جاں بحق

کوئٹہ (یو این آئی) بلوچستان کے ساحلی شہر گوادر میں گاڑیوں کے درمیان خوفناک تصادم کے نتیجے میں 9 افراد جاں بحق ہوگئے۔ ریسکیو حکام نے اپنے بیان میں بتایا کہ اوتھل کے قریب کوچ اور دو پک اپ گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں، ٹریفک حادثے میں 9 افراد جاں بحق اور 2 زخمی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تیز رفتاری کے باعث فقیرہ اسٹاپ کے مقام پر حادثہ پیش آیا، زخمیوں اور لاشوں کو سول اسپتال اوتھل و بیلہ منتقل کردیا گیا، حادثے میں جاں بحق افراد میں ایک پولیس اہلکار بھی شامل ہے۔ ریسکیو حکام کا کہنا تھا کہ مسافر کوچ کوئٹہ سے کراچی جبکہ پک اپ گاڑیاں خضدار جارہی تھیں۔

امریکہ میں ویزا ہولڈرز کے سروں پر خطرے کے بادل منڈلانے لگے

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ کے ویزا رکھنے والے تمام 55 ملین غیر ملکیوں کی مسلسل جانچ پڑتال کی جا رہی ہے، کیونکہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ ویزا اور امیگریشن کے خلاف اپنی کارروائیوں کو مزید سخت کررہے ہیں۔ ترک میڈیا کے مطابق محکمہ خارجہ کے ایک اہلکار نے جمعرات کو کہا، ''محکمہ کی مسلسل جانچ پڑتال ان تمام 55 ملین سے زائد غیر ملکیوں پر مشتمل ہے جو اس وقت امریکہ کے درست ویزے کے حامل ہیں۔''

اہلکار نے مزید کہا، ''محکمہ خارجہ کسی ممکنہ نااہلی کے اشارے ملنے پر کسی بھی وقت ویزے منسوخ کردیتا ہے، جن میں ویزا کی مدت سے زیادہ قیام، مجرمانہ سرگرمی، عوامی تحفظ کے لیے خطرہ، دہشت گردی کی کسی بھی قسم کی سرگرمی میں ملوث ہونا یا دہشت گرد تنظیم کو مدد فراہم کرنا شامل ہے۔''

اگرچہ اہلکار نے یہ نہیں کہا کہ تمام ویزے فعال طور پر جانچ پڑتال کے تحت ہیں، لیکن پیغام واضح تھا کہ انتظامیہ ہر ویزا ہولڈر کو ممکنہ جانچ کے لیے تیار سمجھتی ہے۔ اپنی شناخت خفیہ رکھنے والے اہلکار کا کہنا ہے کہ خاص طور پر طلبہ کے لیے سخت جانچ پڑتال کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہم تمام طلبہ ویزوں کا جائزہ لے رہے ہیں'' اور مزید کہا کہ محکمہ خارجہ ''مسلسل سوشل میڈیا پر لوگوں کے بیانات کی نگرانی کررہا ہے''، جس کا انکشاف اب درخواست دہندگان کو کرنا ضروری ہے۔

وزیر خارجہ مارکو روبیو نے ایک غیر معروف قانون کا سہارا لیتے ہوئے ان افراد کے ویزے منسوخ کیے ہیں جنہیں امریکی خارجہ پالیسی کے مفادات کے خلاف سمجھا جاتا ہے، ان میں خاص طور پر اسرائیل مخالف مظاہرین کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ محکمہ خارجہ نے کہا کہ جنوری میں روبیو کے عہدہ سنبھالنے کے بعد سے 000,6 ویزے منسوخ کیے جاچکے ہیں [؟] جو کہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں جو بائیڈن کی انتظامیہ کے منسوخ کردہ ویزوں کی تعداد سے چار گنا زیادہ ہیں۔

روبیو نے دلیل دی ہے کہ انتظامیہ عدالتی جائزے کے بغیر ویزے جاری اور منسوخ کر سکتی ہے، یہ کہتے ہوئے کہ غیر امریکی شہریوں کو امریکی آئین کے تحت آزادی اظہار کا حق حاصل نہیں ہے۔ لیکن کچھ مشہور مقدمات میں ججوں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ محمود خلیل، جو ایک قانونی مستقل رہائشی ہیں اور کولمبیا یونیورسٹی میں فلسطین کے حق میں مظاہروں کی قیادت کرتے تھے، جون میں ایک جج کے حکم پر رہا کیے گئے۔ خلیل کی گرفتاری کے چند دن بعد، ٹرمپ کے دعوے کے بعد ایک اور فلسطین حامی طالب علم، بدر خان سوری، جو جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے ایک بھارتی محقق ہیں، کو گرفتار کیا گیا۔ ان کے وکیل نے کہا کہ انہیں ان کی بیوی کی فلسطینی شناخت کی وجہ سے گرفتار کیا گیا۔ انہیں بعد میں مئی میں رہا کیا گیا۔ سوری کی گرفتاری کے بعد، حکام نے ایک اور فلسطین حامی طالب علم، مومودو تال، کو خود کو حکام کے حوالے کرنے کے لیے کہا۔

25 مارچ کو، کولمبیا یونیورسٹی کی طالبہ یون سیو چنگ نے کہا کہ انہوں نے گزشتہ بہار میں فلسطین کے حق میں مظاہرے میں شرکت پر اپنی ملک بدری کو روکنے کے لیے ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔

اسی دن، رومیسا اوزترک، جو ٹفٹس یونیورسٹی کی پی ایچ ڈی کی طالبہ ہیں، کو غزہ میں اسرائیل کے قتل عام پر تنقید کرنے پر امریکی حکام نے دن دہاڑے زبردستی اپنی تحویل میں لے لیا۔ 14 اپریل کو، حکام نے محسن مہدوی کو ان کے شہریت کے انٹرویو کے دوران گرفتار کیا، لیکن انہیں 30 اپریل کو رہا کردیا گیا۔

جمعرات کو علیحدہ طور پر، روبیو نے اعلان کیا کہ انتظامیہ غیر ملکی کمرشل ٹرک ڈرائیوروں کے لیے ورک ویزے جاری کرنے کو روک رہی ہے، جس کا مقصد سڑک کی حفاظت اور امریکی ٹرک ڈرائیوروں کا تحفظ ہے۔

توہین شاہی کا مقدمہ، عدالت وزیراعظم تھاکسن شیناواترا کے معاملے میں فیصلہ سنائے گی

بنکاک (یو این آئی) تھائی لینڈ کی فوجداری عدالت سابق وزیراعظم تھاکسن شناوترا سے متعلق شاہی توہین کے ایک ہائی پروفائل معاملے کا فیصلہ سنائے گی، جو طاقتور شیناوترا خاندان سے متعلق آنے والے کئی فیصلوں میں سے پہلا فیصلہ ہے۔

76 سالہ تھاکسن پر الزام ہے کہ انہوں نے 2015 میں خودساختہ جلاوطنی کے طویل عرصے کے دوران ایک میڈیا انٹرویو میں دیے گئے تبصروں پر 15 سال قید کی سزا ہوسکتی ہے۔ یہ معاملہ شاہی فوج کی شکایت پر مبنی ہے جس نے تھاکسن اور ان کی بہن ینگ لک شناوترا دونوں کو 2006 اور 2014 میں بغاوت کے ذریعے عہدے سے بے دخل کردیا تھا۔

تھاکسن کا مقدمہ 280 سے زائد حالیہ مقدمات میں سب سے زیادہ پروفائل کیس ہے، جس کے بارے میں انسانی حقوق کے گروپوں کا کہنا ہے کہ اسے اختلاف رائے کو خاموش کرنے اور سیاسی حریفوں کو نظر انداز کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور جو تاج شاہی کی حفاظت کے لئے ضروری قانون کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ استغاثہ اور تھاکسن دونوں جمعے کے فیصلے کے خلاف اپیل کرسکتے ہیں۔ پچھلے مہینے اس معاملے کے بارے میں پوچھے جانے پر تھاکسن نے کہا تھا کہ میں بے فکر ہوں۔ یہ فیصلہ تھاکسن کی بیٹی، وزیراعظم پیتونگٹرن شناوترا سے متعلق ایک اور فیصلے سے ایک ہفتہ قبل سامنے آیا ہے جو صرف ایک سال سے اس عہدے پر ہیں۔ انہیں کمبوڈیا کے سابق رہنما ہن سین کے ساتھ ایک سفارتی بحران کے دوران لیک ہونے والی فون کال سے منسلک اخلاقیات کی مبینہ خلاف ورزی پر آئینی عدالت کی طرف سے ممکنہ برطرفی کا سامنا ہے۔

اگرچہ تھاکسن کے پاس کوئی سرکاری عہدہ نہیں ہے، لیکن انہیں بڑے پیمانے پر حکمران فیوتھائی پارٹی کے پیچھے طاقت کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو گرتی ہوئی مقبولیت، معاشی مشکلات اور کمبوڈیا کے ساتھ تناؤ سے دوچار ہے۔ تھاکسن 15 سال بیرون ملک رہنے کے بعد 2023 میں تھائی لینڈ واپس آئے تھے جہاں انہیں اختیارات کے ناجائز استعمال اور مفادات کے تصادم کے جرم میں آٹھ سال قید کی سزا سنائی گئی تھی جسے بعد میں شاہی معافی کے ذریعے کم کرکے ایک سال کردیا گیا تھا۔ انہوں نے جیل میں وقت نہیں گزارا بلکہ انہیں طبی بنیادوں پر پولیس اسپتال کے وی آئی پی ونگ میں منتقل کیا گیا جہاں وہ پیرول پر رہائی سے قبل چھ ماہ تک رہے۔ عدالت عالیہ اگلے ماہ فیصلہ کرے گی جس کے نتیجے میں سابق وزیراعظم کو واپس جیل بھیجا جاسکتا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

یومِ آزادیِ پاکستان کی پُروقار تقریب، ڈارمسٹڈٹ - جرمنی

"ہم ہیں پاکستان"تنظیم کے زیرِ اہتمام یومِ آزادی پاکستان کی ایک پُروقار تقریب جرمنی کے مشہور سائنسی شہر ڈارمشٹڈ (Darmstadt) منعقد ہوئی۔ اس موقع پر نہ صرف جشنِ آزادی کی فضا قائم ہوئی بلکہ ایک بار پھر یہ عہد بھی دہرایا گیا کہ دیارِ غیر میں رہتے ہوئے ہم اپنی سرزمینِ پاکستان سے محبت اور وابستگی کو ہمیشہ تازہ و قائم رکھیں گے۔

تقریب کا آغاز ننھے عزیز م ندیم کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس نے محفل کو روحانیت سے معمور کر دیا۔ اس کے بعد مرینہ حسین، الکرم گروپ کی روحِ رواں، نے ساتھیوں کے ساتھ نعتیہ کلام پیش کیا، جس سے سامعین کے دل حضورِ نبی اکرم ﷺ کی محبت سے بھر گئے۔ قومی ترانے کے بعد بچوں نے ملی نغموں اور ٹیبلو کے ذریعے اپنی خلوص بھری محبت وطن کا اظہار کیا، جسے حاضرین نے نہایت پذیرائی دی۔

اس پُررونق اور ولولہ انگیز ماحول کے بعد، "ہم ہیں پاکستان" تنظیم کے چیئرمین، محمود سعید صاحب نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا حصول ہمارے بزرگوں کی بے مثال قربانیوں، غیرت و حوصلے اور دعاؤں کا عظیم نتیجہ ہے۔ آزادی اللہ تعالیٰ کی ایک انمول نعمت ہے، جس کی حفاظت اور تقدس ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

چیئرمین نے شرکاء کو یاد دلایا کہ محبتِ وطن صرف الفاظ تک محدود نہیں، بلکہ عمل اور کردار سے ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے خصوصاً نئی نسل کو نصیحت کی کہ وہ تعلیم، محنت، اعلیٰ اخلاقی اقدار اور قربانی کے جذبے کو اپنائیں تاکہ پاکستان کا مستقبل روشن، مستحکم اور پرامید ہو سکے۔ مزید برآں، انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے بزرگوں کے خوابوں اور قیامِ پاکستان کے مقصد کو زندہ رکھنے کے لیے ہمیشہ یکجہتی، ایمانداری اور خدمت کے جذبے سے کام لینا چاہیے۔

اُنہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی آزادی ان قربانیوں کی مرہونِ منت ہے جو ہمارے بزرگوں نے دی تھیں۔ اسد اللہ طارق، جنرل سیکرٹری "ہم ہیں پاکستان"، نے الکرم گروپ کی خدمات اور تنظیم کے مثبت کردار کو سراہا۔ نوجوان مقرر نجیب ملک نے یکجہتی اور حب الوطنی کا پیغام دیا، جبکہ عامر محمود نے جرمن زبان میں پاکستان کی جدوجہدِ آزادی پر گفتگو کی، جسے غیر ملکی مہمانوں نے نہایت سراہا۔ قاضی حبیب، صدر تحریک انصاف، نے قانون کی بالادستی کو ترقی کا زینہ قرار دیا۔ ارشاد ہاشمی اور شفیق مراد نے اپنے شعری کلام کے ذریعے محفل کو وطن سے محبت کے رنگوں سے معمور کر دیا۔ حاجی گلزار احمد صاحب، ڈپٹی چیئرمین تنظیم "ہم ہیں پاکستان" نے قومی یکجہتی پر زور دیا اور ہمارے بزرگوں کی لازوال قربانیوں کی عظمت اور اہمیت کو اجاگر کیا۔ بچپن کی یادیں تازہ کرتے ہوئے، انہوں نے ملی نغمے کی صورت میں وطن سے محبت کے جذبات کو سب کے دلوں میں جگایا۔

تقریب کے ایک اہم لمحے میں محترم ارشد احمد شہباز صاحب، چیئرمین

Progressive Auslaender Union Germany–(PAU)Darmstadt

اور جو شہر کی انتظامیہ میں غیر ملکیوں کی مشاورتی کونسل کے منتخب ڈپٹی چیئرمین بھی ہیں، خطاب کرتے ہوئے کہا ۱۴ اگست محض ایک تاریخ نہیں، یہ ہمارے بزرگوں کے لہو کی خوشبو ہے اور اُن دعاؤں کی صدا ہے جو آزادی کے لیے مانگی گئیں۔ پاکستان، قائداعظم محمد علی جناحؒ کی قیادت اور قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ہم اگرچہ ہزاروں میل دور جرمنی میں بستے ہیں، لیکن ہمارے دل ہمیشہ پاکستان کی محبت میں دھڑکتے ہیں۔ یہ محبت ہماری رگوں میں خون کی طرح دوڑتی ہے اور کبھی ماند نہیں پڑتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئیے ہم عہد کریں کہ جہاں بھی ہوں، پاکستان کے امن، عزت اور ترقی کے سفیر بنیں گے اور دنیا کو ہمیشہ امن، محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیتے رہیں گے۔" ان کے ولولہ انگیز الفاظ نے شرکاء کے دلوں میں وطن سے وابستگی کو مزید تازہ کر دیا۔

بچوں نے سبز و سفید لباس میں ملی نغمے اور ٹیبلو پیش کیے۔ خواتین نے روایتی لباس زیبِ تن کیا اور پاکستانی ثقافت کی عکاسی کی۔ ہال سبز جھنڈیوں اور پرچموں سے سجایا گیا تھا، گویا پاکستان کی ایک جھلک جرمنی میں اتر آئی ہو۔

تقریب میں پاکستانی کھانوں نے محفل کو مزید یادگار بنایا۔ بریانی، دہی بھلے، چاٹ، سبزیوں کے سالن اور میٹھے پکوان سب کی توجہ کا مرکز بنے۔ لائیو پراٹھا اسٹال نے شرکاء کو وطن کے ذائقے سے روشناس کرایا اور یوم آزادی کی محفل کو حقیقی

وطن کی خوشبو سے مہکا دیا۔

تقریب کے اختتام پر محمود سعید، چیئرمین "ہم ہیں پاکستان"، نے دل کی گہرائیوں سے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ جاوید اکبر صاحب، معروف سماجی رہنما اور منتخب شہر کی غیر ملکیوں کی مشاورتی کونسل کے رکن ہیں، کی موجودگی نے محفل کی اہمیت میں اضافہ کیا اور سب مہمانوں کی شرکت نے اس تقریب کو چار چاند لگا دیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی شرکت محبتِ وطن کے جذبے کی علامت ہے اور اس تقریب کی کامیابی میں آپ سب کی بھرپور معاونت اور حوصلہ افزائی کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں۔

چیئرمین محمود سعید صاحب نے شرکاء کی خدمات، تعاون اور بھرپور دلچسپی کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہی جذبہ آگے بھی پاکستان کی محبت، اتحاد اور ثقافتی اقدار کے فروغ میں رہنمائی کرتا رہے گا۔

اس پُررونق تقریب کے انعقاد میں حاجی گلزار احمد صاحب، اکبر صاحب اور ملک حامد نے بھرپور تعاون کیا۔ حسن جہانگیر، صدر یوتھ ونگ، نے ٹیبلو کے پروگرام کے تمام انتظامات بخوبی سنبھالے، جس کی بدولت بچوں کی پرفارمنس نہایت شاندار اور منظم رہی۔ اسد اللہ طارق اور اعصیم الرحمن صاحب نے بھی پروگرام کے کامیاب انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔

آخر میں پاکستان کی سلامتی، ترقی اور خوشحالی کے لیے اجتماعی دعا شوکت بٹ صاحب نے کروائی۔ شرکاء نے عہد کیا کہ وہ نئی نسل کو اپنی اقدار، روایات اور محبتِ وطن سے روشناس کروائیں گے اور دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت اور روشن تشخص اجاگر کرتے رہیں گے۔

یہ تقریب نہ صرف جشنِ آزادی کا موقع تھی بلکہ ایک مضبوط عہد بھی تھی کہ پاکستان کی محبت وقت اور فاصلے کی قید سے آزاد ہے۔ ڈارم شٹڈ میں گونجتے ہوئے نعرے ایک ہی پیغام دے رہے تھے: "پاکستان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد۔"

سنبھل شاہی جامع مسجد تنازعہ، سپریم کورٹ نے اگلی سماعت تک جمود برقرار رکھنے کا حکم دیا

الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے پر لگائی روک، مسلم فریق نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا اور اب معاملہ پر سماعت 25 اگست کو ہوگی

نئی دہلی: (ایجنسی) اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں واقع شاہی جامع مسجد کے تنازعے پر سپریم کورٹ نے آج یعنی جمعہ 22 اگست کو حکم دیا کہ اگلی سماعت تک مسجد کے احاطے میں جمود برقرار رکھا جائے۔ عدالت عظمیٰ کے مطابق اس معاملہ کی سماعت 25 اگست کو ہوگی اور اس وقت تک کسی تبدیلی یا کارروائی کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ معاملہ مسجد کمیٹی کی طرف سے دائر کی گئی درخواست کے ردعمل میں عدالت کے سامنے آیا، جس میں انہوں نے الہ آباد ہائی کورٹ کے 19 مئی، 2025 کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے میں ہندو فریق کی مقدمہ چلانے کی اجازت دی گئی تھی، باوجود اس کے کہ 1991 کے عبادت گاہ قانون کے تحت اعتراضات پیش کیے گئے تھے۔

مسجد کمیٹی کی خصوصی لیو پٹیشن جسٹس پی ایس نرسیما اور جسٹس اتل ایس چندورکر کی بنچ کے سامنے زیر سماعت تھی۔ کمیٹی کی جانب سے سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے عدالت میں دلیل دی کہ ہائی کورٹ نے غلطی کی کہ مقدمہ 1991 کے ایکٹ کے تحت درج نہیں ہے۔ احمدی نے کہا کہ مرکزی سوال یہ ہے کہ نچلی عدالت کی کارروائی مذہبی مقام کی تاریخی حیثیت کو بدلنے یا چیلنج کرنے کے قانونی پابند قوانین کی خلاف ورزی تو نہیں کرتی۔ جسٹس نرسیما نے کہا کہ معاملے کو پلیسز آف ورشپ ایکٹ کے آئینی چیلنجز کے بیچ شامل کرنے پر غور کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ مسئلہ صرف سنبھل تک محدود نہیں ہے۔

دوسری جانب ہندو فریق کے وکیل وشنو شنکر جین نے عدالت کو بتایا کہ یہ مسجد ایک محفوظ شدہ تاریخی عمارت ہے، جس کو محکمہ آثار قدیمہ (اے ایس آئی) کی نگرانی حاصل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ فریق صرف عمارت تک رسائی کے حق کا مطالبہ کر رہے ہیں، مذہبی حیثیت میں تبدیلی نہیں چاہتے، اس لیے 1991 کے ایکٹ کی پابندی اس کیس پر لاگو نہیں ہوتی۔ جین نے عدالت کو بتایا کہ اسی دن سپریم کورٹ کے ایک اور بنچ نے اے ایس آئی کے تحت محفوظ عمارتوں کو عبادت گاہ قانون کے دائرہ کار سے باہر قرار دیا تھا اور عدالت نے کہا کہ وہ اس حکم کی کاپی اگلی سماعت میں پیش کریں تاکہ متضاد فیصلے نہ ہوں۔ یہ تنازعہ آٹھ ہندو فریقین کی سول درخواست سے شروع ہوا، جس میں دعویٰ کیا گیا کہ مسجد 1526 میں ایک قدیم مندر کو جزوی طور پر مسمار کر کے تعمیر کی گئی تھی۔ مقدمہ فریق کو تاریخی رسائی اور عبادت کے حقوق دلوانے کے لیے دائر کیا گیا تھا۔ نچلی عدالت نے نومبر 2024 میں ایک ایڈووکیٹ کمشنر مقرر کیا تاکہ مسجد کی مقامی جانچ کرے، جس کے بعد علاقے میں فرقہ وارانہ ہنگامے ہوئے۔ سپریم کورٹ نے نچلی عدالت کی کارروائی کو اس وقت معطل کر دیا تھا جب تک ہائی کورٹ نے کمیٹی کی اعتراضات پر فیصلہ نہ کیا۔

بہار ایس آئی آر پر سپریم کورٹ کا الیکشن کمیشن کو حکم۔ 'آدھار قبول کرنا ہی ہوگا'

آن لائن کلیمز جمع کروانے کی سہولت بھی فراہم کی جائے

عدالت نے سیاسی جماعتوں کو بھی ہدایت دی کہ وہ فعال کردار ادا کریں اور حذف شدہ ووٹروں کے نام درست کروانے میں تعاون کریں

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ آف انڈیا نے جمعہ کو بہار اسمبلی انتخابات سے قبل جاری انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے سلسلے میں الیکشن کمیشن کو سخت ہدایت دی کہ وہ حذف شدہ ووٹروں کے کلیمز (دعوؤں) کو آدھار کارڈ یا کسی بھی دیگر قابل قبول 11 دستاویزات کے ساتھ قبول کرے۔ عدالت نے زور دیا کہ یہ تمام عمل ووٹروں کے لیے آسان اور سہل ہونا چاہیے اور آن لائن کلیمز کی سہولت بھی دستیاب ہو۔ عدالت نے حیرت کا اظہار کیا کہ سیاسی جماعتیں ایس آئی آر کے دوران حذف شدہ ووٹروں کے نام درست کروانے میں فعال کردار کیوں نہیں ادا کر رہیں۔ الیکشن کمیشن نے عدالت کو بتایا کہ بہار کے ایس آئی آر میں اب تک 85,000 نئے ووٹر سامنے آئے ہیں، جبکہ سیاسی جماعتوں کے بوتھ سطح کے نمائندوں نے صرف دو اعتراضات دائر کیے ہیں۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ آن لائن کلیمز جمع کروانے کی سہولت فراہم کی جائے تاکہ ووٹر آسانی سے اپنے نام دوبارہ شامل کروا سکیں اور کسی بھی جسمانی درخواست کی ضرورت نہ ہو۔ عدالت نے کہا کہ الیکشن کمیشن کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ ہر حق دار ووٹر کو دوبارہ رجسٹریشن کا موقع ملے اور حذف شدہ ووٹروں کے نام فوری طور پر درست کیے جائیں۔ آن لائن اور آف لائن دونوں طریقے فعال کیے جائیں تاکہ ہر ووٹر آسانی سے اپنا حق رائے دہی استعمال کر سکے۔

عدالت نے سیاسی جماعتوں کو بھی ہدایت دی کہ وہ فعال کردار ادا کریں اور حذف شدہ ووٹروں کے نام درست کروانے میں تعاون کریں تاکہ انتخابی عمل میں شفافیت اور اعتماد قائم رہے۔ یہ ہدایت ایسے وقت میں دی گئی ہے جب بہار میں اسمبلی انتخابات قریب ہیں اور ووٹر لسٹ کی درستگی انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ اس فیصلے کے بعد الیکشن کمیشن کے پاس ووٹر دوست اقدامات کرنے کی مکمل آزادی اور ذمہ داری ہے۔ عدالت کی ہدایت سے نہ صرف حذف شدہ ووٹروں کو ریلیف ملے گا بلکہ انتخابی عمل کی شفافیت اور اعتماد میں بھی اضافہ ہوگا۔ یہ فیصلہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ سپریم کورٹ ووٹروں کے بنیادی حقوق اور انتخابی عمل کی شفافیت کے تحفظ کے لیے سنجیدہ ہے اور تمام متعلقہ فریقین سے توقع رکھتی ہے کہ وہ فعال کردار ادا کریں تاکہ بہار میں شفاف اور منصفانہ انتخابات ممکن ہوں۔

آر جے ڈی اور کانگریس صرف بہار کے غریبوں کو ووٹ بینک سمجھتے ہیں

پی ایم مودی کا گیا (بہار) میں عوامی جلسے سے خطاب، اپوزیشن پر سخت تنقید کی، لالٹین راج کو اندھیرا اور این ڈی اے کو ترقیاتی دور بتایا

پٹنہ: (ایجنسی) پی ایم نریندر مودی نے گیا (بہار) میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے راشٹریہ جنتا دل (RJD) اور کانگریس پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ لالو یادو کی قیادت میں "لالٹین راج" کے دور میں بہار لال دہشت کا شکار تھا، جہاں شام کے بعد باہر نکلنا بھی خطرناک ہو جاتا تھا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ بہار کے ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ سیاست رہی ہے، جو صرف ووٹ بینک کو دیکھتی ہے، عوام کے مسائل کو نہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ آر جے ڈی اور کانگریس نے بہار کے غریبوں کو صرف ووٹوں کی گنتی سمجھا، ان کے دکھ سکھ، روزگار، تعلیم یا عزتِ نفس سے کوئی سروکار نہیں رکھا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ کانگریس کا بہار کے عوام سے رویہ ہمیشہ توہین آمیز رہا ہے۔

پی ایم مودی نے یاد دلایا کہ گیا جیسے شہر "لالٹین راج" میں اندھیرے میں ڈوبے رہے۔ ہزاروں دیہات ایسے تھے، جہاں بجلی کے کھمبے تک نہیں پہنچے تھے۔ انہوں نے کہا: "نہ تعلیم تھی، نہ روزگار۔ بہار کی کئی نسلیں ریاست چھوڑنے پر مجبور ہو گئیں۔" اس کے برعکس پی ایم مودی نے کہا کہ این ڈی اے حکومت نے بہار کے تیز رفتار ترقی کو ترجیح بنایا ہے۔

وزیر اعظم مودی نے 13 ہزار کروڑ کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

پٹنہ: (ایجنسی) پی ایم نریندر مودی بہار کے ایک روزہ دورے پر گیا جی پہنچے، جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ پی ایم گیا جی میں پروگرام میں شرکت کے بعد بیگوسرائے جائیں گے، جہاں ایشیا کے سب سے بڑے سکس لین پل کا افتتاح کریں گے، اور وہاں سے پٹنہ پہنچ کر مغربی بنگال کے لیے روانہ ہوں گے۔ پی ایم نریندر مودی آج بہار کے دورے پر ہیں۔ وہ گیا جی پہنچ چکے ہیں۔ پی ایم مودی یہاں 13,000 کروڑ روپے کی مختلف ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے آئے ہیں۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے کہا،" آج پی ایم یہاں سے ریاست بھر میں بجلی، سڑک اور شہری ترقی سے جڑی 14 منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں، دو ٹرینوں کو بھی ہری جھنڈی دکھا رہے ہیں۔ ان سب کی لاگت 13 ہزار کروڑ روپے سے زائد ہے، ان تمام سے بہار کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ آج بہار میں بڑے ترقیاتی منصوبے جاری ہیں، جن میں شامل ہیں "گیا میں سب سے بڑا صنعتی زون (Industrial Area)، ٹیکنالوجی سینٹر کا قیام، نیا پاور پلانٹ شروع، اورنگ آباد میں پاور پروجیکٹ کی بنیاد، بھاگلپور میں نیا تھرمل پاور پلانٹ بننے والا ہے۔

وقف جائیدادوں کا پورٹل پر رجسٹریشن معاملہ سپریم کورٹ پہنچا مسلم پرسنل لا بورڈ

چیف جسٹس نے معاملے پر سماعت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ کسی کو بھی رجسٹریشن کرانے سے روکا نہیں جا رہا لہٰذا فی الحال سماعت کی ضرورت نہیں

جب فیصلہ سنایا جائے گا، تب ان تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے گا

نئی دہلی: (ایجنسی) وقف جائیدادوں کی رجسٹریشن کے لیے شروع کیے گئے اُمید پورٹل کا معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچ گیا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے وکیل نے فوری سماعت کی درخواست کرتے ہوئے کہا ہے کہ وقف بائے یوزر یعنی استعمال کی بنیاد پر تسلیم شدہ جائیدادوں کی رجسٹریشن کے لیے صرف چھ ماہ کا وقت دیا گیا ہے، جبکہ اس معاملے پر سپریم کورٹ میں فیصلہ پہلے ہی محفوظ ہے، اس لیے ایسے وقت میں حکومت کی جانب سے یہ قدم اٹھانا مناسب نہیں ہے۔ چیف جسٹس بی آر گوئی نے اس معاملے پر سماعت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ کسی کو بھی رجسٹریشن کرانے سے روکا نہیں جا رہا، لہٰذا فی الحال سماعت کی ضرورت نہیں ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ" جب فیصلہ سنایا جائے گا، تب ان تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے گا۔ جمعہ کے روز، ایک وکیل نے عدالت کو بتایا کہ حکومت کے پاس ایک پورٹل ہے جو کہ" وقف بائے یوزر" سمیت تمام وقف جائیدادوں کی لازمی رجسٹریشن کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وکیل کا کہنا تھا کہ ہم نے ایک عبوری درخواست داخل کرنے کی کوشش کی لیکن رجسٹری نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ اس معاملے پر پہلے ہی فیصلہ محفوظ ہے۔ چیف جسٹس نے کہا، ہم نے اس پر فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ وکیل نے موقف اپنایا کہ اصل مسئلہ وقت کا ہے، کیونکہ مرکز نے رجسٹریشن کے لیے صرف چھ ماہ کا وقت دیا ہے۔ اس پر چیف جسٹس نے کہا، آپ رجسٹریشن کروائیں...کوئی بھی آپ کو نہیں روک رہا۔" انہوں نے مزید کہا کہ اس پہلو پر بعد میں غور کیا جا سکتا ہے۔

الیکشن کمیشن آف انڈیا: جمہوریت کی ساکھ یا سیاست کا کھیل؟

مولانا قاری اسحاق گورا

ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد آئین پر ہے اور آئین کے اندر کچھ اداروں کو ایسی اہمیت دی گئی ہے جو پورے نظام کے بقا کی ضمانت ہیں۔ انہی اداروں میں سے ایک الیکشن کمیشن ہے، جسے آئین کے آرٹیکل 324 کے تحت پورے ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ لیکن جب اسی ادارے پر جانبداری یا دباؤ میں آنے کے الزامات لگنے لگیں تو جمہوریت کے تحفظ پر سوالیہ نشان کھڑا ہو جاتا ہے۔ حالیہ دنوں اپوزیشن اتحاد انڈیا بلاک نے چیف الیکشن کمشنر کے خلاف مواخذے کی تحریک لانے پر غور کر کے نہ صرف سیاسی منظر نامہ گرما دیا ہے بلکہ عوام کو بھی یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ کیا واقعی ہمارا انتخابی نظام محفوظ ہے یا پھر اسے سیاست کی طاقت نگل رہی ہے۔

آئین ہند کے تحت چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کا طریقہ کار انتہائی سخت رکھا گیا ہے۔ آرٹیکل 324 کے مطابق، الیکشن کمیشن میں چیف الیکشن کمشنر اور دیگر کمشنر شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے صرف چیف الیکشن کمشنر کو ویسی ہی آئینی تحفظ حاصل ہے جیسا سپریم کورٹ کے جج کو حاصل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں صرف پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں خصوصی اکثریت سے ہٹایا جا سکتا ہے، بالکل ویسے ہی جیسے سپریم کورٹ کے جج کے مواخذے کا عمل ہوتا ہے۔ یہ آئینی تحفظ اس لیے دیا گیا تاکہ چیف الیکشن کمشنر حکومت کے دباؤ سے آزاد رہ کر فیصلہ کر سکیں۔ لیکن اگر اس کے باوجود ادارے پر جانبداری کا الزام لگے تو پھر مسئلہ اور بھی سنگین ہو جاتا ہے۔

سپریم کورٹ نے ماضی میں کئی بار الیکشن کمیشن کی خودمختاری پر زور دیا ہے۔ سندیپ کمار بمقابلہ یونین آف انڈیا (1995) میں عدالت نے کہا کہ آزاد اور غیر جانبدارانہ انتخابات کے بغیر جمہوریت کا تصور ممکن نہیں۔ اس لیے الیکشن کمیشن کا آزاد رہنا لازمی ہے۔ اسی طرح ٹی این شیشن کیس (1996) میں سپریم کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر کی طاقتوں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ انہیں حکومت کے دباؤ سے آزاد رہ کر کام کرنے کا اختیار ہے، کیونکہ یہ ادارہ آئین کے بنیادی ڈھانچے کا حصہ ہے۔ مزید برآں، این جے اے سی کیس (2015) میں عدالت نے ایک اصول طے کیا کہ آئینی ادارے اگر حکومت کے کنٹرول میں آ جائیں تو بنیادی ڈھانچہ خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اس اصول کو الیکشن کمیشن پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے، کیونکہ اس کا وجود عوامی اعتماد سے وابستہ ہے۔

اپوزیشن اتحاد کا کہنا ہے کہ بہار میں ووٹر لسٹ کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور پسماندہ طبقات کے ووٹ منظم طریقے سے کاٹے جا رہے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے تو سیدھا الزام عائد کیا کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کے اشارے پر کام کر رہا ہے، کیونکہ شکایات کے باوجود کسی افسر کو نہیں ہٹایا گیا۔ یہ الزامات معمولی نہیں ہیں۔ اگر ووٹر لسٹ ہی مشکوک ہو جائے تو پورا انتخابی عمل غیر معتبر ہو جاتا ہے۔ آئین کا آرٹیکل 326 بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات کی ضمانت دیتا ہے، لیکن اگر کسی شہری کا نام ووٹر لسٹ سے کاٹ دیا جائے تو یہ حق براہِ راست متاثر ہوتا ہے۔

یہاں سوال یہ ہے کہ اپوزیشن کا مقصد کیا ہے؟ کیا وہ واقعی ادارے کی اصلاح چاہتی ہے یا صرف ایک سیاسی دباؤ پیدا کر رہی ہے؟ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ پارلیمانی توازن کے مطابق چیف الیکشن کمشنر کا مواخذہ پاس ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ حکومت کے پاس ایوان زیریں میں واضح اکثریت ہے، اور مواخذے کے لیے حکومت کی رضامندی کے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔ اس پس منظر میں اپوزیشن کا مقصد شاید یہ ہے کہ عوام کو یہ پیغام دیا جائے کہ وہ الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری کے خلاف کھڑی ہے۔ یہ قدم ایک علامتی ہتھیار کے طور پر استعمال ہو رہا ہے تاکہ عوامی اعتماد کو اپنی طرف کھینچا جا سکے۔ یہاں وہی نکتہ اہم ہے کہ "مواخذہ" کا لفظ کئی معنوں میں سمجھا جا سکتا ہے۔ آئینی اعتبار سے یہ ایک قانونی عمل ہے، لیکن سیاسی اعتبار سے یہ احتجاج، دباؤ اور علامتی مزاحمت کا استعارہ ہے۔ عوام کے لیے یہ امید کا اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ شاید انتخابی ادارے کو جواب دہ بنایا جائے۔ لیکن حکومتی حامیوں کے نزدیک یہ اپوزیشن کی بوکھلاہٹ اور انتخابی ہار کے خوف کا نتیجہ ہے۔ یہی جمہوریت کی حقیقت ہے کہ ایک ہی عمل مختلف زاویوں سے مختلف معانی رکھتا ہے۔

اکھلیش یادو کا الزام کہ پسماندہ طبقات کے ووٹ کاٹے جا رہے ہیں، آئینی طور پر بھی نہایت سنگین ہے۔ آئین کے آرٹیکل 14 اور 15 مساوات اور امتیاز کے خلاف ضمانت دیتے ہیں۔ اگر واقعی مخصوص برادری یا طبقات کے ووٹ کاٹے جا رہے ہیں تو یہ نہ صرف آئین کی خلاف ورزی ہے بلکہ سماجی انصاف کے اصولوں کے بھی منافی ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جہاں سپریم کورٹ کے کیشوانند بھارتی کیس (1973) میں طے شدہ "بنیادی ڈھانچے" کا نظریہ سامنے آتا ہے۔ انتخابی عمل پر عوامی اعتماد بھی اسی بنیادی ڈھانچے کا حصہ ہے۔ اگر یہ ٹوٹ جائے تو پھر جمہوریت کے وجود پر ہی سوال اٹھنے لگتے ہیں۔

اس پورے معاملے میں میڈیا کا کردار بھی اہم ہے۔ اگر میڈیا اپوزیشن کے سوالات کو دبائے یا حکومتی بیانیے کو ہی آگے بڑھائے تو عوامی اعتماد مزید کمزور ہوگا۔ جمہوریت کی طاقت صرف آئین یا اداروں میں نہیں بلکہ عوامی بیداری میں ہے۔ جب عوام بیدار رہتے ہیں تو ادارے بھی خود کو جواب دہ سمجھتے ہیں۔ ہندوستانی جمہوریت اس وقت ایک نہایت نازک دوراہے پر کھڑی ہے۔ ایک طرف اپوزیشن اتحاد کی آواز ہے جو الیکشن کمیشن کے کردار پر سوال اٹھا رہی ہے اور چیف الیکشن کمشنر کے مواخذے تک کی بات کر رہی ہے، تو دوسری طرف حکومت کی اکثریت اور اس کے حامی بیانیے ہیں جو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ محض سیاسی ہتھکنڈے ہیں۔ لیکن اصل سوال یہ نہیں کہ کون درست ہے اور کون غلط، اصل سوال یہ ہے کہ جمہوریت کے اس بنیادی ستون پر عوام کا اعتماد کہاں کھڑا ہے۔

الیکشن کمیشن وہ ادارہ ہے جسے آئین نے آرٹیکل 324 کے تحت پورے انتخابی عمل کا نگہبان بنایا ہے۔ اگر یہی ادارہ مشکوک ہو جائے تو عوامی رائے دہی کی ساکھ ختم ہو جاتی ہے۔ ووٹ کا حق صرف ایک کاغذ پر نشان لگانے کا نام نہیں بلکہ یہ عوامی اقتدار کی اصل علامت ہے۔ اسی ووٹ سے اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھنے والے منتخب ہوتے ہیں، قانون سازی ہوتی ہے، اور ملک کی سمت کا تعین ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر ووٹ دینے کا حق متاثر ہو یا ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیاں ہوں تو یہ جمہوریت کی بنیاد پر حملہ ہے۔

اکھلیش یادو اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کا الزام کہ پسماندہ طبقات کے ووٹ کاٹے جا رہے ہیں، محض ایک سیاسی بیان نہیں بلکہ ایک سماجی اور آئینی مسئلہ ہے۔ آئین کے آرٹیکل 14 اور 15 مساوات اور امتیاز کے خلاف گارنٹی دیتے ہیں۔ اگر واقعی مخصوص برادریوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے تو یہ آئین کے خلاف اور سماجی انصاف کے اصولوں کی نفی ہے۔ ایسے میں عوام کا اعتماد بحال کرنے کے لیے محض زبانی بیانات کافی نہیں بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔

یہاں مواخذے کی تحریک کے کئی پہلو سامنے آتے ہیں۔ قانونی اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ عمل انتہائی مشکل ہے کیونکہ اس کے لیے دونوں ایوانوں میں دو تہائی اکثریت درکار ہے، جو اپوزیشن کے پاس نہیں۔ اس لیے بظاہر یہ عمل کامیاب ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن اس کی علامتی اہمیت زیادہ ہے۔ یہ پیغام دینے کی کوشش ہے کہ اگر ادارے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے تو عوام کے نمائندے انہیں کٹہرے میں کھڑا کر سکتے ہیں۔ اس علامتی دباؤ کا مقصد الیکشن کمیشن کو جھنجھوڑنا ہے تاکہ وہ اپنی ساکھ بچانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرے۔ سپریم کورٹ کے فیصلوں نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ آزاد اور غیر جانبدارانہ انتخابات جمہوریت کے بنیادی ڈھانچے کا حصہ ہیں۔ ٹی این سیشن کیس اور سندیپ کمار کیس میں عدالت نے واضح کیا کہ الیکشن کمیشن کو حکومت کے دباؤ سے آزاد رہنا ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آج عوام کو وہ آزادی اور غیر جانبداری نظر آ رہی ہے؟ اگر نہیں، تو یہ نہ صرف ایک ادارے کی ناکامی ہے بلکہ پورے نظام کی کمزوری ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ جمہوریت محض قوانین اور آئینی دفعات سے زندہ نہیں رہتی، بلکہ یہ عوام کے اعتماد اور بیداری سے پھلتی پھولتی ہے۔ اگر عوام خاموش ہو جائیں تو ادارے بھی بے حس ہو جاتے ہیں۔ میڈیا اگر اپنا کردار ادا نہ کرے تو سوالات دب جاتے ہیں اور طاقتور مزید طاقتور بن جاتا ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ عوامی سطح پر بیداری بڑھے، سوالات اٹھائے جائیں، اور ہر ووٹر اپنے حق کے تحفظ کے لیے کھڑا ہو۔

آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ "مواخذہ" ایک ایسا لفظ ہے جس کے کئی معنی نکلتے ہیں۔ یہ جمہوریت کی طاقت کا اعلان بھی ہو سکتا ہے اور سیاسی بے بسی کی علامت بھی۔ یہ ایک عملی اقدام بھی ہو سکتا ہے اور ایک علامتی احتجاج بھی۔ لیکن اصل کامیابی تب ہوگی جب یہ تحریک عوامی اعتماد کی بحالی کا سبب بنے، جب ووٹ کا حق ہر شہری تک بلا تفریق پہنچے، اور جب الیکشن کمیشن یہ ثابت کرے کہ وہ کسی جماعت یا حکومت کا نہیں بلکہ صرف عوام کا ادارہ ہے۔ جمہوریت کو بچانے کے لیے محض آئینی دفعات یا عدالتی فیصلے کافی نہیں، اصل ذمہ داری عوام پر ہے۔ عوام ہی جمہوریت کے اصل محافظ ہیں۔ اگر عوام اپنی بیداری اور سوال کرنے کی صلاحیت کو قائم رکھیں گے تو کوئی بھی ادارہ عوامی اعتماد سے غافل نہیں رہ سکتا۔ لیکن اگر عوام ہی خاموش ہو جائیں تو پھر بڑے سے بڑا آئینی تحفظ بھی بے اثر ہو جاتا ہے۔

روزنامہ صحافت

آن لائن گیمنگ کو روکنا

آن لائن گیمنگ بل 2025 پارلیمنٹ نے منظور کرلیا ہے۔ بل میں حقیقی رقم پر مبنی تمام آن لائن گیمز کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ اس میں مہارت پر مبنی خیالی کھیل یا موقع پر مبنی رمی یا پوکر جیسے گیمز شامل ہیں جن میں پیسے کی شرط لگائی جاتی ہے۔ ان کو جوئے کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ بل میں اس سے متعلق اشتہارات پر پابندی لگانے کی بھی شق ہے۔ آن لائن رئیل منی گیمنگ یعنی پیسے پر مبنی آن لائن گیمز ایک ایسا رجحان ہے جو تفریح کی حدوں کو عبور کر چکا ہے اور پیسہ کمانے کے لالچ سے پیدا ہونے والی لت اور مالی نقصان کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کے جال میں پھنس رہی ہے اور اپنی محنت کی کمائی سے ہاتھ دھو رہی ہے۔ اس پر ایک عرصے سے تحفظات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن حکومت اس پر قابو پانے یا اس پر قابو پانے کے بجائے اس کے دوررس نتائج کو نظر انداز کر رہی ہے۔ اس کے منفی نتائج اب کھل کر سامنے آرہے ہیں اور تشویش کا باعث بن رہے ہیں۔ اس سے ہونے والے نقصانات کا دائرہ وسیع ہونے کے بعد اب حکومت نے بھی مان لیا ہے کہ آن لائن رئیل منی گیمنگ معاشرے کے لیے ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے اور اس پر قابو پانا ضروری ہو گیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق، تقریباً 45 کروڑ لوگ ہر سال پیسے پر مبنی آن لائن گیمز میں تقریباً 20 ہزار کروڑ روپے کا نقصان کرتے ہیں۔ اس نقصان کی وجہ سے اب تک سینکڑوں خاندان مالی طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ لوگ آن لائن گیمز کے ذریعے پیسہ کمانے کے لالچ میں ہارتے رہتے ہیں اور اس طرح برباد ہونے کے بعد بہت سے لوگ خودکشی اور تشدد جیسے انتہائی قدم اٹھا لیتے ہیں۔ اس کے نقصانات پر پہلے بھی تشویش کا اظہار کیا جا چکا ہے۔ اب، اگرچہ دیر سے، حکومت نے گیمنگ انڈسٹری کے ایک حصے سے حاصل ہونے والی آمدنی کی فکر کیے بغیر سماجی بہبود کو ترجیح دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں آن لائن گیمز کو ریگولیٹ کرنے اور تعلیمی اور سماجی آن لائن گیمز کو فروغ دینے کا بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں منظور کرلیا گیا ہے۔ یقیناً حکومت اب پیسے پر مبنی آن لائن گیمنگ کو ایک بڑی برائی قرار دے رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جب اس قسم کے نام نہاد کھیل عوام میں اپنی جگہ بنا رہے تھے اور اس کے منفی نتائج بھی سامنے آرہے تھے تو اس کے بارے میں جن خدشات کا اظہار کیا جا رہا تھا ان کو نظر انداز کیا جا رہا تھا۔ غور طلب ہے کہ حکومت نے 2023 میں پیسے پر مبنی آن لائن گیمنگ پر 28 فیصد جی ایس ٹی (گڈز اینڈ سروسز ٹیکس) لگایا تھا، جب کہ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ آن لائن گیمز کی وجہ سے نوجوانوں کی بڑی تعداد کی سوچ میں تیزی سے تبدیلی آئی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایسی اطلاعات سامنے آئی ہیں کہ ایک نوجوان نے آن لائن گیمز کھیلنے سے مسلسل انکار پر تشدد کا سہارا لیا اور اس نے یا تو خودکشی کر لی یا کسی کو قتل کر دیا۔ ویسے بھی، پیسے پر مبنی آن لائن گیمز کو جوئے سے مختلف دیکھنا مشکل ہے۔ پھر اس کے نفسیاتی پہلوؤں کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔

سابق نوکر شاہوں کا فلسطین کے حالات پر اظہارِ تشویش

سراج نقوی

مودی حکومت اور اس کی مختلف ایجنسیاں بھلے ہی مظلوم فلسطینیوں کے حق میں ہندوستان میں اٹھنے والی آوازوں کو دبانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہوں، لیکن ملک کے سابق نوکر شاہوں کے ایک گروپ نے وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور وزیر خارجہ کو خط لکھ کر غزہ میں اسرائیلی کارروائی کو 'نسل کشی' اور 'انسانیت کے خلاف جنگ' قرار دیتے ہوئے، اس تعلق سے ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر اپنی تشویش ظاہر کی ہے۔ نوکر شاہوں کے اس گروپ نے خارجہ پالیسی کو ''کمزور اور کشمکش سے بھرے رد عمل'' سے تعبیر کیا ہے۔ 'کانسٹیٹیوشنل کنڈکٹ گروپ' نام کی سابق نوکر شاہوں کی اس تنظیم میں سو سے زیادہ سینئر سابق نوکر شاہ شامل ہیں، جنھوں نے اس خط پر دستخط کیے ہیں۔

خط میں کہا گیا ہے کہ '7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے بعد اسرائیل نے غزہ پر غیر معمولی اور بے رحمانہ کارروائی کرتے ہوئے اب تک تقریباً 62 ہزار فلسطینیوں کو قتل کر دیا ہے۔ ان میں بڑی تعداد بچوں، انسانی کارکنوں، اقوام متحدہ کارکنوں اور صحافیوں کی ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ غزہ کی 70 فیصدی سے زیادہ عمارتیں ملبے میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ اشیائے خوردنی، دواؤں اور ایندھن کی سپلائی روکے جانے سے روزانہ کئی بچے بھوک سے مر رہے ہیں۔ خط میں اس عمل کو ''آہستہ آہستہ تھوپے گئے قتلِ عام'' اور فلسطینیوں کو غزہ سے جبراً بے دخل کرنے کی سازش قرار دیا گیا ہے۔

فلسطین کے تعلق سے ہندوستان کی پالیسی ہمیشہ واضح اور فلسطینی کاز کی حمایت کرنے والی رہی ہے۔ حکومت خواہ کانگریس کی ہو یا جنتا پارٹی کی، یا پھر مودی حکومت سے پہلے کی بی جے پی حکومتوں کی، ان تمام حکومتوں نے ایک آزاد اور خود مختار فلسطین کے حق میں مضبوطی سے کھڑے رہنے کو مشرق وسطیٰ سے متعلق خارجہ پالیسی کا لازمی جز مانا بھی ہے اور بین الاقوامی پلیٹ فارموں پر فلسطین کے حق میں آواز بھی بلند کی ہے۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی اس تعلق سے پارلیمنٹ میں کی گئی تقریر ریکارڈ پر ہے۔ دیگر حکومتوں نے بھی خارجہ پالیسی میں بغیر کسی پارٹی سطح کی سیاست میں پڑے اس تعلق سے اتفاق رائے کو اہمیت دی ہے۔ فلسطین کا معاملہ بھی اسی خارجہ پالیسی کے تحت آتا ہے۔ لیکن جب سے بی جے پی کی موجودہ حکومت یعنی مودی حکومت اقتدار میں آئی فلسطینیوں کے حق میں ہندوستان میں اٹھنے والی آوازیں کمزور ہوئی ہیں، اور اس کا سبب مودی حکومت اور آر ایس ایس کی اس تعلق سے اپنائی گئی پالیسی ہے۔ حماس کے اسرائیل پر کیے گئے حملے کے اسباب اور تاریخی تناظر کو نظر انداز کرتے ہوئے مودی حکومت نے اس معاملے میں نہ صرف امریکہ اور یوروپ کے موقف کو اپنایا ہے بلکہ حد تو یہ ہے کہ اس سے بھی ایک قدم آگے جاتے ہوئے فلسطینیوں کے حق میں ہندوستان کے مختلف حصوں میں ہونے والے مظاہروں کو روکنے یا مظاہرین کے خلاف مختلف دفعات کے تحت تادیبی کارروائیاں کرنے میں بھی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ جب کہ امریکہ اور یوروپ کی تمام تر اسرائیل نوازی اور اسرائیل کے ہر قدم کی اندھی حمایت کے باوجود ان ممالک میں اسرائیل کے خلاف اور فلسطین کے حق میں زبردست مظاہرے ہوئے ہیں، اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ فرانس اور برطانیہ جیسے ممالک فلسطین کو ایک آزاد اور خود مختار ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کے اشارے دے رہے ہیں، لیکن مودی حکومت میں موجود اسرائیل نواز عناصر نے اسرائیل کے مظالم پر شرمناک حد تک لب سی لیے ہیں بلکہ یہ معاملہ لب سی لینے سے بھی آگے نکل چکا ہے۔ اس لیے کہ مودی حکومت اسرائیل سے اسٹریٹجک اور سفارتی رشتے مضبوط کرنے میں سابقہ حکومتوں سے بھی کافی آگے نکل چکی ہے۔ بہر حال نوکر شاہوں کے مذکورہ خط میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اسرائیل کے اندر بھی جنگ کی مخالفت بڑھی ہے، اور جنگ بندی کے مطالبے کو لیکر عوام سڑکوں پر اتر آئے ہیں۔ اسرائیل کے تعلق سے پوری دنیا میں بڑھ رہی مخالفت کی طرف بھی اس خط میں اشارہ کیا گیا ہے۔ نوکر شاہوں نے یہ خط شاید اس امید کے ساتھ لکھا ہوگا کہ دنیا میں اسرائیل کے تعلق سے تیزی سے بدلتے ہوئے موقف اور عالمی سطح پر عوام کے پرزور احتجاج کی طرف مودی حکومت کی توجہ مبذول کرانے سے شاید حکومت کے موقف میں کچھ تبدیلی آئے، لیکن اس کے باوجود حکومت، اس کی ایجنسیاں اور پولیس یا اندھ بھکتوں کے اسرائیل سے منافقانہ عشق میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ اس کا ایک تازہ ثبوت علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں فلسطینیوں کے حق میں ہونے والے مظاہروں کے تعلق سے مقامی پولیس کا رویہ ہے۔

علی گڑھ کی مقامی پولیس نے سابق طالبعلم طلحہ منان اور ان کے دیگر ساتھیوں کو گرفتار کیا ہے۔

دراصل یہ طلباء یونیورسٹی کی فیس میں بے تحاشہ اضافے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے لیکن خبر ہے کہ اس دوران انھوں نے فلسطین کے حق میں بھی نعرے لگائے۔ پولیس نے جو کیس ان طلباء کے خلاف رجسٹر کیا ہے خبروں کے مطابق اس میں فلسطین کے خلاف نعرے بازی کو ہی بنیاد بنایا گیا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ طلباء کے خلاف یہ کارروائی پولیس نے ایک ہندوتووادی تنظیم 'ہندو رکشا دل' کے ضلع صدر سنجے آریہ کی جانب سے درج کرائی گئی ایک شکایت کے بعد کی ہے۔ اب یہ عام بات ہو گئی ہے کہ اگر ہندوتو وادیوں کا کوئی کتا بھی کسی مسلمان پر بھونکتا ہے اور کسی نام نہاد ہندو تنظیم کا کوئی معمولی سا کارکن بھی کسی مسلمان کے خلاف کوئی شکایت لیکر پولیس کے پاس جاتا ہے تو اس کی شکایت پر مسلمانوں کی گرفتاری کو پولیس اپنا فرض منصبی مان کر فوراً کارروائی شروع کر دیتی ہے۔

اے ایم یو کے سابق طلباء کے خلاف پولیس کی فرقہ وارانہ فعالیت اس کا ثبوت ہے۔

> اے ایم یو کے سابق طلباء کے خلاف پولیس کی فرقہ وارانہ فعالیت اس کا ثبوت ہے۔ مبینہ 'ہندو رکشا دل' کے سنجے آریہ نے ایک ویڈیو پولیس کے سامنے پیش کی تھی، جس میں مبینہ طور پر طلحہ منان اور ان کے دیگر ساتھیوں کو فلسطینی پرچم اٹھائے ہوئے فلسطین کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف تعزیرات ہند کے تحت جو رپورٹ درج کی ہے اس میں 'ایک سرکاری ملازم کے ذریعہ جاری کردہ حکم کی نافرمانی اور عوامی فساد کو جنم دینے والے بیانات سے متعلق دفعات کے تحت الزام لگائے گئے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ شکایت کنندہ نے ملزمان پر جو الزام عائد کیے ہیں ان میں یہ بات بھی موجود ہے کہ یہ احتجاج اور مظاہرے یونیورسٹی کے اندر ہو رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود شکایت کنندہ نے انھیں غیر مجاز بھی بتایا اور پولیس نے شکایت کنندہ کی شکایت پر کسی طرح کی ابتدائی جانچ کی بھی ضرورت محسوس نہ کرتے ہوئے فوراً ہی شکایت پر ایف آئی آر بھی درج کرلی۔ شاید پولیس کو 'اوپر سے' یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اگر کوئی ہندوتووادی ایسے کسی معاملے میں کوئی شکایت درج کرائے تو اسے ہی حرف آخر مان کر رپورٹ درج کرلی جائے۔

مبینہ 'ہندو رکشا دل' کے سنجے آریہ نے ایک ویڈیو پولیس کے سامنے پیش کی تھی، جس میں مبینہ طور پر طلحہ منان اور ان کے دیگر ساتھیوں کو فلسطینی پرچم اٹھائے ہوئے فلسطین کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

پولیس نے ملزمان کے خلاف تعزیرات ہند کے تحت جو رپورٹ درج کی ہے اس میں 'ایک سرکاری ملازم کے ذریعہ جاری کردہ حکم کی نافرمانی اور عوامی فساد کو جنم دینے والے بیانات سے متعلق دفعات کے تحت الزام لگائے گئے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ شکایت کنندہ نے ملزمان پر جو الزام عائد کیے ہیں ان میں یہ بات بھی موجود ہے کہ یہ احتجاج اور مظاہرے یونیورسٹی کے اندر ہو رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود شکایت کنندہ نے انھیں غیر مجاز بھی بتایا اور پولیس نے شکایت کنندہ کی شکایت پر کسی طرح کی ابتدائی جانچ کی بھی ضرورت محسوس نہ کرتے ہوئے فوراً ہی شکایت پر ایف آئی آر بھی درج کرلی۔

شاید پولیس کو 'اوپر سے' یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اگر کوئی ہندوتو وادی ایسے کسی معاملے میں کوئی شکایت درج کرائے تو اسے ہی حرف آخر مان کر رپورٹ درج کر لی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یونیورسٹی کے اندر ہونے والے کسی مظاہرے سے 'عوامی فساد کو جنم دینے والے' حالات کس طرح پیدا ہو سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ فلسطین کے حق میں نعرے لگانے سے کسی سنگ دل اور درندہ صفت انسان کو تو پریشانی ہو سکتی ہے لیکن پوری انسانیت کا درد رکھنے والا اور فلسطینیوں کی مظلومیت سے واقف کوئی بھی انسان فلسطین کے حق میں ہونے والے احتجاج پر معترض نہیں ہو سکتا۔ اس معاملے کے شکایت کنندہ نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ یونیورسٹی کیمپس میں بغیر کسی اجازت کے احتجاجی مارچ نکالے جا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی بھی تعلیمی ادارے کے اندر ہونے والی سرگرمیوں کی اجازت پولیس سے لینا ضروری ہے۔ کوئی بھی شخص جس نے کسی تعلیمی ادارے خصوصاً کسی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے وہ یہ جانتا ہے کہ تعلیمی اداروں کی حدود میں ہونے والی سرگرمیوں میں پولیس یا مقامی انتظامیہ اس وقت تک قانونی طور پر دخل نہیں دے سکتی جب تک کہ ادارے کا انتظامی سربراہ اس کے لیے خود ضلع یا شہر انتظامیہ اور پولیس سے درخواست نہ کرے۔ لیکن زیر بحث معاملے میں یونیورسٹی کے وی سی یا پروکٹر نے پولیس سے مداخلت کی کوئی درخواست کی ہو اس کی کوئی اطلاع نہیں۔ یعنی محض ایک 'چلتے پھرتے' اور فلسطین دشمن یا شر پسند ہندوتووادی کی شکایت پر پولیس نے معاملہ درج کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ فلسطین کے حق میں کسی تعلیمی ادارے کے کیمپس میں کیے گئے پر امن احتجاج کو بھی قانون کے خلاف مانتی ہے، جبکہ کسی ہندوتو وادی کے ذریعہ مسجد کے سامنے زہریلے نعرے لگانا، مسجدوں پر چڑھ کر وہاں بھگوا پرچم لہرانا جیسی اشتعال انگیز سرگرمیاں اس کے نزدیک جائز ہیں۔ دوسری بات یہ کہ فلسطین کے حق میں کسی ہندوستانی مسلمان کا کھڑا ہونا بھی مودی حکومت اور انتظامیہ کو برداشت نہیں۔

اس تناظر میں اگر سابق نوکر شاہوں کے وزیر اعظم کو تحریر کیے گئے مذکورہ خط کی عبارت پر غور کریں تو واضح ہو جائیگا کہ یہ خط وزیر اعظم سے فلسطین کے تعلق سے کسی نیکی کی امید رکھ کر نہیں لکھا گیا بلکہ اس کا مقصد حکومت کی فلسطین کے تعلق سے اپنائی جانے والی غیر معمولی منافقانہ پالیسی کو اجاگر کرنا ہے۔

☆☆☆

مسلمان ملک بدری کے مخالف مگر 'اکھنڈ بھارت' کے حمایتی

انجینئر محمد سمیع خان کھٹانہ

ہندوستان کی آزادی لاکھوں شہیدوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ ملک کسی ایک مذہب یا برادری کا عطیہ نہیں بلکہ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی سب نے مل کر اس دھرتی کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے آئین نے ابتدا ہی سے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہندوستان ایک سیکولر جمہوریت ہوگا جہاں ہر شہری کو بلا تفریق مذہب برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔ یہی ہندوستان کی اصل طاقت ہے اور اسی پر اس کی پہچان قائم ہے۔ اگر ہم آزادی کی تحریک پر نظر ڈالیں تو پتا چلتا ہے کہ جلیانوالہ باغ کے شہیدوں میں ہر مذہب کے لوگ شامل تھے، عدم تعاون کی تحریک میں سب نے حصہ لیا اور یہاں تک کہ 1857 کی جنگِ آزادی کو بھی ہندو اور مسلمان نے شانہ بشانہ لڑا۔ یہی وہ اتحاد تھا جس نے برطانوی سلطنت کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ آزادی کے پچھتر برس گزر جانے کے باوجود کچھ عناصر تقسیم کے زخموں کو بار بار کریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں ایک سیاسی رہنما نے ایسے بیانات دیے جو نہ صرف آئین کے منافی ہیں بلکہ ملک کے اتحاد کے لیے بھی خطرہ ہیں۔ انہوں نے دو متنازعہ نکات اٹھائے۔ پہلا یہ کہ مسلمانوں کو پاکستان بھیج دیا جائے اور ان کی جائیدادیں دلتوں و کمزور طبقات میں بانٹ دی جائیں، اور دوسرا یہ کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کو ملا کر ''اکھنڈ بھارت'' بنایا جائے۔ یہ دونوں نکات بظاہر متضاد ہیں لیکن دراصل ایک ہی خطرناک سوچ کی نمائندگی کرتے ہیں، جس کی بنیاد تعصب اور نفرت پر ہے۔

پہلا نکتہ براہ راست ہندوستانی مسلمانوں کی شہریت پر سوال اٹھاتا ہے۔ مسلمانوں کو ملک بدر کرنے کی بات محض ایک جذباتی نعرہ ہے جس کا کوئی آئینی، قانونی یا عملی وجود نہیں۔ ہندوستان کا آئین صاف کہتا ہے کہ ہر شہری کو مساوی حق حاصل ہے۔ آرٹیکل 300A کے مطابق کسی بھی شخص کی جائیداد اس کی مرضی کے بغیر ضبط نہیں کی جاسکتی۔ مسلمانوں کی جائیدادیں کوئی خیرات نہیں بلکہ قانونی ملکیت ہیں۔ اگر اس سوچ پر کبھی عمل ہوا تو اس کے نتیجے میں سماج میں بداعتمادی اور نفرت کا ایسا دائرہ پھیلے گا جو ملک کے اتحاد کو شدید نقصان پہنچائے گا۔ مزید یہ کہ اس سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دلت اور پسماندہ طبقات بھی متاثر ہوں گے کیونکہ انہیں محض لالچ کا ایک جھانسہ دیا جا رہا ہے۔

دوسری بات، یعنی 'اکھنڈ بھارت' کا خواب، بذات خود اس سوچ کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر پاکستان اور بنگلہ دیش کو ہندوستان میں شامل کر دیا جائے تو وہاں کے کروڑوں مسلمان دوبارہ اسی سرزمین کے شہری بنیں گے۔ پھر سوال یہ ہے کہ ایک طرف مسلمان ملک بدر کرنے کی بات اور دوسری طرف ان ہی مسلمانوں کو شامل کرنے کی بات، یہ کس قدر کھلا تضاد ہے؟ دراصل یہ ایک سیاسی نعرہ ہے جس کی کوئی حقیقی بنیاد نہیں۔ بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق کسی آزاد اور خود مختار ملک کو زبردستی دوسرے ملک میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ خیال صرف جذباتی تقریروں میں اچھا لگ سکتا ہے لیکن عملی دنیا میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔

ان بیانات میں ایک اور خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ عوام نے بی جے پی کو اکثریت مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے دی۔ یہ عوامی شعور کی توہین ہے۔ ہندوستان کے عوام نے ہمیشہ ترقی، امن، روزگار اور تعلیم کے نام پر ووٹ دیا ہے۔ کسی کمیونٹی کو باہر نکالنا عوام کی ترجیح کبھی نہیں رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر عوامی فیصلے کو اس طرح پیش کیا جائے تو یہ جمہوریت کی روح کے منافی ہوگا۔ ہندوستانی مسلمان باہر سے آنے والے نہیں بلکہ اسی دھرتی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے آزادی کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آزادی کے بعد بھی ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنی قربانیاں پیش کیں۔ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام، جو ''میزائل مین'' کہلائے، کیا اس سرزمین کے بیٹے نہیں تھے؟ فوج، کھیل، سائنس، سیاست، ادب، ہر میدان میں مسلمانوں نے ہندوستان کا نام بلند کیا ہے۔ آج بھی ہزاروں مسلمان فوجی سرحدوں پر جانیں قربان کر رہے ہیں۔ ان کی قربانیوں کو فراموش کرنا تاریخ سے انکار کے مترادف ہے۔ دہلی، لکھنؤ، حیدرآباد اور علی گڑھ جیسے شہروں میں مسلمانوں نے تعلیمی ادارے قائم کیے، صنعتیں کھڑی کیں اور ملک کے سماجی ڈھانچے کو مضبوط بنایا۔

جہاں تک وقف املاک کا تعلق ہے، یہ کسی کی ذاتی جاگیر نہیں بلکہ عوامی خدمت کے لیے مخصوص ہیں۔ ان زمینوں پر اسکول، کالج، ہسپتال اور رفاہی ادارے قائم ہیں جو پورے معاشرے کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اگر کہیں بدعنوانی ہے تو عدالتیں موجود ہیں، قانون موجود ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ وقف املاک پر مسلمانوں کا کوئی حق نہیں، سراسر حقیقت کے منافی ہے۔ وقف کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ ادارے ہمیشہ تعلیم و خدمتِ خلق کا ذریعہ رہے ہیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور دلی کی کئی درسگاہیں انہی املاک کی بدولت پروان چڑھیں۔

اصل سوال یہ ہے کہ ہندوستان کی طاقت کس چیز میں ہے؟ کیا کسی ایک طبقے کو کمزور کرنے میں یا سب کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے میں؟ تاریخ گواہ ہے کہ جب یہ ملک متحد رہا تو ترقی کی نئی راہیں کھلیں، اور جب اندرونی تقسیم نے سر اٹھایا تو دشمنوں کو فائدہ پہنچا۔ کوئی بیرونی طاقت ہندوستان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک ہم اندر سے کمزور نہ ہوں۔ سنہری تاریخ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں، مغل دور ہو یا آزادی کے بعد کی صنعتی ترقی، ہمیشہ اتحاد ہی نے ہمیں آگے بڑھایا۔

یہ حقیقت سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایسے بیانات عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے ہیں۔ بے روزگاری، مہنگائی، تعلیم اور صحت جیسے بنیادی مسائل پسِ پشت ڈال کر مذہب کے نام پر عوام کو بانٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ سیاسی چال ہے تاکہ عوام کو تقسیم کر کے وقتی فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ جو رہنما مذہب کے نام پر سیاست کرتے ہیں وہ جان بوجھ کر لوگوں کے اصل مسائل سے نظریں چرا رہے ہیں۔ ہندوستان سب کا ہے۔ یہ زمین ہندو کی بھی ہے، مسلمان کی بھی، سکھ کی بھی اور عیسائی کی بھی۔ یہ ملک کسی ایک برادری کی جاگیر نہیں بلکہ سب کی مشترکہ امانت ہے۔ جو اس دھرتی پر پیدا ہوا، وہ اس کا بیٹا ہے اور اس کا حق کوئی نہیں چھین سکتا۔ آئین نے سب کو برابر کے حقوق دیے ہیں، اور یہی مساوات ہماری بقا اور ترقی کی ضمانت ہے۔ اگر ہم اپنے آئین، اپنی جمہوریت اور اپنے مشترکہ ورثے کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے نعروں سے ہوشیار رہنا ہوگا جو صرف تقسیم اور نفرت کو بڑھاتے ہیں۔

الیکشن کمیشن اب بھروسے کے قابل نہیں

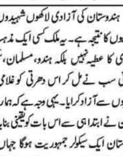

سرفراز احمد قاسمی

گزشتہ سے پیوستہ

سپریم کورٹ نے مسلسل تیسرے دن اس کیس کی سماعت کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کو یہ ہدایت دی کہ 65 لاکھ ان ووٹر کے نام ویب سائٹ پر ڈالے جائیں جو ووٹر لسٹ سے حذف کئے گئے اور اس میں یہ بتایا جائے کہ آپ کا نام ووٹر لسٹ سے کیوں کاٹا گیا ہے، اس معاملے کی مزید سماعت اگلی تاریخ میں ہوگی دیکھنا ہوگا کہ عدالت اس بارے میں کیا فیصلہ سناتی ہے۔ یہ معاملہ ہندوستان میں انتخابی جمہوریت کے مستقبل کا مقدمہ ہے کیا ملک کا سب سے بڑا آئینی ادارہ الیکشن کمیشن کے قواعد و ضوابط کی آڑ میں اپنی جواب دہی سے فرار حاصل کرسکتا ہے، کیا شہریوں کو بغیر کسی جرم کے ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا جا سکتا ہے؟ عدالت عظمیٰ کا فیصلہ نہ صرف بہار کے انتخابات کا سمت متعین کریگا بلکہ یہ بھی واضح کرے گا کہ ہندوستان کی جمہوریت میں شفافیت اور احتساب کی اقدار کتنی مضبوط اور گہری ہیں۔

انڈیا الائنس اور اپوزیشن پارٹیوں کا احتجاج اس بات کی علامت ہے کہ ہندوستان میں ابھی جمہوریت زندہ ہے اور عوام کے حقوق کی حفاظت کے لئے آواز بلند کرنے والے اب بھی موجود ہیں یہ محض ایک مارچ نہیں بلکہ ان لاکھوں ووٹروں کے حق کا مقدمہ ہے جو خاموشی سے لسٹ سے نکال دئے گئے اور جنہیں اس بات کا علم بھی نہ ہو سکا کہ ان کا آئینی حق ان سے چھین لیا گیا ہے، اس تناظر میں اپوزیشن کا مطالبہ کہ اس مسئلے پر پارلیمنٹ میں باضابطہ بحث کی جائے، نہایت معقول اور آئینی ہے مگر افسوس کہ پارلیمنٹ میں اکثریتی شور اور حکومتی ہنگامہ سچ کی گونج کو دبا رہا ہے۔ گزشتہ ایک ماہ سے پارلیمنٹ ٹھپ ہے، اپوزیشن سراپا احتجاج ہے، ایوان میں مسلسل ہنگامہ آرائی ہو رہی ہے لیکن حکومت کو یہ سب دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ جمہوریت میں سب سے بڑی طاقت عوام ہوتے ہیں اور جب ان کے ووٹ کا تقدس پامال ہو تو ہر در و دیوار سے سوال اٹھنے لگتا ہے، اس وقت یہ سوال صرف اپوزیشن کا نہیں ہر اس ہندوستانی کا ہے جو اپنے ووٹ کو اپنی آواز سمجھتا ہے، وقت آگیا ہے کہ ووٹ کی عزت کو، جمہوریت کی اصل روح کو اور آئین کی پاسداری کو محض نعروں کے بجائے ایک عوامی تحریک میں بدلا جائے کیونکہ آج اگر ہم خاموش رہے تو کل ہمارے ووٹ کے خانے میں بھی صرف خالی جگہ باقی رہے گی۔

ملک اس وقت ایک نازک موڑ پر کھڑا ہے، ایک طرف الیکشن کمیشن ہے جو آئینی ادارہ ہے اور جسے مکمل غیر جانبداری سے اپنے فرائض ادا کرنے چاہیے، دوسری طرف اپوزیشن ہے جو جمہوری توازن کے لئے ناگزیر ہے لیکن اسے ہر بار سازش کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور تیسری طرف عوام ہے جو ان دونوں کے درمیان سچ تلاش کرنے کی کوشش میں بے یقین اور مایوس ہو چکے ہیں، راہل گاندھی نے ایک بنیادی سوال اٹھایا ہے کہ دنیا کے تمام جمہوری نظاموں میں حکومت مخالف رجحان ہوتا ہے لیکن یہاں بی جے پی ہر بار اس لہر سے محفوظ کیسے رہتی ہے؟ کیا یہ محض ان کی کارکردگی کا کمال ہے یا پھر نظام کی دراڑیں انہیں بچا رہی ہیں؟ اگر ووٹر لسٹ میں جعلی اور فرضی نام ہوں، اگر ایک شخص کئی بار ووٹ ڈال سکے، اگر اصل ووٹ ڈالنے والوں کو ہی لسٹ سے نکال دیا جائے تو پھر بی جے پی یا کسی بھی جماعت کی فتح کا مطلب جمہوریت کی جیت نہیں بلکہ اس کی شکست ہوگی اور اس کا کھلے عام قتل ہوگا، راہل گاندھی کے الزامات اگر سچے ہیں تو یہ محض ووٹ کی چوری نہیں بلکہ جمہوریت کا قتل ہے اور اگر یہ الزامات غلط ہیں تو پھر الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ شفاف طریقے سے اسکی تحقیقات کرے، عوام کے سامنے حقائق رکھے، ڈیٹا جاری کرے اور ہر اس نقطے کا جواب دے جو راہل گاندھی نے اٹھایا ہے، کیونکہ یہ تنہا راہل گاندھی کے سوالات نہیں ہیں، ای وی ایم پر ایک عرصے سے الزام لگتا رہا ہے لیکن اسے ان سنی کردی گئی، لیکن اب تو صرف ووٹوں کی چوری نہیں بلکہ اس پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ الیکشن کمیشن کی دھمکیاں اور یہ کہہ دینا کہ یہ الزامات غلط ہیں اس میں سچائی نہیں ہے، یہ ہرگز جواب نہیں ہے، کمیشن پر جو سنگین الزامات ہیں اس کا جواب ہر حال میں دینا ہوگا، خاموشی کوئی جواز نہیں بلکہ خود ایک جرم ہے یہ وقت ہے کہ الیکشن کمیشن خود کو عوامی اعتماد کے کٹہرے میں لاکر کھڑا کرے اور ثابت کرے کہ وہ بی جے پی یا کسی اور جماعت کا نہیں صرف آئین کا وفادار ہے بصورت دیگر آنے والے انتخابات میں ہر ووٹ کے ساتھ ایک سوال بھی ڈالا جائے گا کہ کیا میرا ووٹ واقعی گنا گیا یا کہیں بیچ میں ہی چوری کرلیا گیا۔

گزشتہ دنوں الیکشن کمیشن کی پریس کانفرنس سے یہ شک مزید گہرا ہو گیا کہ ملک میں صرف ووٹوں کی چوری نہیں ہو رہی ہے بلکہ ڈکیتی ہو رہی ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جمہوری نظام میں عوام ووٹ کے ذریعے اپنی حکومت کا انتخاب کرتے ہیں لیکن ہندوستان میں اب حکومت اپنے ووٹر کا انتخاب کر رہی ہے، مودی حکومت اسی ڈاکہ زنی کے ذریعے تیسری بار اقتدار پر قابض ہوئی ہے اور اسی لئے یہ حکومت عوام کی آواز نہیں سن رہی ہے، عوام مخالف اور من مانی فیصلے ان شبہات کو مزید قوت پہونچا رہے ہیں، ظاہر ہے یہ حکومت بیساکھی کے ذریعے قائم ہے، جس میں نتیش، نائیڈو کے علاوہ دیگر اور کئی پارٹیاں شامل ہیں، راہل گاندھی اور تیجسوی کی قیادت میں بہار سے ووٹر ادھیکار یاترا زور و شور سے جاری ہے جس میں عوامی سیلاب دیکھا جا رہا ہے، ووٹر ادھیکار یاترا میں لوگوں کا غیر معمولی جوش و خروش اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ابھی اس ملک میں لوگ اپنے حقوق کی بازیابی اور اسکے تحفظ کیلئے بیدار ہیں، بہار سے اٹھنے والا یہ طوفان اگر ملک گیر تحریک اختیار کرتا ہے تو پھر دہلی میں اقتدار پر قابض لوگوں کو اپنا تخت و تاج بچانا انتہائی مشکل ہوگا، ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ بہار گوتم بدھ کی سرزمین رہی ہے، یہاں سے اٹھنے والا طوفان، اپنے ساتھ بڑے بڑے تانا شاہوں کو بہالے جاتا ہے اور یہ ملک میں انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے، یہی اسکی تاریخ رہی ہے، بہار سے شروع ہونے والا تازہ طوفان ملک کو کس رخ پر لے جاتا ہے اس کے لئے ابھی ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔

آج جبکہ ملک میں جمہوریت اور ڈیموکریسی کو ہر طرح سے کمزور کیا جا رہا ہے، جمہوریت یرغمال بنائی جارہی ہے، جمہوری اقدار کا قتل ہو رہا ہے، قانون کے نام پر اپوزیشن کو ختم کرنے کوشش کی جارہی ہے، ان ساری گڑبڑیوں اور گھوٹالوں کیلئے نتیش، نائیڈو اور این ڈی اے کی حمایت کرنے والی دیگر پارٹیوں کو یاد رکھا جائے گا کہ انھوں نے ان چیزوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھنے، سمجھنے کے باوجود کروڑوں عوام کی امنگوں کے خلاف صرف اپنے مفاد کیلئے اپنے ضمیر سے سمجھوتہ کرلیا، اپنے ضمیر کی آواز بھی یہ پارٹیاں نہیں سن سکی، جمہوریت کو کمزور کرنے، آمریت کے فروغ میں ساتھ رہے اور کروڑوں لوگوں کے جذبات کا خون کرتے رہے۔ جمہوریت کیخاتمے کیلئے جتنی ذمہ دار بی جے پی ہے اس سے زیادہ ذمہ دار نتیش اور نائیڈو ہیں جنھوں نے اس کی تائید کی، مؤرخ جب بھی داستان ہند اور ہندوستان کی سیاسی تاریخ لکھے گا، انکی ضمیر فروشی کا مرثیہ نمایاں الفاظ میں لکھے گا۔ ملک کے موجودہ حالات کے تناظر میں ایمرجنسی کے دوران کسی شاعر نے درست کہا تھا کہ:

نہ پوچھو عالم جمہور کی وحشت بدامانی
حدیث اقتضائے دل سنائیں تو بغاوت ہے
فریب کور چشمی ہے طلوع مہر آزادی
حجاب دیدہ و دانش اٹھائیں تو بغاوت ہے
حیات ہر نفس پر جبر کا آئین نافذ ہے
وفور تشنگی میں لب ہلائیں تو بغاوت ہے

☆☆☆

سپریم کورٹ آوارہ کتوں کے مسئلے کی جانچ کرے گا

نئی دہلی:(یو این آئی) سپریم کورٹ نے اپنے 11اگست کے حکم میں ترمیم کرتے ہوئے جمعہ کو تحقیقات کے دائرے کو بڑھا دیا۔ عدالت نے کہا کہ پورے ملک میں آوارہ کتوں کے مسئلے پر ایک آل انڈیا نیشنل پالیسی تیار کرنے کے لیے اس نے اپنی کارروائی کا دائرہ وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ قومی راجدھانی خطہ دہلی سے پکڑے گئے آوارہ کتوں کو صرف ویکسینیشن کے بعد ہی چھوڑا جا سکتا ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ، جسٹس سندیپ مہتا اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے یہ حکم جاری کیا۔ بنچ نے کہا کہ ریبیز سے متاثر اور جارحانہ رویے والے کتوں کو چھوڑ کر باقی تمام کتوں کو واپس منتقل کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے 11اگست 2025 کو دہلی۔ این سی آر کی جگہوں سے آوارہ کتوں کو پکڑنے کے بعد انہیں چھوڑنے کے خلاف ایک ازخود نوٹس کیس میں دو ججوں کی بنچ کے جاری کردہ حکم کو عارضی طور پر معطل رکھنے کا فیصلہ کیا۔ بنچ نے میونسپل کارپوریشن کے افسران کو ہر وارڈ میں آوارہ کتوں کے لیے کھانے کی جگہ بنانے یا ان کی نشاندہی کرنے کا حکم دیا۔

عدالت نے کہا کہ دوسری جگہوں پر کھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی کیونکہ بے ترتیب کھانا کھلانے سے عام لوگوں کو پریشانیاں ہوتی ہیں۔ عدالت نے خلاف ورزیوں کے خلاف شکایت درج کرنے کے لیے ہیلپ لائن قائم کرنے کا بھی حکم دیا۔ بنچ نے اعلان کیا کہ کوئی

بھی فرد یا تنظیم حکام کے فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹ نہیں ڈالے گا۔ سہولیات کے قیام کے لیے ہر غیر سرکاری تنظیم کو 25 ہزار روپے ادا کیے جائیں گے۔ عدالت نے واضح کیا کہ اے بی سی قواعد کے مطابق کسی بھی فرد یا تنظیم کو میونسپل کارپوریشن کے افسران کو کتوں کو اٹھانے سے نہیں روکنا چاہیے۔ عدالت نے کہا ''ہم کارروائی کے دائرے کو بڑھا کر تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں، مویشی پروری کا محکمہ اور میونسپل افسران کو اس میں شامل کرنے کی تجویز رکھتے ہیں۔'' عدالت نے اپنی رجسٹری کو ہائی کورٹس میں زیر التوا اسی طرح کے مقدمات کی تفصیلات حاصل کرنے کی ہدایت دی، جنہیں سپریم کورٹ کو منتقل کیا جائے گا۔ بنچ نے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو کارروائی میں فریق بنانے کے بعد معاملے کو آٹھ ہفتے بعد دوبارہ سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا۔ عدالت نے 14اگست کو اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا اور پچھلے حکم کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے والے تمام فریقوں کو حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی، جس میں کہا گیا کہ ایک طرف انسانوں کے لئے دقت ہے اور دوسری طرف جانوروں سے محبت کرنے والے ہیں۔

عدالت نے یہ بھی کہا کہ یہ سارا مسئلہ میونسپل کارپوریشن کی غفلت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ دو ججوں کی بنچ کے پچھلے حکم پر سخت ردعمل اور سڑکوں پر احتجاج کے بعد ملک کے چیف جسٹس بی آر گوئی نے تین ججوں کی نئی بنچ تشکیل دی تھی۔ غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکلاء کپل سبل، اے ایم سنگھوی، سدھارتھ لوتھرا، سدھارتھ دوے، امن لکھوی، کالن گونزالویس اور دیگر نے 11اگست کے حکم پر روک لگانے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ آوارہ کتوں کے لیے مناسب شیلٹر ہومز موجود نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے 11اگست کو صورت حال کو انتہائی سنگین قرار دیتے ہوئے دہلی حکومت اور قومی راجدھانی خطے کی میونسپل باڈیز کو ہدایت دی تھی کہ تمام علاقوں سے آوارہ کتوں کو جلد از جلد ہٹایا جائے۔

سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ ایسے آوارہ کتوں کو ہٹانے میں رکاوٹ ڈالنے والے کسی بھی شخص یا تنظیم کے خلاف توہینِ عدالت کی کارروائی سمیت سخت اقدام کیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے جولائی میں چھ سال کی ایک بچی کی بے وقت موت سے متعلق ایک میڈیا رپورٹ پر ازخود نوٹس لیتے ہوئے کتوں کے کاٹنے کے واقعات اور ریبیز سے ہونے والی اموات کے خطرے سے نمٹنے کے لیے قدم اٹھایا تھا۔

پی این بی کا سی آر پی ایف سے معاہدہ

نئی دہلی:(یو این آئی) پبلک سیکٹر کو قرض دینے والے پنجاب نیشنل بینک (پی این بی) نے سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کے ساتھ ایک مفاہمتی معاہدے (ایم او یو) پر دستخط کیا ہے، جس کے تحت فورس کے سروس اہلکاروں اور پنشنرز کو خصوصی انشورنس کوریج اور دیگر فوائد فراہم کیے جائیں گے۔ پی این بی نے جمعہ کو بتایا کہ اپنی اہم اسکیم 'پی این بی رکھشک پلس' کے تحت وہ سی آر پی ایف کے تمام سروس اہلکاروں اور پنشنرز کو جدید انشورنس کوریج اور دیگر سہولیات فراہم کرے گا۔ اس کے علاوہ، رکھشک اکاؤنٹ ہولڈرز کے زیرِ کفالت افراد اور اہل خانہ کو بھی کئی فوائد دیے جا رہے ہیں۔ یہ ایم او یو جمعرات کو لودھی روڈ پر واقع سی آر پی ایف کے ڈائریکٹوریٹ جنرل میں پی این بی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر وبھو پرساد مہاپاترا اور سی آر پی ایف کے ڈی آئی جی (ایڈمنسٹریشن) ڈی ایس نیگی کی موجودگی میں ہوا۔ اس پر پی این بی کے چیف جنرل منیجر ونئے کمار گپتا اور سی آر پی ایف ڈائریکٹوریٹ جنرل کے انسپکٹر جنرل آف پولیس ذکی احمد نے دستخط کیے۔

ہری دوار: ٹول پلازہ پر کسانوں کا دھاوا بول، مہاپنچایت کا اعلان، راکیش ٹکیت بھی موقع پر پہنچے۔

منی پور میں ڈی جی پی نے نظم ونسق کا جائزہ لیا

امپھال:(یو این آئی) منی پور کے ڈائرکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) راجیو سنگھ نے ریاست میں قانونی نظم ونسق کی صورتحال کا جائزہ لیا، انہوں نے حکام سے بات چیت کی اور سکیورٹی فورسز کے حوصلے بڑھانے کے لیے تینگنوپال اور تھوبل ضلع کا دورہ کیا۔ ڈی جی پی نے جمعرات کو منی پور-میانمار سرحد کے قریب واقع اسٹریٹجک لحاظ سے اہم شہر مورہ سے اپنا دورہ شروع کیا۔ مسٹر سنگھ نے مورہ پولیس اسٹیشن کے پولیس افسران اور کمانڈو اہلکاروں کے ساتھ بات چیت کی، ان کی تعریف کی اور انہیں سرحدی علاقے میں امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی ذمہ داریوں پر قائم رہنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے مورہ میں سول سوسائٹی کی تنظیموں کے نمائندوں سے بھی بات چیت کی۔ بعد ازاں انہوں نے تھانہ تینگنوپال کے ضلعی ہیڈ کوارٹر کے عملے اور پولیس اہلکاروں سے ملاقات کی اور انہیں امن وامان برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ منشیات کے خلاف مہم کو تیز کرنے کی ہدایت دی۔

انہوں نے سرحد پر باڑ لگانے سمیت ضلع میں حفاظتی اقدامات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے آسام رائفلز کے اہلکاروں کے ساتھ ایک میٹنگ بھی کی۔ تھوبل ضلع میں مسٹر سنگھ نے ضلع کے سینئر پولیس افسران بشمول انچارج افسران کے ساتھ ایک میٹنگ کی صدارت کی، جس میں امن و امان کی موجودہ صورتحال، جاری تحقیقات اور منشیات کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دریں اثنا غیر قانونی شراب کی فروخت کے خلاف مہم میں منی پور پولیس نے امپھال مغربی ضلع کے لامفیل پولیس اسٹیشن کے تحت لالمبنگ تاخیلمم لیکائی میں ایک شخص کے گھر سے بیئر کے 384 کین ضبط کیے ہیں۔

ضبط شدہ شراب اور متعلقہ شخص کو ضروری کارروائی کے لیے محکمہ ایکسائز کے حوالے کر دیا گیا۔ ایک اور اہم پیش رفت میں سکیورٹی فورسز نے بشنو پور ضلع کے موئرنگ پولیس اسٹیشن کے تحت سنوسپھائی پٹن علاقے میں بڑے پیمانے پر تلاشی مہم چلائی اور اسلحہ اور گولہ بارود کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد کیا۔ برآمد ہتھیاروں میں ایک اے کے 47 رائفل اور میگزین، ایک ایس بی بی ایل بندوق، مختلف کیلیبر کے 15 کارتوس، 23 خالی کارتوس، ایک اسموک گرینڈ، ایک باؤفینگ ریڈیو سیٹ، چھ بلٹ پروف جیکٹس اور چار بلٹ پروف ہیلمٹ شامل ہیں۔

سابق جج کاٹجو کے خواتین مخالف ریمارکس کی مذمت، معافی کا مطالبہ

نئی دہلی:(یو این آئی) سپریم کورٹ ویمن لائرز ایسوسی ایشن (ایس سی ڈبلیو ایل اے) نے سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس مارکنڈے کاٹجو کے حالیہ ریمارکس کی سخت مذمت کی ہے اور انہیں خواتین مخالف اور قانونی پیشے میں خواتین کے وقار پر حملہ قرار دیا ہے۔ ایک متنازعہ تبصرہ میں، جسٹس کاٹجو نے کہا کہ خواتین وکلاء ججوں کو 'آنکھیں مار کر' سازگار عدالتی احکامات حاصل کر سکتی ہیں۔ ایسوسی ایشن نے کہا کہ ایسا بیان نہ صرف انتہائی قابل اعتراض ہے بلکہ خواتین وکلاء کی ساکھ، قابلیت اور سالمیت کو بھی مجروح کرتا ہے۔ ایک پریس ریلیز میں ایس سی ڈبلیو ایل اے نے جسٹس کاٹجو سے غیر مشروط عوامی معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ جس میں کہا گیا کہ یہ انتہائی پریشان کن ہے کہ سپریم کورٹ کے ایک سابق جج، جنہیں کبھی آئینی اقدار کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، صنفی بنیاد پر امتیازی سلوک کر کے خواتین وکلاء کی محنت اور میرٹ کو مجروح کر رہے ہیں۔ "ان کے الفاظ خواتین وکلاء کی

توہین کرتے ہیں، انصاف کے نظام پر عوام کے اعتماد کو مجروح کرتے ہیں، اور نقصان دہ دقیانوسی تصورات کو فروغ دیتے ہیں جن کی جمہوری معاشرے میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ "بیان میں کہا گیا ہے کہ "سپریم کورٹ کے ایک سابق جج کی طرف سے آنے والے یہ الفاظ انتہائی چونکا دینے والے اور آئینی عہدہ کے لیے ناگوار ہیں۔ "ایسوسی ایشن نے پیشہ ور خواتین پر بھی زور دیا کہ وہ اس طرح کے رجعت پسندانہ تبصروں سے حوصلوں کو ٹھیس نہ پہنچنے دیں۔ ان تبصروں سے کبھی بھی آپ کے اعتماد کو متزلزل نہ ہونے دیں۔ ہمیں خاموش نہیں کیا جا سکتا، نہ تذلیل کی جائے گی اور نہ ہی مذاق اڑایا جائے گا۔ ہماری اقدار ہماری ذہانت، دیانتداری اور انصاف کے عزم سے متعین ہوتی ہیں، پرانے صنفی امتیازی تصورات سے نہیں۔ "ایسوسی ایشن، آج اور ہمیشہ، اپنے لیے، قانونی پیشے اور مجموعی طور پر معاشرے کے لیے برابری، احترام اور انصاف کے لیے اپنی وابستگی پر ثابت قدم ہے۔

سپریم کورٹ نے صحافی کرن تھاپر، سدھارتھ وردراجن کو گرفتاری سے دی راحت

نئی دہلی:(یو این آئی) سپریم کورٹ نے سینئر صحافی کرن تھاپر اور سدھارتھ وردراجن کو ان کے خلاف آسام میں درج ایک مقدمے میں راحت دیتے ہوئے جمعہ کو ان کی گرفتاری پر عبوری روک لگا دی ہے۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیہ باگچی کی بنچ نے سینئر وکیل نتیا رام کرشنن کی درخواست پر یہ حکم صادر کیا۔ بنچ کے سامنے سینئر وکیل رام کرشنن نے معاملے کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے دونوں صحافیوں کی جانب سے یہ دلیل دی کہ آسام پولیس کی جانب سے درج ایک مقدمے میں درخواست گزاروں کو پہلے ہی سپریم کورٹ نے عبوری تحفظ فراہم کی تھی، اس کے باوجود انہیں ایک اور معاملے میں سمن جاری کیا گیا ہے۔ اس پر بنچ نے معاملے کو 15 ستمبر تک ملتوی کرتے ہوئے کہا کہ اس دوران درخواست گزار وردراجن اور تھاپر کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 152 کے تحت درج مقدمے میں کوئی سخت کارروائی نہیں کی جائے گی، بشرطیکہ وہ تفتیش میں شامل ہوں اور تعاون کریں۔ یہ معاملہ "آپریشن سندور" سے متعلق ایک مبینہ قابل اعتراض مضمون شائع کرنے پر آسام کے موری گاؤں تھانے میں 11 جولائی کو درج کیا گیا تھا۔

آپریشن سندور کے بعد آرمی چیف کا پہلا غیر ملکی دورہ

نئی دہلی:(یو این آئی) جنرل اُپیندر دیویدی، چیف آف آرمی اسٹاف (سی او اے ایس)، آئندہ ہفتے الجزائر کا دورہ کریں گے، آپریشن سندور کی کامیاب تکمیل کے بعد ان کا پہلا بین الاقوامی دورہ ہوگا۔ ہندوستانی فوج نے کہا کہ یہ دورہ اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ بھارتی فوج ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانے میں اہمیت رکھتی ہے۔ غور طلب ہے کہ جنرل دیویدی کا یہ دورہ صدر جمہوریہ ہند اور چیف آف ڈیفنس اسٹاف کے حالیہ الجزائر کے دوروں کے بعد ہو رہا ہے، جنہوں نے دونوں ملکوں کے درمیان گہرے تعاون کی بنیاد رکھی۔ اس دورے کا بنیادی مقصد دفاعی تعاون ہے۔ آرمی چیف سے توقع ہے کہ وہ فوج کے تعلقات کو مضبوط بنانے، تربیتی تبادلوں کو وسعت دینے اور صلاحیت سازی کے اقدامات کو بہتر بنانے پر بات کریں گے۔ چونکہ الجزائر زیادہ تر وہی ساز و سامان استعمال کرتا ہے جو ہندوستان کے پاس موجود ہے، اس لیے ہندوستان کو عملی تجربات، دیکھ بھال اور تربیتی تعاون فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ دفاعی ٹیکنالوجی میں اشتراک کو فروغ دینے کا موقع حاصل ہے۔ دونوں فریقین سے توقع ہے کہ وہ جدید کاری، لاجسٹکس اور آلاتی تعاون کے شعبوں میں دفاعی صنعتی شراکت داری کے امکانات تلاش کریں گے۔ جنرل دیویدی ہندوستان کا اسٹریٹجک وژن پیش کریں گے جو دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پر مبنی ہے اور علاقائی و عالمی سلامتی کے چیلنجز پر تبادلہ خیال کریں گے۔ یہ بات چیت دونوں افواج کے درمیان اعتماد سازی، باہمی تعاون اور عملی اشتراک کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوگی۔ ہندوستان الجزائر کو افریقہ اور بحیرۂ روم کے ساتھ اپنے روابط کے لیے ایک قدرتی شراکت دار سمجھتا ہے، کیونکہ الجزائر مغرب۔ ساحل۔ بحیرۂ روم خطے کا گیٹ وے ہے۔

اندور: باغ ٹانڈا گروہ نے انجام دی تھی سبکدوش جج کے گھر میں چوری کی واردات، دو ملزم گرفتار۔

طالب علم کی ڈنڈے سے پٹائی، ہڈی ٹوٹی

ملزم ہیڈ ماسٹر کو 14 دن کے لیے جیل بھیج دیا گیا

بلرام پور:(یو این آئی) چھتیس گڑھ کے بلرام پور ضلع کے شنکر گڑھ تھانہ علاقے کے کنجیا پرائمری اسکول میں ایک شرمناک واقعہ سامنے آیا ہے، جس میں اسکول میں تعینات ہیڈ ماسٹر نے کلاس دوم کی طالبہ کو لاٹھی سے بے دردی سے پیٹا۔ معصوم طالبہ کو شدید چوٹیں آنے کے بعد امبیکا پور کے سنجیوانی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

اس معاملے میں بلاک ایجوکیشن آفیسر جے گووند تیواری کی شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے پولس نے کنجیا نواپارہ گاؤں کے رہنے والے ہیڈ ماسٹر ہیرا الیاس ٹوپو 55) سال) کو گرفتار کر لیا۔ الزام ہے کہ 25 جولائی کو ٹیچر نے طالبہ للیتا یادو 7) سال) کو ڈنڈے سے پیٹ کر زخمی کر دیا۔ طالبہ کو ران میں شدید چوٹیں آئیں۔ اہل خانہ نے ملزم استاد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

پولیس نے ملزمان کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ (2) 115، سیکشن 75 اور جووینائل جسٹس ایکٹ 2015 کی دفعہ 82 کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ شنکر گڑھ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے جوڈیشل ریمانڈ کے لیے عدالت میں پیش کیا۔ عدالت کے حکم پر ملزم پردھان پاٹھک کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔

میگھالیہ میں بے روزگار نوجوان انتہا پسندی کی راہ اپنانے پر مجبور: مکل سنگما

شیلانگ:(یو این آئی) میگھالیہ کے سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے سینئر رہنما ڈاکٹر مکل سنگما نے کہا ہے کہ کئی تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان انتہا پسندی کی راہ پر چل پڑے ہیں۔ ڈاکٹر سنگما نے کہا، ''پروفیشنل ڈگری رکھنے والے کئی اہل نوجوان مایوسی اور غصے میں مسلح گروپوں میں شامل ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنی ٹریننگ بھی مکمل کر لی ہے۔'' میگھالیہ اسمبلی میں اپوزیشن کے لیڈر مسٹر سنگما نے کہا، ''اگر حکومت یہ کہتی ہے کہ اسے اس کی خبر نہیں ہے، تو یہ ان کی ناکامی ہے یا پھر ہمیشہ کی طرح انکار کرنے کا طریقہ، لیکن حقیقت تشویشناک ہے۔'' انہوں نے کہا کہ حکومت کے پاس اس طرح کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ایک مضبوط نظام ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہم نے حکومت چلائی ہے۔ مجھے مشکل وقت میں وزیر اعلیٰ رہنے کا موقع ملا۔ ہم نے حکومت کے کنٹرول میں ایک ایسا نظام بنایا تھا، جس سے روزانہ اس طرح کی معلومات ملتی رہیں۔

اس لیے حکومت سے یہ توقع کی جانی چاہیے کہ اسے معلوم ہوگا کہ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں اس کی خبر ہے۔'' گزشتہ 14 اگست کو شیلانگ میں کالعدم ''ہینیوٹرپ نیشنل لبریشن کونسل) ''ایچ این ایل سی) انتہا پسند تنظیم کا جھنڈا لہرائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سنگما نے کہا کہ ایسے معاملات کو معمولی واقعہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ مسٹر سنگما نے البتہ اس پر افسوس ظاہر کیا کہ لوگوں کو مسلح گروپوں میں شامل ہونے سے روکنے کے لیے حکومت کی طرف سے کوئی ٹھوس ردعمل سامنے نہیں آیا، لیکن انہوں نے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کو غلط راستے پر جانے سے روکنے کے لیے فعال اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ ٹی ایم سی رہنما نے کہا، ''بے روزگاری کے بڑھتے مسئلے سے نمٹنے کے لیے حکومت کو ایک کثیر جہتی حکمت عملی اپنانی چاہیے۔ جب تک بے روزگاری سے نمٹنے کے لیے فعال اقدامات نہیں کیے جاتے، مایوسی صرف غصے اور بالآخر بغاوت میں ہی بدلے گی۔'' سابق وزیر اعلیٰ نے کہا، ''آج دیہاتوں میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کا ایک بڑا حلقہ ہے، جو بڑا خواب دیکھتا ہے، لیکن یہ خواب ٹوٹ رہے ہیں۔ امید کے بعد مایوسی آتی ہے، مایوسی کے بعد غصہ آتا ہے اور غصے کے بعد بغاوت۔ یہی چکر چلتا رہتا ہے۔''

ڈبلیو ایچ او نے ٹی بی کی تحقیق میں حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کو شامل کرنے پر زور دیا

نئی دہلی:(یو این آئی) ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) نے بین الاقوامی صحت برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حاملہ خواتین کی ٹی بی تحقیق اور کلینیکل ٹرائلز میں فعال شرکت کو یقینی بنائے۔ فی الحال، حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کو اکثر اس طرح کے مطالعے (ریسرچ) سے باہر رکھا جاتا ہے۔ تاہم، ڈبلیو ایچ او نے رپورٹ کیا کہ ہر سال دنیا بھر میں 2,00,000 سے زیادہ حاملہ اور زچگی کے بعد خواتین میں تپ دق (ٹی بی) کی تشخیص ہوتی ہے۔ ٹی بی، مائکوبیکٹیریم تپ دق نامی بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتا ہے، بنیادی طور پر پھیپھڑوں کو متاثر کرتا ہے لیکن یہ دماغ، گردے یا ریڑھ کی ہڈی جیسے دیگر اعضاء کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔ ٹی بی سے زچگی کی بیماری میں اضافہ ہوتا ہے، بشمول ٹی بی کی شدید علامات اور حمل سے متعلق مسائل جیسے قبل از وقت پیدائش اور اسقاط حمل۔

اس کے علاوہ، ٹی بی والی ماؤں کے ہاں پیدا ہونے والے شیر خوار بچوں کو نوزائیدہ انفیکشن، کم پیدائشی وزن اور بچوں کی اموات کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ ان سنگین خدشات کے باوجود، حاملہ خواتین کو روایتی طور پر کلینیکل ٹرائلز سے باہر کر دیا گیا ہے، جس سے سائنسی علم میں اہم خلا پیدا ہو رہا ہے اور ممکنہ طور پر جان بچانے والے علاج اور ویکسین تک ان کی رسائی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ ان خواتین کو تحقیقی دائرے میں لے آئیں۔ ڈبلیو ایچ او کے شعبہ ایچ آئی وی، ٹی بی، ہیپاٹائٹس اور ایس ٹی آئی کی ڈائریکٹر ڈاکٹر ٹریزا کاسیوا نے اس اقدام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا، ٹی بی کی تحقیق کے فوائد حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین سمیت اس بیماری سے متاثرہ تمام افراد تک پہنچنا چاہیے۔ ان کی شمولیت کو اب ثانوی اہمیت نہیں دی جانی چاہیے، بلکہ غیر جانبدارانہ دیکھ بھال اور ثبوت فراہم کرنے کا مرکزی حصہ ہونا چاہیے۔ "ڈبلیو ایچ او کا تازہ ترین جامع فریم ورک حاملہ خواتین میں ٹی بی پر بہتر نگرانی اور بہتر ڈیٹا اکٹھا کرنے کی حمایت کرتا ہے۔ ان کوششوں کی حمایت کرنے کے لیے، ڈبلیو ایچ او قانونی، اخلاقی اور ریگولیٹری چیلنجوں پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ ٹی بی سے متاثرہ کمیونٹیز کو بااختیار بنانے کی ضرورت پر زور دیتا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ تحقیق جامع، باعزت اور جوابدہ ہو۔

ڈل جھیل پر 'کھیلو انڈیا واٹر اسپورٹس فیسٹیول' کا شاندار آغاز

سری نگر:(یو این آئی) وادی کشمیر کی پہچان ڈل جھیل ان دنوں کھیلوں کی رنگا رنگ سرگرمیوں سے گونج اٹھی ہے، جہاں ملک بھر کی 28 ریاستوں اور یونین ٹیریٹریز سے آئے ہوئے 800 سے زائد کھلاڑی پہلے 'کھیلو انڈیا واٹر اسپورٹس فیسٹیول' میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ فیسٹیول 23 اگست تک جاری رہے گا۔ اس تین روزہ جشن میں نوجوان کھلاڑی کشتی رانی، کائیکنگ، اور دیگر واٹر اسپورٹس مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ایک طرف ڈل جھیل کا دلکش منظر ان کا دل موہ رہا ہے تو دوسری طرف سخت مقابلوں کا دباؤ انہیں اپنی بہترین کارکردگی دکھانے پر مجبور کر رہا ہے۔ کائیکنگ کھلاڑی ابھشیک نے کہا: 'یہاں کا ماحول شاندار ہے، کشمیر واقعی جنت ہے۔ لیکن پانی میں اترتے ہی مقابلے کی شدت بڑھ جاتی ہے اور ہر کھلاڑی کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔'

ابھشیک کے ساتھ ٹیم انڈمان کی دیگر کھلاڑی پائل، سنہا، ہریتا، شیشا اور دیگر نے بھی کشمیر آ کر کھیلنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ ہریتا کا کہنا تھا: 'یہ تجربہ ہر جگہ سے مختلف ہے، یہاں مقابلہ کرنے کا دباؤ زیادہ ہے مگر یہ یادگار ہے۔' کھلاڑی پائل نے کہا کہ ڈل جھیل کا سکون اور مقابلے کا جوش ایک ساتھ مل کر الگ ہی کیفیت پیدا کرتا ہے: 'یہاں کی خوبصورتی حوصلہ بڑھاتی ہے، لیکن پانی میں اترتے ہی کھیل کا دباؤ الگ ہی دنیا دکھاتا ہے۔ ہم پوری محنت سے اپنی کارکردگی پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔' شرکاء نے کہا کہ کشمیر کی مہمان نوازی اور دلکش مناظر انہیں مزید توانائی دے رہے ہیں۔ دہلی، اوڈیشہ، چندی گڑھ اور دیگر ریاستوں سے آئے کھلاڑیوں نے بھی وادی کی خوبصورتی اور کھیلوں کے شاندار انتظامات کو سراہا۔ ڈل جھیل کی پرسکون لہروں پر کھیلوں کی تیز کشتیوں کے چلنے سے نہ صرف نوجوان کھلاڑیوں کا جذبہ عیاں ہو رہا ہے بلکہ کشمیر کے کھلاڑیوں کے لیے بھی یہ ایک یادگار لمحہ ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ قومی سطح پر اس نوعیت کا واٹر اسپورٹس فیسٹیول سری نگر میں منعقد ہو رہا ہے، جو مستقبل میں مزید بڑے کھیلوں کے انعقاد کی راہیں کھول سکتا ہے۔

بجلی بورڈ سے 81 آؤٹ سورس ڈرائیور برطرف

شملہ:(یو این آئی) ہماچل پردیش میں حکومت کی جانب سے ہماچل پردیش اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ لمیٹڈ (ایچ پی ایس ای بی ایل) میں کام کرنے والے 81 آؤٹ سورس ڈرائیوروں کو برطرف کیے جانے کے اعلان کے بعد ریاستی حکومت کو سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ اقدام پرانی سرکاری گاڑیوں کے اسکریپ کیے جانے سے منسلک ہے، جس کے نتیجے میں درجنوں کارکن بے روزگار ہو گئے ہیں۔ ریاستی حکومت نے واضح طور پر کہا ہے کہ ان کی دوبارہ ملازمت کے لیے اس کے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے۔ یہ معلومات وزیر اعلیٰ ٹھاکر سکھوبندر سنگھ سکھو نے ریاستی اسمبلی کے ارکان یوگیش کمار اور وپن سنگھ پرمار کے ایک سوال کے تحریری جواب میں فراہم کیں۔ حکومت کے جواب کے مطابق یہ فیصلہ ان 169 سرکاری گاڑیوں کے اسکریپ ہونے کے براہ راست نتیجے میں لیا گیا جنہوں نے 15 یا اس سے زائد سال سروس مکمل کر لی تھی۔ یہ کارروائی ایچ پی ایس ای بی ایل نے ہماچل پردیش محکمۂ ٹرانسپورٹ کے 20 مارچ 2023 کے نوٹیفکیشن کی تعمیل میں کی ہے، جو کہ حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی بنیاد پر جاری کیا گیا تھا۔ اس اعلان سے ورکر یونینوں اور اپوزیشن لیڈروں کو تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت پر اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان افراد کے روزگار کی حفاظت کرے جو پالیسی فیصلوں کی وجہ سے اپنی ملازمتیں کھو دیتے ہیں، چاہے وہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر ہی کیوں نہ کام کر رہے ہوں۔ بحالی یا دوبارہ ملازمت کے کسی منصوبے کی عدم موجودگی کو ریاست میں سیاسی تنازعہ پیدا ہونے کا امکان ہے۔

پٹنہ: سرکاری راشن ڈیلروں کا اپنے مطالبات کی حمایت میں مظاہرہ، پولیس نے کیا لاٹھی چارج۔

الیکشن کمیشن سے کارروائی کی کوئی امید نہیں ہے

ووٹ چوری معاملے میں این سی پی ایس پی کے سربراہ شرد پوار کی تنقید

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد چندر پوار کے قومی صدر شرد پوار نے الزام عائد کیا ہے کہ مرکزی الیکشن کمیشن انتخابی شفافیت قائم رکھنے میں ناکام ثابت ہو رہا ہے اور ریاست میں ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر گھوٹالے سامنے آ رہے ہیں۔ ممبئی کے یشونت راؤ چوہان سینٹر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پوار نے کہا کہ ووٹر لسٹ میں بوگس ووٹروں کے اندراج، فوت ہو چکے افراد کے نام شامل کرنے اور ایک ہی فرد کے بار بار اندراج جیسے سنگین معاملات ثبوتوں کے ساتھ سامنے آئے ہیں، مگر الیکشن کمیشن اپنی ذمہ داری ادا کرنے سے قاصر ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی پارٹی ریاست بھر میں اس معاملے کا مطالعہ کر رہی ہے اور بہت جلد عوامی تحریک کے ذریعے سچائی کو منظر عام پر لایا جائے گا۔ پریس کانفرنس میں پارٹی کے ریاستی صدر ششی کانت شندے، لیجسلیٹیو پارٹی کے لیڈر جینت پاٹل، قومی جنرل سکریٹری اور چیف ترجمان جتیندر اوہاڈ، راجیہ سبھا رکن فوزیہ خان، سابق وزراء راجیش ٹوپے اور ہرش وردھن پاٹل، رکن پارلیمنٹ نلیش لنکے، سابق ایم ایل اے اشوک پوار، خواتین ونگ کی صدر روہنی کھڈسے، یوتھ ونگ کے صدر محبوب شیخ، پونے کے صدر پرشانت جگتاپ اور دیگر لیڈران موجود تھے۔ اس موقع پر شرور کے امیدوار اشوک باپو پوار اور ہڈپسر کے امیدوار پرشانت جگتاپ نے باقاعدہ میڈیا کے سامنے دکھایا کہ کس طرح انتخابی عمل میں ووٹوں کی چوری کی گئی۔ شرد پوار نے کہا کہ الیکشن کمیشن آزاد ادارہ ہے مگر اس نے غیر جانبدارانہ رویہ اختیار نہیں کیا۔ ہمیں کمیشن سے زیادہ توقعات نہیں ہیں لیکن جو کردار اسے ادا کرنا چاہیے تھا، اس نے وہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ راہل گاندھی نے اس معاملے کو سب سے پہلے اجاگر کیا تھا، جس کی شروعات بہار سے ہوئی۔ آج بہار میں ان کی جدوجہد کی ستائش ہو رہی ہے کیونکہ وہ ریاست سیاسی طور پر ہمیشہ باشعور رہی ہے۔ نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب پر بات کرتے ہوئے شرد پوار نے کہا کہ اپوزیشن کے درمیان دو تین ناموں پر غور ہوا تھا اور سب کی رائے ایک جگہ ہوئی، لیکن جب حکمراں پارٹی نے اپنا امیدوار میدان میں اتارا تو وزیر اعلیٰ نے ان سے تعاون کی درخواست کی جسے انہوں نے مسترد کر دیا۔ ان کے مطابق ہمارے نظریات بالکل الگ ہیں، اس لیے حکومت کی خواہش پر سمجھوتہ ممکن نہیں تھا۔ پارٹی لیڈر جینت پاٹل نے دعویٰ کیا کہ ووٹر لسٹ میں سنگین بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں۔ ان کے مطابق کسی ایک گھر میں 18 ووٹر درج ہیں، تو کہیں گھروں کے سامنے 0 یا 00 درج ہے۔ کلکٹر سے شکایت کرنے پر وقت کی کمی کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ خوش آئند ہے کہ دیویندر فڈنویس نے بھی ووٹر لسٹ میں گڑبڑی کو تسلیم کیا ہے۔ لہٰذا اگر انہیں بھی شبہ ہے تو وہ ہمارے ساتھ آ کر الیکشن کمیشن کو جواب دہ بنائیں۔ چیف ترجمان جتیندر اوہاڈ نے اعلان کیا کہ پارٹی ہارے ہوئے حلقوں میں ووٹ چوری کا پردہ فاش کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر حلقے میں کم از کم 10 سے 15 جعلی نام شامل کیے گئے ہیں۔ ہمارے پاس فی الحال دو حلقوں کی مستند معلومات ہیں۔ جلد ہی عوامی تحریک چلا کر یہ دکھایا جائے گا کہ کس طرح مہاوکاس اگاڑی کو ہرانے کے لیے الیکشن کمیشن کو استعمال کیا گیا۔ شرور اسمبلی کے امیدوار اشوک باپو پوار نے بتایا کہ کسنند گاؤں میں 188 ووٹروں کے نام درج ہیں، مگر کئی افراد وہاں رہتے ہی نہیں اور متعدد نام مردہ افراد کے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگوں کے نام کئی بار دہرائے گئے ہیں۔ ہڈپسر کے امیدوار پرشانت جگتاپ نے الزام لگایا کہ جون سے ستمبر 2024 کے درمیان 40 ہزار نئے نام ووٹر لسٹ میں درج کیے گئے، جس سے مجموعی طور پر تقریباً 49 ہزار ووٹوں کا گھوٹالہ ہوا۔ میں صرف سات ہزار ووٹوں سے ہارا ہوں جبکہ 43 ہزار ووٹ غلط طریقے سے ڈالے گئے۔ اس پر بارہا ریاستی الیکشن کمیشن نے مرکزی کمیشن کو شکایت کی مگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔" انہوں نے کہا کہ "ہم نے بارہا خط لکھے مگر 17A فارم کے تحت ووٹروں کی تفصیل دینے سے بھی کمیشن گریز کر رہا ہے۔

جودھ پور جانے والی ایئر انڈیا کی پرواز اچانک واپس آ گئی
ممبئی ایئر پورٹ پر ہنگامہ

ممبئی: جمعہ 22 اگست کو ممبئی سے جودھ پور جانے والی ایئر انڈیا کی پرواز AI645 کو کسی پریشانی کی وجہ سے واپس ممبئی ایئر پورٹ پر اتارا گیا۔ ایئر انڈیا کے ترجمان نے کہا کہ جیسے ہی طیارے نے ٹیک آف کیا، آپریشنل مسئلہ سامنے آ گیا۔ اس کے بعد پرواز کو ممبئی ایئر پورٹ پر واپس اتار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کاک پٹ کے عملے نے معیاری آپریٹنگ طریقہ کار کے بعد پرواز کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا اور طیارے کو واپس لینڈ کیا گیا۔ پرواز میں سوار مسافروں کو ان کی منزل تک پہنچانے کے لیے متبادل انتظامات کیے گئے ہیں۔ جون کے مہینے میں احمد آباد بین الاقوامی ہوائی اڈے کے سامنے ایئر انڈیا کی ایک پرواز کو ایک بڑے حادثے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس حادثے میں عملے کے ارکان سمیت 240 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ اس حادثے نے نہ صرف ملک بلکہ پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس واقعے کے بعد طیاروں میں فنی خرابی کے باعث پروازیں منسوخ ہونے کے کئی واقعات رپورٹ ہوئے۔ اسی دوران ممبئی سے بھی خبر آئی جہاں تکنیکی خرابی کی وجہ سے جودھ پور جانے والی ایئر انڈیا کی پرواز کو واپس جانا پڑا۔ چند روز قبل ممبئی ایئر پورٹ سے ایک اور ویڈیو سامنے آئی تھی جسے دیکھنے کے بعد لوگ پائلٹ کو سیلوٹ کر رہے ہیں۔ دراصل، ممبئی میں مانسون زوروں پر ہے اور موسلا دھار بارش، تیز ہواؤں اور پانی جمع ہونے کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔ بگڑتے ہوئے موسم میں ایئر انڈیا کے پائلٹ نے اپنی ہوشیاری سے لینڈنگ کے دوران ایک بڑے حادثے کو ٹالا۔

بیکریوں کو لکڑی کے تندوروں سے گیس پر منتقل کرنے کی مہلت دینے سے بامبے ہائی کورٹ کا انکار

ممبئی (یو این آئی) بامبے ہائی کورٹ نے شہر کی بیکریوں کو لکڑی سے چلنے والے روایتی تندوروں سے پائپڈ نیچرل گیس پر منتقل ہونے کے لیے مزید ایک سال کی مہلت دینے کی درخواست مسترد کر دی۔ عدالت نے واضح کیا کہ انفرادی مشکلات کو بنیاد بنا کر عوامی مفاد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ جسٹس شری چندر شیکھر اور جسٹس آرتی ساٹھے نے 12 بیکری مالکان کی جانب سے دائر اس عبوری عرضداشت کو خارج کر دیا جس میں 19 جنوری کو جاری نوٹس کو چیلنج کیا گیا تھا۔ ان نوٹسوں میں متعلقہ بیکریوں کو 8 جولائی تک صاف ایندھن پر منتقل ہونے کی ہدایت دی گئی تھی۔ یہ ہدایات اس وقت سامنے آئی تھیں جب 9 جنوری کو عدالت نے شہر میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی پر از خود نوٹس لیا تھا۔ ایڈووکیٹ ڈیریس کھمباٹا، جو اس مقدمے میں عدالت کے معاون کے طور پر مقرر کیے گئے تھے، نے بیکریوں کے مطالبے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 21 کے تحت صاف ستھرے ماحول کا حق ذاتی مشکلات پر غالب رہتا ہے۔ دوسری جانب بیکریوں کی نمائندگی کرتے ہوئے سینئر وکیل ڈینکیش دھونڈ نے دلیل دی کہ کئی اداروں نے مہانگر گیس لمیٹڈ کو پی این جی کنکشن کے لیے درخواست دی ہے اور وہ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ساتھ مشترکہ سروے کے منتظر ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ لکڑی کے تندور ختم کر کے بیکریوں کی از سر نو تنظیم ایک بڑا عمل ہے جو صرف اس وقت ممکن ہے جب پی این جی کی مسلسل سپلائی کی ضمانت دی جائے، بصورت دیگر ساٹھ ہزار افراد کی روزگار پر زد پڑے گی اور شہریوں کو روٹی بھی دستیاب نہ ہو سکے گی۔ کھمباٹا نے عدالت کو بتایا کہ اس سے قبل ہی عدالت نے چھ ماہ کی مہلت دی تھی، کار نوٹس جاری کیے گئے تھے اور 8 جولائی کو وہ مدت ختم بھی ہو گئی مگر کسی نے اس فیصلے کو چیلنج نہیں کیا۔ عدالت نے کہا کہ جنوری میں ہی بیکری مالکان ٹائم لائن سے آگاہ تھے لیکن انہوں نے جولائی تک رجوع نہیں کیا، ان کے حلف نامے بھی اس بات کا ثبوت ہیں کہ مشکلات محض تعمیل میں ہیں، ناممکنات میں نہیں۔ عدالت نے کہا کہ عوامی مفاد کے تحت لکڑی کے ایندھن سے پیدا ہونے والی آلودگی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ درخواست گزاروں نے یہ دلیل بھی دی تھی کہ ممبئی میں تقریباً 750 اور میٹروپولیٹن ریجن میں لگ بھگ 2000 بیکریاں اس فیصلے سے متاثر ہوں گی اور ان کا ایک طویل ثقافتی پس منظر ہے، ساتھ ہی یہ ادارے ہزاروں نیم ہنرمند اور غیر ہنرمند کارکنوں کو روزگار فراہم کرتے ہیں۔ تاہم عدالت نے کہا کہ مزید مہلت دینے کی کوئی معقول بنیاد نہیں ہے، لہٰذا توسیع سے انکار کیا جاتا ہے اور عرضداشت خارج کی جاتی ہے۔

صنعتکار مکیش اور انل امبانی کی والدہ کوکیلا بین کی طبیعت ناساز امبانی ہسپتال میں داخل

ممبئی (یو این آئی) صنعتکار مکیش اور انل امبانی کی والدہ کوکیلا بین امبانی کو ناسازی طبیعت کی وجہ سے جمعہ کی صبح جنوبی ممبئی کے ایچ این ریلائنس اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ابھی تک امبانی خاندان نے ان کی صحت کے بارے میں کوئی بیان جاری نہیں کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ہسپتال کے سینئر ڈاکٹر ان کا علاج کر رہے ہیں۔ ان کی طبی حالت کی صحیح نوعیت کا بھی انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔ 91 سالہ کوکیلا بین ملک کے ممتاز صنعتی ادارے ریلائنس کمپنی کے بانی دھیرو بھائی امبانی کی بیوہ ہیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق انل اور مکیش سمیت پورا امبانی خاندان فی الوقت اسپتال میں موجود ہے۔ اسپتال کے اطراف حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔

کلیان سے تلوجا تک ممبئی میٹرو کا کام سست
مختلف جگہوں پر رکاوٹیں لگانے کی وجہ سے ٹریفک جام کا مسئلہ ہے

کلیم شیخ

کلیان:- کلیان سے تلوجا تک ممبئی میٹرو پر کام کی سست رفتاری کی وجہ سے گاڑیوں کو گھنٹوں ٹریفک جام کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کے باوجود یہ میٹرو سروس عوام کی خدمت کے لیے کارگر ثابت ہوگی۔ مہاراشٹر ممبئی میٹرو ممبئی میٹرو لائن 12 کی لمبائی 22.17 کلومیٹر ہے۔ یہ مکمل طور پر ایلیویٹڈ کوریڈور ہوگا۔ یہ کلیان کو تلوجہ سے جوڑے گا۔ اس روٹ پر 19 اسٹیشن ہوں گے۔ اے پی ایم سی کلیان میں دوسری ممبئی میٹرو لائن 5 کے ساتھ ایک انٹرچینج ہوگا۔ یہ تلوجا میں شامل ہونے پر لائن 14 سے جڑ جائے گا۔ نئی ممبئی میٹرو لائن 1 کے ساتھ رابطہ بھی ہوگا۔ سفر کا وقت اب 45 منٹ میں مکمل ہوگا۔ پہلے اس میں 1 سے 5.1 گھنٹے لگتے تھے۔ کرایہ 10 سے 60 تک ہوگا۔ میٹرو اسٹیشن اس طرح ہوں گے: کلیان گنیش نگر پساوولی گاؤں گولاولی ڈومبیوالی MIDC ساگون سونار پاڑا مانپاڑا ہیڈوتنے کولیگاؤں نیلجے گاؤں وڈاولی بالے وکلان تربھے پسار روے ڈپو پسار روے اور امندوت۔

ممبئی والوں کے مسائل کے حل کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے
ممبئی مضافاتی ضلع کے شریک سرپرست وزیر منگل پربھات لودھا کی ہدایات

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ذریعے ممبئی میٹروپولیٹن سٹی کو تبدیل کرنے کا کام جاری ہے۔ ترقیاتی کاموں کے ساتھ ساتھ ریاستی حکومت نے ممبئی کے شہریوں کو اعلیٰ معیار کی بنیادی خدمات فراہم کرنے کے لیے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ ریاست کے ہنر، روزگار، صنعت کاری اور اختراع کے وزیر اور ممبئی مضافاتی ضلع کے شریک سرپرست وزیر جناب منگل پربھات لودھا نے ہدایت دی ہے کہ میونسپل افسران ممبئی کے شہریوں کے مسائل کو حل کرنے کو ترجیح دیں۔

برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ایم ایسٹ ڈویژن آفس میں (22 اگست 2025) کو جوائنٹ گارڈ منسٹر شری منگل پربھات لودھا کی صدارت میں جنتا دربار کا انعقاد کیا گیا۔ مقامی ایم ایل اے شری ابو اعظمی، مقامی ایم ایل اے محترمہ ثنا ملک، ڈپٹی کمشنر (زون 5) شری دیوی داس کشیر ساگر، ایم ایسٹ ڈویژن کے اسسٹنٹ کمشنر شری اس موقع پر اجول انگولے اور مختلف عہدیدار موجود تھے۔ شریک پارلیمانی وزیر جناب لودھا نے جنتا دربار میں شہریوں سے ان کے مسائل جاننے کے لیے بات چیت کی۔ دو سو سے زائد شہریوں نے اپنے مسائل اٹھائے۔ ان میں سڑکوں کی مرمت، پانی کی فراہمی، سیوریج سسٹم، بیوٹیفکیشن، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، غیر مجاز تعمیرات، سی سی ٹی وی کی تنصیب، پانی کے پائپوں کی تبدیلی، عوامی بیت الخلاء کی تعمیر، عمارتوں کی تعمیر نو جیسے مختلف مسائل شامل تھے۔ شری لودھا نے متعلقہ عہدیداروں سے رابطہ کر کے ان مسائل پر فوری کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ مسٹر لودھا نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ مسٹر دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ مسٹر ایکناتھ شندے اور نائب وزیر اعلیٰ مسٹر اجیت پوار نے ممبئی کے شہریوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے پہل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے لیے جنتا دربار کا انعقاد کر کے شہریوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جنتا دربار پر آنے والے شہریوں کے مسائل فوری حل کیے جائیں۔ مسٹر لودھا نے یہ بھی ہدایات دیں کہ مسائل کو حل کرنے میں درپیش مشکلات کی نشاندہی کر کے انہیں جلد حل کیا جائے۔

تھانے میں 12 اسسٹنٹ پولیس کمشنر کے تبادلے
خاتون افسر اے سی پی پریا ڈاھکنے کو کلوا ممبرا کی ذمہ داری ملی

ممبرا: مہاراشٹر کے محکمہ داخلہ تھانے شہر میں 12 اسسٹنٹ پولیس کمشنروں (اے سی پی) کا تبادلہ کیا ہے۔ ان افسران کو تھانے کے مختلف ڈویژنوں اور محکموں میں نئی ذمہ داریوں کے ساتھ تعینات کیا گیا ہے۔ اس فہرست میں اے سی پی پریا ڈاھکنے بھی شامل ہیں۔ جن کا تبادلہ تھانے کے ہی نوپاڑا ڈویژن سے کلوا ڈویژن میں کیا گیا ہے۔ اس ڈویژن میں ممبرا، کلوا، اور شیل ڈائگھر کا علاقہ آتا ہے اس ڈویژن میں ہندو مسلم کی ملی جلی آبادی ہے چارج لیتے ہی انھیں گنیش اتسو اور عید میلاد جلوس کا سامنا کرنا ہے اس کے علاوہ کریڈ سمیا کی سرانگیزی پر مساجد کے لاؤڈ اسپیکرس کا بھی بڑا مسئلہ درپیش ہے اے سی پی ڈاھکنے نے چارج لیتے علاقہ کا دورہ کیا پولیس اسٹیشنوں کے افسران سے ملاقات کی اور شہر کے مختلف سیاسی سماجی و ملی شخصیات سے بھی ملاقات کی انکی تقرری سے زون میں امن و امان کو مزید مضبوط بنانے کی طرف ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔ انھوں نے پہلے دن صحافیوں سے بات کی اور کہا کہ شہریوں کا تحفظ، شہر میں امن و سلامتی یہ ہماری اولین ترجیحات ہیں۔ اور اسکے لئے شہری و پولیس دونوں کا تعاون ضروری ہے۔ اے سی پی میڈیم نے کہا کہ جلوس و گنپتی جیسے نکلتے ہیں جیسے منایا جاتا ہے ویسا ہی چلے گا ممبرا ایکتا و بھائی چارگی والا شہر ہے یہاں کسی قسم کی فکر نہیں۔ اس دوران یہاں کے سینئر انچارج انیل شندے نے نئی اے سی پی میڈم کا استقبال کیا۔

ممبرا میں بھی جلوس عید میلاد النبیؐ 8 ستمبر کو ہی نکلے گا

خالد اشرفی

جنرل سکریٹری جلوس عید میلاد ممبرا

ممبرا: امسال جلوس عید میلاد النبی اور گنیش وسرجن ایک ہی دن آنے کے سبب خلافت ہاوس مرکزی جلوس کمیٹی کے جلوس ایک دن بعد یعنی 8 ستمبر کو نکالنے کے فیصلہ کی تائید کرتے ہوئے ممبرا کی جلوس عید میلاد النبی کمیٹی نے بھی 8 ستمبر کو ہی جلوس نکالنے کا فیصلہ لیتے ہوئے جلوس کمیٹی ممبرا کے جنرل سیکریٹری خالد اشرفی نے اعلان کیا۔ واضح ہو کہ ممبرا میں جلوس عید میلاد النبی کافی بڑا ہوتا ہے جس میں بہت بھیڑ امڈتی ہے اس جلوس کی قیادت معروف عالم دین مولانا سید معین الدین اشرف الاشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ حضرت مخدوم سمنانی کچھوچھوی فرماتے ہیں جب کہ جلوس کے انتظامات مرحوم و بانی جلوس عید میلاد ممبرا ہارون اشرفی کے اہل خانہ اشرفی برادران فرماتے ہیں یہ جلوس یوں تو بامبے کالونی سے نکل کر امرت نگر میں حضرت سید فخر الدین شاہ بابا کے آستانہ پر اختتام پذیر ہوتا ہے لیکن ممبرا اسٹیشن سے شیل پھاٹا تک جلوس اور عید میلاد کا جشن و جھانکیاں نظر آتی ہیں۔ کمیٹی کے اس فیصلہ کا ممبرا پولیس نے بھی خیر مقدم کیا ہے۔

بجلی کا جھٹکا لگنے سے ایک ہی خاندان کے 5 افراد ہلاک

جلگاؤں: مہاراشٹر کے جلگاؤں ضلع میں کھیت میں بجلی کا جھٹکا لگنے سے ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی موت ہو گئی۔ فصلوں کو جنگلی جانوروں سے بچانے کے لیے کھیت کے چاروں طرف بجلی کی تاریں لگائی گئی تھیں۔ اس کے رابطہ میں آنے کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا۔ مرنے والوں میں دو بچے بھی شامل ہیں۔ موقع پر دو جنگلی سور بھی مردہ پائے گئے۔ یہ واقعہ منگل کی رات ورکیڈی گاؤں میں پیش آیا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ ایک شخص، اس کی بیوی، ایک بوڑھی عورت اور دو لڑکے مردہ پائے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دیہاتی کھیتوں کے قریب سے گزر رہا تھا۔ پھر اس نے دیکھا کہ پانچ لوگ بے ہوش پڑے ہیں اور ان کے قریب ایک لڑکی رو رہی ہے۔ اس کے بعد اس نے گاؤں کے سربراہ اور پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس کی ایک ٹیم سب کو اسپتال لے گئی، جہاں انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔

مونوریل ٹرین پھر اوورلوڈ، 50 مسافروں کو اسٹیشن پر اتارنا پڑا

ممبئی: 48 گھنٹے سے بھی کم وقت کے بعد 148,1 مسافروں کو بچانا پڑا جب دو بھری ہوئی مونوریل ٹرینیں طوفانی بارش کے ایک دن اسٹیشنوں کے درمیان بلند پٹریوں پر رک گئیں، جمعرات کی صبح ایک اور ٹرین اوورلوڈ ہو گئی۔ اس بار، تاہم، پائلٹ نے فوری طور پر اوورلوڈنگ کو جھنڈی دکھا دی جب ٹرین آچاریہ اترے اسٹیشن پر تھی۔ تب حکام کو ریل نیٹ ورک کو فعال رکھنے کے لیے صرف 50 مسافروں کو ہی اسٹیشن پر اتارنا پڑا۔

حکام نے بتایا کہ یہ واقعہ صبح کے رش کے وقت صبح 9.24 بجے پیش آیا، جب سنت گھڈ گے مہاراج چوک (جیکب سرکل) کی طرف جانے والی مونوریل ٹرین آچاریہ اترے اسٹیشن میں داخل ہوئی۔ مسافروں کے اترنے اور سوار ہونے کے بعد، پائلٹ کے ڈیش بورڈ نے ٹرین کا وزن 107 ٹن کے طور پر چمکایا۔ ہر چار کاروں والی مونوریل ٹرین کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت 104 ٹن ہے، جس میں 562 افراد کا وزن بھی شامل ہے۔ ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کرتے ہوئے کہا، "تقریباً 50 مسافروں سے اوورلوڈ مونوریل سے اترنے کی درخواست کی گئی تھی۔ تاہم، دروازے کے پاس کھڑے مسافروں نے اترنے سے انکار کر دیا، جس سے حالات کشیدہ ہو گئے۔ مونوریل کے عملے کو چند درجن مسافروں کو ٹرین پر بوجھ کو قابل قبول حد میں لانے کے لیے ڈی بورڈ ہونے پر راضی کرنے میں 15 منٹ لگے۔ اس وقت تک، اسٹیشن منیجر، عملے اور مونوریل کے پائلٹ نے ٹرین کو اپنی منزل کی طرف جانے کی اجازت نہیں دی۔ جب کل بوجھ 102 ٹن تک کم ہوا تب ہی ٹرین آگے بڑھی۔ لیکن ابتدائی مزاحمت کی وجہ سے اس سب میں 15 منٹ لگ گئے۔ مسافروں کو سمجھانا پڑا کہ وہ درمیانی حصے میں پھنس سکتے ہیں، جو ہم میں سے کوئی نہیں چاہتا۔

کوئی ٹول ٹیکس نہیں: انتظار ختم
الیکٹرک گاڑیوں کو ممبئی میں اٹل سیتو پر نہیں دینا پڑے گا ٹول

ممبئی: ممبئی اور مہاراشٹر کے دیگر حصوں میں الیکٹرک گاڑیوں کے مالکان کے لیے اچھی خبر ہے۔ اب انہیں ممبئی میں اٹل سیتو پر اپنی ای وی پر سفر کرتے ہوئے ٹول ادا نہیں کرنا پڑے گا۔ نجی اور سرکاری گاڑیاں اس کے دائرہ کار میں آئیں گی۔ اس فیصلے سے چار پہیہ گاڑیوں کے ساتھ ساتھ الیکٹرک بسوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ ایک اندازے کے مطابق اٹل سیتو سے روزانہ تقریباً 60 ہزار گاڑیاں گزرتی ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد الیکٹرک گاڑیوں کی ہے۔ حکومت نے 2030 تک ای وی کو ٹول ٹیکس سے چھوٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اٹل سیتو پر ایک کار کا ٹول 250 روپے ہے۔ یہ ٹول دسمبر 2025 سے لاگو ہے۔ ریاستی حکومت نے اپریل 2025 میں مہاراشٹرا الیکٹرک وہیکل پالیسی کا اعلان کیا تھا جس کے تحت اٹل سیتو، ممبئی-پونے ایکسپریس وے اور سمردھی ہائی وے پر برقی چار پہیہ گاڑیوں اور بسوں کو ٹول چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ یہ کہا گیا تھا کہ الیکٹرک گاڑیوں کو ریاستی اور قومی شاہراہوں پر 50 فیصد رعایت ملے گی۔ ٹرانسپورٹ کمشنر وویک بھیمنوار نے کہا کہ اٹل سیتو پر ٹول معافی کے لیے سافٹ ویئر تیار کیا گیا ہے۔ اس کا نفاذ جمعہ سے شروع ہو گیا جبکہ یہ سہولت دیگر شاہراہوں پر بھی 2 روز میں شروع ہو جائے گی۔

پالیسی میں واضح کیا گیا ہے کہ الیکٹرک مال بردار گاڑیاں اس کے دائرہ کار میں نہیں آئیں گی۔ حکام کے مطابق، یہ چھوٹ سرکاری اور نجی شعبے میں ای وی کو اپنانے کو فروغ دینے کے لیے ہے۔ یہ نیا اصول اٹل سیتو پر شیواجی نگر اور گاون میں واقع ٹول بوتھوں پر جمعہ سے نافذ ہو جائے گا۔ حکام کو امید ہے کہ اس پالیسی سے ای وی کے استعمال میں اضافہ ہوگا اور ٹرانسپورٹ کے شعبے میں ایندھن پر انحصار کم کرنے میں مدد ملے گی۔ ممبئی میں الیکٹرک گاڑیوں کا بڑھتا ہوا بیڑا ہے، جو اس اقدام سے براہ راست فائدہ اٹھائے گا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 18,400 لائٹ فور وہیلر، 2,500 ہلکی مسافر گاڑیاں، 1,200 بھاری مسافر گاڑیاں اور 300 درمیانے درجے کی مسافر گاڑیاں، کل 22,400 الیکٹرک گاڑیاں رجسٹرڈ ہیں۔

حکیم اجمل خاں میونسپل اسپتال میں یونانی او پی ڈی شروع کیا جائے
نجیب ملا کی قیادت میں متعدد سابق میونسپل کارپوریٹرز اور آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے ذمہ داران نے تھانے میونسپل کمشنر سے ملاقات کی اور مکتوب پیش کیا

(انوار الحق خان)

تھانے: سابق میونسپل کارپوریٹر اور تھانے راشٹروادی کانگریس پارٹی کے تھانے کے صدر نجیب ملا نے اپنی ٹیم اور "آل انڈیا یونانی طبی کانگریس" (مہاراشٹر) کی جانب سے تھانے میونسپل کمشنر سوربھ راؤ کو ایک میمورنڈم پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ ممبرا میں واقع تھانے میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام چلنے والے "حکیم اجمل خان اسپتال" میں یونانی او پی ڈی (یونانی دواخانہ) شروع کیا جائے۔ اس بابت آل انڈیا یونانی میڈیکل کانگریس (مہاراشٹر) کی ایک مطالباتی درخواست بھی منسلک کی گئی۔ کمشنر کو دیئے گئے میمورنڈم میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ تھانے میونسپل کارپوریشن کے حدود میں واقع مسلم اکثریتی علاقہ ممبرا کوسہ کے غریب و متوسط طبقہ کے شہریوں کو بہتر علاج کی سہولت فراہم کرنے اور ساتھ ہی یونانی طریقہ علاج کو عام کرنے کے لئے "حکیم اجمل خان اسپتال میں یونانی دواخانہ" قائم کیا جائے۔ اور یہ دواخانہ یونانی طب کے عظیم ماہر و معالج حکیم اجمل خان کے نام سے منسوب ہو۔ نجیب ملا نے میونسپل کمشنر کو بتایا کہ فی الحال شہریوں میں قدرتی اور یونانی علاج کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور یونانی طریقہ علاج ایک قدیم اور آزمودہ سائنس ہے۔ اسی کے تحت مذکورہ اسپتال میں "حکیم اجمل خان یونانی دواخانہ" کے نام سے یونانی او پی ڈی (OPD) اور آئی پی ڈی (IPD) خدمات شروع کرنے کا کافی دنوں سے عوامی مطالبہ رہا ہے۔ تھانہ اسپتال میں یہ مرکز قائم ہونے پر اس علاقے کے شہریوں کو خاصا فائدہ ہوگا۔ اس دوران این سی پی اجیت پوار کے ممبرا کلوا صدر ظفر نعمانی، سابق کارپوریٹر عشرین راوت، نیہا نائک، جنرل سکریٹری اور پارٹی کے ممبرا کلوا کے ترجمان ممتاز شاہ و دیگر موجود تھے

گنیش اُتسو کے دوران ممبئی گوا ہائی وے پر بھاری گاڑیوں پر پابندی

ممبئی: آنے والے گنیش تہوار کے دوران ٹریفک میں بڑے پیمانے پر اضافے کے پیش نظر، ٹرانسپورٹ حکام نے کچھ اہم ادوار کے دوران ممبئی گوا ہائی وے پر بھاری گاڑیوں کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

ڈپٹی ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر (پنویل) کی طرف سے جاری کردہ یہ حکم، بھیڑ کو کم کرنے اور کوکن اور گوا جانے والے لاکھوں عقیدت مندوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے مقررہ دنوں میں 16 ٹن اور اس سے زیادہ بوجھ کی گنجائش والی گاڑیوں کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کرتا ہے۔ پابندی سے ٹرک، ٹریلر، لاریاں اور ملٹی ایکسل گاڑیاں متاثر ہوں گی۔

ایک ٹرانسپورٹ اہلکار نے کہا، "اس اقدام کا مقصد تنگ اور مصروف ممبئی-گوا ہائی وے (نیشنل ہائی وے 66) پر ٹریفک کی خرابی اور حادثات کو روکنا ہے، جس پر 11 روزہ گنیش تہوار کے دوران گاڑیوں کا بے مثال رش دیکھا جاتا ہے۔ 23 اگست کی آدھی رات سے 28 اگست کی رات 11 بجے تک بھاری گاڑیوں پر مکمل پابندی رہے گی، اس مدت میں جب مورتیوں کی شہر میں آمد متوقع ہے۔ ایک اور پابندی 31 اگست اور 2 ستمبر کو صبح 8 بجے سے رات 11 بجے تک ہوگی، جب پانچ دن اور سات دن کی مورتیوں کا وسرجن کیا جائے گا۔ تیسری پابندی تہوار کے آخری دن اننت چتردشی کے موقع پر 6 ستمبر کی صبح 8 بجے سے 7 ستمبر کی رات 8 بجے تک ہے۔ حکام کے مطابق، پابندی کا اطلاق ضروری اشیاء جیسے دودھ، ایندھن، ایل پی جی سلنڈر، ادویات، آکسیجن، غذائی اجناس، سبزیاں اور دیگر خراب ہونے والی اشیاء لے جانے والی گاڑیوں پر نہیں ہوگا۔ جے این پی ٹی اور جے گڑھ بندرگاہوں سے درآمدی یا برآمدی سامان کی نقل و حمل کرنے والی گاڑیاں اور شاہراہ کے ساتھ سڑک کو چوڑا کرنے اور مرمت کے کاموں کے لیے سامان لے جانے والی گاڑیاں بھی پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔ حکام نے استثنیٰ حاصل کرنے والے ٹرانسپورٹرز کو ہدایت کی ہے کہ وہ کام کرنے سے پہلے محکمہ ٹرانسپورٹ یا ہائی وے پولیس سے انٹری پرمٹ حاصل کریں۔

الہاس نگر کرائم برانچ کی بڑی کارروائی
32 لاکھ کی منشیات برآمد، ایک گرفتار

الہاس نگر:- الہاس نگر کرائم برانچ نے ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے 32 لاکھ سے زیادہ کی منشیات برآمد کی ہے۔ اس دوران ایک ملزم کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ پولیس دوسرے ملزم کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق الہاس نگر کرائم برانچ کے پولس حوالدار راجیندر رتھوراٹ کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ایک نوجوان پالے گاؤں کے قریب ایم ڈی پاؤڈر (منشیات) لانے جا رہا ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر کرائم برانچ کی ٹیم نے سینئر پولیس انسپکٹر یوگیش اوہاد کی رہنمائی میں موقع پر جال بچھا دیا۔ کچھ دیر بعد ایک مشکوک نوجوان نظر آیا، جسے تحویل میں لے کر تلاشی لی گئی۔ ملزم کی شناخت فرحان حبیب چودھری کے طور پر ہوئی ہے جو ممبئی مانخورد کا رہنے والا ہے۔ اس کے قبضے سے 161 گرام ایم ڈی منشیات، ایک موبائل اور نقدی سمیت مجموعی طور پر 32 لاکھ 30 ہزار 400 روپے کا سامان برآمد کر لیا گیا۔ اس معاملے میں پولیس اب ایک اور مطلوب ملزم احمد قریشی کی تلاش میں ہے۔ گرفتار ملزم کو مزید کارروائی کے لیے شیواجی نگر پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ : وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو اپنے سرکاری بنگلے پر محکمہ شہری ترقیات کی اسکیموں کا جائزہ لیا

وزیراعلیٰ نے لیا محکمۂ شہری ترقیات کی اسکیموں کا جائزہ

اسمارٹ کلاس رومز اور ای وی اسٹیشنوں کے ساتھ ڈیجیٹل خدمات میں ہوگا اضافہ

لکھنؤ : (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو راجدھانی لکھنؤ میں شہری ترقی کے محکمے کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ضلع ہیڈ کوارٹر پر واقع بلدیات کو اسمارٹ اور ترقی یافتہ بنانے کے منصوبے پر عملدرآمد کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ اسمارٹ ڈیولپڈ میونسپلٹی اسکیم کا مقصد میونسپلٹیوں کو جدید، خود انحصاری اور شہریوں پر مبنی شکل میں تیار کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت میونسپلٹیوں میں گورو پاتھ، پنک ٹوائلٹ، شہری سہولت مرکز، اسمارٹ کلاس روم اور آنگن واڑی، تھیم بیسڈ پارک، تاریخی ورثے کا تحفظ، آبی ذخائر کا احیاء، ای وی چارجنگ اسٹیشن، گرین کریمیٹوریم اور ڈیجیٹل خدمات جیسی جدید سہولیات تیار کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ مقامی معیشت کو مضبوط کرنے کے لیے اتسو بھون، کمیونٹی سینٹر اور 'ایک ضلع ایک پروڈکٹ' پر مبنی ڈھانچے بھی قائم کیے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ اس سکیم کو حب اینڈ سپوک ماڈل پر لاگو کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ملحقہ اضلاع کی میونسپلٹیوں کو لکھنؤ اور گورکھپور میں واقع انٹیگریٹڈ کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر سے جوڑا جاسکتا ہے۔ اس سے سیکورٹی، نگرانی اور شکایات کے ازالے جیسی خدمات میں جدیدیت آئے گی۔ اس کے ساتھ وسائل کا بہتر استعمال ممکن ہوسکے گا۔ افسروں نے بتایا کہ میونسپل اداروں کو 4 کروڑ سے 10 کروڑ روپے کی گرانٹ دینے کی تجویز ہے۔ یہ ان کی آبادی اور کام کی کارکردگی پر مبنی ہوگا۔ میٹنگ میں لکھنؤ اور کانپور میں 200 الیکٹرک بسوں کو خالص لاگت کے معاہدے پر چلانے اور دوسرے شہروں میں 650 بسوں کی براہ راست خریداری کی تجویز پیش کی گئی۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ الیکٹرک بسوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس کے لیے ضروری چارجنگ انفراسٹرکچر بھی جلد تیار کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 74 ویں آئینی ترمیم کی روح کے مطابق بلدیاتی اداروں کو زیادہ مالی اور انتظامی اختیارات ملنے چاہئیں۔ انہوں نے لکھنؤ میں شہید چندر شیکھر آزاد انٹرنیشنل شوٹنگ رینج اور ملٹی پرپز اسپورٹس کمپلیکس قائم کرنے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ان منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر پی پی پی موڈ پر شروع کیا جائے۔

بی جے پی نے چھین لیا پی ڈی اے کے ووٹروں کا حق: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی پر سنگین الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ الیکشن کمیشن، ضلع مجسٹریٹ اور انتظامیہ کی مدد سے ووٹروں کے نام ہٹائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی، الیکشن کمیشن اور ضلع مجسٹریٹ تینوں نے اب تک صرف 14 حلف ناموں پر وضاحت پیش کی ہے، جب کہ ایس پی نے انہیں 18،000 سے زیادہ حلف نامے دیے ہیں۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ ''نہ چلے گی حق ماری، نہ مت ماری، اس بار پی ڈی اے (پچھڑا، دلت، اقلیت) کی حکومت ہماری ہے۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے PDA سماج کے رائے دہندوں کے

حقوق چھین لیے ہیں، یا تو ان کے ووٹ کاٹ کر یا انہیں کچھ وقت کے لیے ہٹا کر۔ ایس پی سربراہ نے ریاست میں صحت خدمات کی خراب حالت پر بھی بی جے پی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ انہوں نے کہا کہ مریضوں کو مناسب علاج نہیں مل رہا اور محکمہ صحت میں بڑے پیمانے پر کرپشن اور بدانتظامی ہے جس کی وجہ سے لوگ جان کی بازی ہار رہے ہیں۔ اکھلیش نے کہا کہ لکھنؤ سمیت ریاست کے کئی میڈیکل کالجوں اور اسپتالوں میں بستروں اور دیگر ضروری سہولیات کی بہت زیادہ کمی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت نے پچھلے نو سالوں میں سب کچھ برباد کر دیا ہے۔ انہوں نے وزیر صحت کو بھی نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ صرف بیان بازی تک محدود ہیں اور محکمہ کے مسائل اور اسپتالوں کی ضروریات سے مکمل طور پر لاتعلق ہیں۔

لکھنؤ ایئرپورٹ پر پکڑی گئی بلیک لسٹڈ تھائی شہری

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے چودھری چرن سنگھ بین الاقوامی ہوائی اڈے پر امیگریشن حکام نے صبح ایک تھائی خاتون کو گرفتار کیا۔ خاتون فرضی پاسپورٹ اور دستاویزات کے ساتھ بنکاک جانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن سکیورٹی چیک کے دوران اس کے کاغذات مشکوک پائے گئے۔ خاتون کی شناخت تھونگفن چیفا عرف دارین چوکھن پٹ کے طور پر کی گئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ یہ خاتون پہلے ہی بھارت میں سفر کرنے کے لیے بلیک لسٹ میں تھی۔ اس کے پاس سے تین جعلی پاسپورٹ، دو تھائی آئی ڈی، بورڈنگ پاس اور دو موبائل فون برآمد ہوئے ہیں۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ خاتون مارچ 2025 میں ایگزٹ پرمٹ پر ہندوستان سے نکلی تھی لیکن 31 جولائی 2025 کو وہ غیر قانونی طور پر راکسل بارڈر سے نیپال کے راستے دوبارہ ہندوستان میں داخل ہوئی۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے بتایا کہ لکھنؤ کے رہنے والے جسوندر سنگھ نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اس کیلئے کئی جعلی پاسپورٹ بنوائے تھے۔ اس معاملے میں پولیس کی لاپروائی بھی سامنے آئی ہے۔ انٹیلی جنس ایجنسیوں نے اس خاتون اور جسوندر سنگھ کے بارے میں 13 اگست کو ہی لکھنؤ کے حکام کو معلومات دی تھیں۔ اس وقت پولیس نے ان دونوں کو حراست میں بھی لیا تھا تاہم انہیں بغیر کوئی مقدمہ درج کیے چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہ غفلت اب سوالوں کی زد میں ہے۔ فی الحال خاتون کو گرفتار کرکے مزید قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔

راجدھانی میں کروڑوں کی ٹیکس چوری پکڑی گئی

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی میں کئی ہزار کروڑ مالیت کی لاکھوں مربع میٹر اراضی کے کھیل کے لیے آنجہانی لینڈ مافیا دلیپ باقلہ کے خاندان پر شکنجہ کس گیا ہے۔ ایک طرف ہائی کورٹ کی سختی کے بعد پولیس کو ساعت سے ایک دن پہلے غازی پور تھانے میں ایف آئی آر درج کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ دوسری جانب سرکاری محکموں نے بھی اتنے بڑے فراڈ کا داغ دیکھ کر خود کو بچانا شروع کر دیا ہے۔ بہوجن نربل ورگ سہکاری گرہ نرمان سمیتی اور دی ہمالین سہکاری آواس سمیتی میں زمین کے فراڈ کی فہرست طویل ہے۔ ایل ڈی اے اور سرکاری محکموں کے ساتھ ساتھ انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ اور ای ڈی بھی لکھنؤ میں منی لانڈرنگ کے اتنے بڑے سنڈیکیٹ پر برسوں سے مہربان رہے ہیں۔ سارا کھیل بااثر افسران اور لیڈروں کو پابند کرنے کا ہے۔ جس میں باقلہ ماہر تھا۔ دو سال قبل محکمہ انکم ٹیکس کے تفتیشی ونگ نے لینڈ مافیا دلیپ باقلہ اینڈ کمپنی کے زمین گھوٹالے کی جانچ شروع کی تھی۔ لکھنؤ کے بہت سے پوش علاقوں میں باقلہ نے دو دہائیوں پرانے معاہدوں کو دکھا کر نہ صرف کروڑوں کا انکم ٹیکس چوری کیا بلکہ اسٹامپ کے ساتھ ہیرا پھیری کرکے یوپی حکومت کو بہت بڑا مالی نقصان پہنچایا۔ انکم ٹیکس انوسٹی گیشن یونٹ کے افسران نے 50 سے زائد اراضی کے رجسٹریشن میں دھوکہ دہی کو پکڑا تھا۔ انکم ٹیکس افسران کے مطابق ان قیمتی پلاٹوں میں سے زیادہ تر سرکاری مشینری کے ذمہ دار لوگوں کو سستے داموں فروخت کیے گئے۔ اس میں اعلیٰ پولیس افسران بھی شامل ہیں۔ معاہدے میں جعلسازی بھی کی گئی۔ یہیں سے انکم ٹیکس کی تحقیقات دفن ہونے لگیں۔ جیسے ہی انکم ٹیکس افسران نے پلاٹوں کے خریداروں کو نوٹس جاری کرکے پوچھ گچھ کے لیے بلانا شروع کیا تو گویا کہرام مچ گیا۔ درحقیقت سرکاری مشینری کے بااثر افراد کی جانب سے دونوں سوسائٹیوں کے ذریعے بے نامی جائیدادوں کی خرید و فروخت بے نقاب ہونے لگی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس پورے گھوٹالے کو شاید انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی جانچ یونٹ سے تحقیقات کے لیے بے نامی یونٹ کو نہیں بھیجا گیا تھا۔ بے نامی قانون کے تحت، ایسے معاملات کی تحقیقات محکمہ انکم ٹیکس کی بے نامی تحقیقاتی یونٹ کرتی ہے۔ قواعد کے مطابق، محکمہ انکم ٹیکس کے افسران بے نامی جائیدادوں اور منی لانڈرنگ کے ممکنہ معاملات سے متعلق رپورٹس بھی ای ڈی کے ساتھ شیئر کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ای ڈی نے باقلہ گینگ کے اربوں کی منی لانڈرنگ پر شکنجہ کسنا کبھی مناسب نہیں سمجھا۔ ابھی ایک دن پہلے ہائی کورٹ نے واضح طور پر کہا ہے کہ پولیس افسران بھی منی لانڈرنگ ایکٹ کے تحت کارروائی کر سکتے ہیں لیکن اس سے پہلے پولیس اور ای ڈی نے PMLA ایکٹ کو لے کر کبھی کوئی کارروائی نہیں کی۔ فی الحال اربوں کی ٹیکس چوری کے اتنے سنگین معاملے پر محکمہ انکم ٹیکس کے افسران بھی خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔

بھائی کو اطلاع دے کر چھوٹے بھائی کی خودکشی

کانپور: (پی این ایس) ریاست کے ضلع کانپور میں بدھ کو اس وقت ہلچل مچ گئی جب ضلع کے سین ویسٹ پاڑہ علاقے میں ایک گیسٹ ہاؤس کے کیئر ٹیکر نے خودکشی کرلی۔ واقعہ سے قبل نوجوان نے اپنے بڑے بھائی کو فون کرکے خودکشی کرنے کے بارے میں بتایا تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ نوجوان کی لاش کو پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دیا گیا ہے۔ مہندر پرتاپ عرف مونو (32) جو کہ اصل میں فتح پور کے چاند پور تھانہ کے دھمنا خورد کا رہنے والا ہے، نیو آزاد نگر میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا۔ چھوٹے بھائی بنو نے بتایا کہ مہندر گوپال نگر میں واقع ایک گیسٹ ہاؤس میں کیئر ٹیکر کے طور پر کام کرتا تھا اور باہر ایک جنرل اسٹور بھی چلاتا تھا۔ بدھ کی رات 11:30 بجے مہندر نے اپنے بڑے بھائی سونو کو فون کیا جو گجرات میں کام کرتا ہے اور کہا کہ وہ خودکشی کرنے جا رہا ہے۔

بجلی بقایا وصولی مہم، نوٹس جاری، کنکشن کاٹنے کی تیاری

لکھنؤ: (پی این ایس) اگر آپ نے اب تک مئی، جون اور جولائی میں استعمال ہونے والا بجلی کا بل ادا نہیں کیا ہے تو فوراً ادا کریں۔ بصورت دیگر، ایک نوٹس آپ کے گھر پہنچ جائے گا۔ اس کے تین دن بعد کنکشن منقطع ہو جائے گا۔ میٹر اور کیبل ڈیپارٹمنٹ کے کارکن انہیں لے جائیں گے۔ دارالحکومت لکھنؤ میں گزشتہ دو دنوں سے یہ مہم جاری ہے۔ جمعہ کو بجلی کے کارکنوں نے نیو اتر یٹھیا، آشیانہ، ایف سی آئی، شکنتلا یونیورسٹی کے سب سینٹر علاقوں میں 300 سے زیادہ نادہندگان کے دروازے کھٹکھٹائے۔ انہیں نوٹس موصول ہوا اور کنکشن منقطع کرنے کا الٹی میٹم دیا گیا۔ اموسی زون کے چیف انجینئر رجت جونیجا نے کہا کہ ایسے نادہندگان پر 10 سے 50 ہزار روپے کی ذمہ داری ہے۔ یہ نادہندہ بجلی استعمال کر رہے ہیں لیکن بل جمع کرانے کے نام پر ہر ماہ جزوی ادائیگی کر کے فرار ہو رہے تھے۔ ایسے لوگوں کو گزشتہ بدھ سے نوٹس دیے جا رہے ہیں۔ جمع کی جانے والی رقم اور آخری تاریخ اس نوٹس میں درج ہے۔ اگر اس تاریخ تک بل جمع نہیں کرایا گیا تو کنکشن منقطع کر دیا جائے گا۔ ڈبگا سیکشن کے ایکس ای این وشال ورما نے کہا کہ دو دن کے اندر ایف سی آئی، شکنتلا یونیورسٹی کے سب سینٹر علاقوں کے 80 نادہندگان کو نوٹس دیا گیا ہے۔ ایسے نادہندگان پر 15 لاکھ روپے کی ذمہ داری ہے۔ یہ نادہندگان پانچ دن کے اندر بل جمع کرائیں گے ورنہ ان کا کنکشن منقطع کر دیا جائے گا۔ اس مہم کے دوران صارفین کی میٹر ریڈنگ ریکارڈ کرنے کا کام بھی کیا جا رہا ہے۔ جن صارفین کے ریڈنگ بلز اب تک نہیں بن رہے تھے ان کے ریڈنگ یونٹ کو کھلا کر بل تیار کیے جا رہے ہیں۔ کانپور روڈ سیکشن کے ایکس ای این نیرج کمار نے بتایا کہ ریڈنگ مہم میں ایجنسی کے ساتھ سب سینٹر کے کارکنوں کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔

قرض کا بار ترقی کی علامت: ریاستی مالیاتی کمیشن

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش میں جہاں انفراسٹرکچر اور صنعتی ترقی میں غیر متوقع اضافہ ہوا ہے وہیں مختلف اداروں سے قرض لینے کا بوجھ بھی بڑھ گیا ہے۔ موجودہ مالی سال میں، یوپی میں اب تک ہر شخص پر تقریباً 37500 روپے کا قرض ہے۔ یوپی پر قرض لینے کا تخمینہ پانچ سالوں میں 6 لاکھ کروڑ سے بڑھ کر 9 لاکھ کروڑ ہو جائے گا۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کے مطابق اس کے باوجود حکومت کا ریونیو خسارہ 2.97 فیصد ہے جو کہ آر بی آئی کی مقررہ حد کے اندر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بجٹ کا حجم بھی پانچ سالوں میں تقریباً دوگنا ہو چکا ہے۔ ریاستی مالیاتی کمیشن کے مطابق ریاست پر قرضوں کا بوجھ ترقی کی علامت ہے، کیونکہ انفراسٹرکچر کی ترقی پر جتنا زیادہ خرچ ہوتا ہے، اتنا ہی قرض بڑھتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ یہ اخراجات شفاف اور انتظامی پالیسی کے تحت کیے جائیں۔ یعنی قرض کا سائز نہیں بلکہ اس کے استعمال اور واپسی کا منصوبہ زیادہ اہم ہے۔ مالیاتی خسارہ ایک ایسی صورت حال ہے جب حکومت کے کل اخراجات اس کی کل وصولیوں (قرضوں کو چھوڑ کر) سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ خسارہ اس بات کا اشارہ ہے کہ حکومت کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے کتنا قرضہ لینے کی ضرورت ہے۔ دوسرے الفاظ میں، مالیاتی خسارہ حکومت کی مالی ضروریات اور وسائل کے درمیان فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ حکومت اپنی آمدنی سے نہیں بلکہ قرض لینے سے کتنا خرچ کر رہی ہے۔ اگر یہ خسارہ مسلسل بلند رہتا ہے تو اس سے حکومت پر قرضوں اور سود کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ تاہم، محدود اور کنٹرول شدہ مالیاتی خسارہ ہمیشہ منفی نہیں ہوتا ہے۔ اگر حکومت اس قرضے کو سڑکوں، بجلی، پانی، تعلیم اور صحت کے انفراسٹرکچر وغیرہ پر استعمال کرے تو اس سے معاشی ترقی ہوتی ہے اور آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

راہل کی سیکورٹی کیلئے اجے رائے نے شاہ کو لکھا خط

وارانسی: (یو این آئی) اترپردیش کانگریس صدر اجے رائے نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو خط لکھا ہے۔ انہوں نے اس خط کو اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر بھی شیئر کیا ہے۔ رائے نے جمعرات کو لکھے گئے خط میں کہا ہے 'عوامی نمائندوں کو اپنے سیاسی اور سماجی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے عوام اور حامیوں سے لگاتار رابطہ کرنا پڑتا ہے حالانکہ کسی بھی سیاسی لیڈر کی زندگی کافی اہم ہوتی ہے اور ان کی سیکورٹی کے لئے اعلیٰ انتظامات کو یقینی بنایا جانا چاہئے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی کی سیکورٹی کافی اہم ہے۔ گاندھی کانگریس اور ہندوستانی سیاست کے سب سے مقبول لیڈروں میں سے ایک ہیں۔ موجودہ وقت میں وہ بہار میں جن ادھیکار یاترا کی قیادت کر رہے ہیں جس میں ان کے نظریات کو سننے اور دیکھنے کے لئے لاکھوں لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں گاندھی کی اعلیٰ سیکورٹی یقینی کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ گاندھی کے اہل خانہ ماضی میں دہشت گردانہ تشدد کا شکار ہوئے ہیں۔ جس میں سیکورٹی چوک

لکھنؤ : کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے پارٹی کے ریاستی دفتر میں جمعہ کو اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے

ایک اہم وجہ رہی تھی۔ رائے نے توقع کا اظہار کیا ہے کہ وزیر داخلہ راہل گاندھی کی سیکورٹی کے لئے ان کی اس تشویش کو ترجیح دیتے ہوئے ضروری ہدایات جاری کریں گے۔

گواہوں کو پیش کرنے میں پولیس کی ناکامی باعث تشویش: ہائی کورٹ

پریاگراج: (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے پولیس کی جانب سے گواہوں کی موجودگی کو یقینی بنانے کے احکامات کے باوجود سمن جاری کرنے اور ان کی موجودگی کو یقینی بنانے کے اقدامات کرنے میں ناکامی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ قانونی حکم کے باوجود پولیس افسران کے سمن بھیجنے یا مقدمے میں گواہوں کو پیش کرنے کے لیے طاقت کے اقدامات میں ناکامی کی وجہ سے ہونے والی تاخیر تشویشناک ہے۔ ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کو ہدایت کی ہے کہ مقدمے کی کارروائی میں پیش نہ ہونے والے گواہوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ عدالت نے کہا کہ تاخیر مرکزی سمن کی عدم پیشی اور گواہوں کی موجودگی کو یقینی بنانے میں پولیس افسران کی عدم فعالیت کی وجہ سے ہوئی۔ یہ حکم جسٹس اجے بھنوٹ نے ملزم منیر کی دوسری ضمانت کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے دیا، جو مظفر نگر کے چارتھاول پولیس اسٹیشن میں آئی پی سی کی دفعہ 363، 366، 376، 384 اور

POCSO ایکٹ کی دفعہ 5/6 اور ایکٹ 67 آئی ٹی کے سیکشن 67 کے تحت مظفر نگر کے چارتھاول پولیس اسٹیشن میں درج ایک کیس کے لیے 2022 سے جیل میں ہے۔ اس سلسلہ میں عدالت نے درخواست گزار کی درخواست ضمانت مسترد کر دی کیونکہ اس پر نابالغ سے زیادتی کا الزام تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ٹرائل کورٹ کو مقدمے کی سماعت مناسب وقت کے اندر، ترجیحاً حکم کی وصولی کی تاریخ سے ایک سال کے اندر مکمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کو ہدایت کی ہے کہ مقدمے کی کارروائی میں پیش نہ ہونے والے گواہوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ عدالت نے کہا کہ تاخیر مرکزی سمن کی عدم پیشی اور پولیس افسران کی جانب سے گواہوں کی موجودگی کو یقینی بنانے میں عدم کارروائی کی وجہ سے ہوئی۔ قبل ازیں احکامات میں پولیس حکام کو سمن کی بروقت فراہمی کو یقینی بنانے اور سماعت میں پیش نہ ہونے والے گواہوں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ عدالت نے ٹرائل کورٹ کو مذکورہ احکامات کی تعمیل کی تحقیقات کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

کھاد کی قلت پر بی جے پی کسان مورچہ کے لیڈر نے دیا استعفیٰ

بہرائچ: (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع بہرائچ میں بی جے پی کے کسان مورچہ کے ضلع صدر جتیندر پرتاپ سنگھ عرف جیتو نے جمعرات کی دیر شام بی جے پی کی رکنیت اور صدر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ استعفیٰ کی وجہ بتاتے ہوئے انہوں نے آج کہا کہ کسان در در کی ٹھوکریں کھا رہا ہے اور اسے کھاد نہیں مل رہی ہے۔ جب کسان کھاد لینے جاتا ہے تو اس پر لاٹھیاں برسائی جاتی ہیں۔ ایسے میں اخلاقی بنیاد پر عہدے پر بنے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جیتو نے کہا 'کسانوں کا سو کروڑ کی ادائیگی چینی مل کے ذریعہ نہیں کی جارہی ہے۔ کسانوں کو یوریا اور ڈی اے پی نہیں دی جارہی ہے اور انہیں لاٹھیاں ماری جارہی ہیں۔ تو اس کے لئے میں اپنے ضلع کے کسانوں سے معافی مانگتا ہوں۔ میں اخلاقی بنیاد پر بی جے پی کی رکنیت سے استعفیٰ دیتا ہوں۔ کسانوں کا درد دیکھ کر میں کئی دن سے سو نہیں پایا ہوں اور آخر میں میں نے استعفیٰ دینا مناسب سمجھا۔ ادھر کھاد کی قلت کے حوالے سے سماج وادی پارٹی (ایس پی) نے بھی احتجاجی مظاہرہ کیا ہے۔ اس دوران گورنر کے نام ایک میمورنڈم سٹی مجسٹریٹ راجیش پرساد کو سونپا گیا۔ مظاہرہ کر رہے ایس پی ترجمان طارق نے کہا کہ حکومت کے قول و فعل میں فرق صاف دکھائی دے رہا ہے۔ کسان لائن لگانے کے باوجود کھاد نہیں پا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی کا کہنا ہے کہ کبھی اضلاع میں کھاد کی کوئی کمی نہیں ہے جبکہ دوسری طرف سبھی خرید سنٹروں پر بڑے پیمانے پر کسانوں کی بھیڑ دیکھی جارہی ہے۔ خواتین اور مرد گھنٹوں لائن لگانے کے بعد کھاد نہیں پار ہے ہیں۔

لکھنؤ: کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں بیوپار بندھو کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ وشاکھ جی ایئر

یوپی میں سات مہینوں میں 28 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو کتوں نے کاٹا

لکھنؤ: (یو این آئی) اترپردیش میں جنوری سے لے کر جولائی کے درمیان 28 لاکھ سے زیادہ لوگ کتوں کے کاٹنے کا شکار بن چکے ہیں۔ محکمہ صحت کے ذرائع نے جمعہ کو بتایا کہ ریاست میں جنوری سے جولائی کے درمیان کتوں نے 28 لاکھ 50 ہزار 744 لوگوں کو کاٹا ہے جن میں آوارہ کتوں نے 22 لاکھ 50 ہزار 218 اور پالتو کتوں نے ایک لاکھ 51 ہزار 627 لوگوں پر اپنے دانت گڑائے ہیں۔ اس عرصے کے دوران جانوروں کے کاٹنے کے اعداد و شمار پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ 33 لاکھ 83 ہزار 712 افراد مختلف جانوروں کے کاٹنے کا شکار ہو چکے ہیں جن میں گلی کے کتوں سے لے کر پالتو کتے، بلی، بندر، گیدڑ، لومڑی اور گھوڑے تک کے کاٹنے کے کیسز شامل ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف ہیلتھ کے ڈاکٹر پنکج سکسینہ نے بتایا کہ 1 لاکھ 51 ہزار 627 لوگوں کو بلیوں نے کاٹا ہے۔ اسی طرح 3 لاکھ 40 ہزار 584 افراد کو بندروں نے کاٹا ہے۔ جبکہ گیدڑ، لومڑی اور گھوڑے کے کاٹنے سے 47 ہزار 757 افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ان تمام اعداد و شمار کو ملا کر مجموعی طور پر 33,83,712 افراد کاٹنے سے متاثر ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر سکسینہ کے مطابق جنوری اور جولائی کے درمیان ریبیز کی وجہ سے صرف دو اموات کی اطلاع ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ افراد کو ریبیز کے انجکشن دینے کی سہولت سی ایچ سی سمیت تمام بڑے ہسپتالوں میں موجود ہے۔ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر آر پی سنگھ سمن نے کہا کہ ریبیز انجکشن کی سہولت صرف خواتین کے اسپتالوں میں دستیاب نہیں ہے کیونکہ عام طور پر لوگ وہاں نہیں جاتے ہیں۔

ورنداون کے گیسٹ ہاؤس سے پنجاب کی لڑکی کی لاش ملی

متھرا: (پی این ایس) جمعرات کی رات دیر گئے اترپردیش کے ورنداون کوتوالی علاقے میں واقع ایک گیسٹ ہاؤس میں پنجاب کی ایک لڑکی کی لاش ملنے سے سنسنی پھیل گئی۔ لڑکی نے 5 روز قبل گیسٹ ہاؤس میں کمرہ لیا تھا اور تب سے وہیں رہ رہی تھی۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لڑکی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ساتھ ہی گیسٹ ہاؤس آپریٹر کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ پولیس لڑکی اور اس کے اہل خانہ کے بارے میں معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔ وہ پنجاب سے ورنداون کیوں آئی، یہ خودکشی ہے یا قتل، اس کی بھی تفتیش کی جارہی ہے۔ یہ واقعہ شری جی مکند گیسٹ ہاؤس میں پیش آیا۔ پولیس کے مطابق پنجاب کے فاضلکا کی رہنے والی سنیتا (30) سالہ پانچ دن پہلے گیسٹ ہاؤس آپریٹر کے ساتھ یہاں آئی تھی۔ لڑکی نے گیسٹ ہاؤس کی پہلی منزل پر ایک کمرہ بک کروائی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ لڑکی کو پچھلے دو دنوں سے نظر نہیں آرہا تھا اور نہ ہی کمرے میں کوئی حرکت ہوئی تھی۔ اس سے گیسٹ ہاؤس کے کارکن مشکوک ہو گئے۔

غزہ پر انسانیت سوز جارحیت نیتن یاھو اور صہیونی ریاست کی تباہی کا پیش خیمہ

مقبوضہ بیت المقدس: غزہ پر قابض اسرائیل کے فوجی یلغار کو 685 روز بیت چکے ہیں لیکن اس درندگی کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق روزانہ 70 سے 120 فلسطینی شہید ہو رہے ہیں جن میں اکثریت نہتے شہریوں کی ہے۔

یہ خونریز سلسلہ محض فوجی کارروائی نہیں بلکہ ایک منظم نسل کشی کی پالیسی ہے جس کا مقصد زندگی کی بنیادی اساس کو ختم کرنا ہے۔ گھروں پر بمباری، ہسپتالوں اور سکولوں کی تباہی، پانی، خوراک اور ادویات پر پابندی، قحط اور بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا اس نسل کشی کے ہتھکنڈے ہیں۔ ہزاروں خاندان صفحہ ہستی سے مٹا دیے گئے ہیں، بچے بھوک سے مر رہے ہیں اور لاکھوں افراد بے گھر ہو کر کھلے آسمان تلے پناہ کے منتظر ہیں۔

قابض اسرائیل کی خون آشامی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔ وہ دوبارہ مکمل قبضے کی مذموم خواہش کا اعلان کر رہا ہے گویا اس نے غزہ کو پہلے سے اجاڑا اور لوٹا نہ ہو۔ یہ سوال اب پوری دنیا میں اٹھ رہا ہے کہ کیا اسرائیل مزید شدت سے نسل کشی اور جبری بے دخلی کے منصوبے پر گامزن ہے؟ اور اس کے نتائج کیا ہوں گے؟

نیتن یاھو کا عالمی انکشاف، آسٹریلیا کا فلسطین کو تسلیم کرنا: غزہ پر مسلط اس قتل عام نے قابض اسرائیل کی عالمی ساکھ کو بھی چکنا چور کر دیا ہے۔ آسٹریلیا نے تاریخی قدم اٹھاتے ہوئے فلسطین کو ریاست کے طور پر تسلیم کر لیا۔ آسٹریلوی وزیر خارجہ نے قابض اسرائیل کے وزیراعظم مجرم نیتن یاھو پر براہ راست تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "طاقت کا پیمانہ یہ نہیں کہ آپ کتنے انسانوں کو بم سے اڑا سکتے ہیں"۔ یہ بیان دراصل غزہ کے نہتے فلسطینیوں پر جاری اجتماعی قتل عام کی اعلانیہ مذمت تھی۔

نیوزی لینڈ کے وزیراعظم کرسٹوفر لوکسون نے کہا کہ نیتن یاھو "اپنا ہوش کھو بیٹھا ہے اور تمام حدیں پار کر چکا ہے"۔ برطانیہ کے وزیر ماحولیات اسٹیو ریڈ نے کہا "غزہ کی صورتحال ناقابل برداشت ہو چکی ہے اور نیتن یاھو کی حکومت اس کو مزید بگاڑ رہی ہے"۔ برطانیہ، کینیڈا اور فرانس نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ ستمبر میں فلسطین کو باضابطہ طور پر تسلیم کریں گے۔ برطانوی اخبار گارڈین نے اپنی اداریے میں نیتن یاھو کو "بے ضمیر انسان" قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ملک کو خون کے دلدل میں دھکیل رہا ہے تاکہ اپنی کرسی اور کرپشن کے مقدمات سے بچ سکے۔

یہی نہیں، تاریخ میں پہلی بار قابض اسرائیل کو عالمی عدالت انصاف میں فلسطینیوں کی نسل کشی کے الزام میں کٹہرے میں کھڑا کیا گیا ہے۔ عالمی فوجداری عدالت نے نیتن یاھو اور سابق وزیر دفاع یوآف گالانت کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے ہیں۔ مختلف یورپی ممالک میں اسرائیلی فوجی و افسران کے خلاف مقدمات دائر ہو رہے ہیں۔ دنیا بھر میں لاکھوں افراد نے قابض اسرائیل کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ بائیکاٹ کی تحریکیں زور پکڑ رہی ہیں اور نام نہاد صہیونی ریاست ایک تنہا، الگ تھلگ اور ناپسندیدہ ریاست کے طور پر سامنے آ رہی ہے۔

ہجرت، واپسی اور اسرائیلی آبادی کا بحران: قابض اسرائیل کا منصوبہ ہمیشہ فلسطینیوں کی جبری بے دخلی اور دنیا بھر سے یہودیوں کو لا کر بسانا رہا ہے لیکن غزہ پر جاری جنگ نے اس منصوبے کو الٹ دیا ہے۔ تخمینوں کے مطابق نصف ملین یہودی جو باہر تھے واپس نہیں آئے اور مزید 3 لاکھ 75 ہزار اسرائیل چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ یہ "ہجرت معکوس" صہیونی منصوبے کی جڑوں کو ہلا رہی ہے۔

ماہرین کے مطابق یہ واپسی سنہ 1973ء کی جنگ اور سنہ 1982ء میں لبنان پر حملے کے بعد ہونے والی ہجرت سے کہیں زیادہ ہے۔ اسرائیلی محقق آرنون سوفر کے مطابق یہ صرف آبادی کا انخلا نہیں بلکہ باصلاحیت دماغوں، سائنسدانوں اور ماہرین کا فرار ہے جو اسرائیل کے وجود کے لیے مہلک ہے۔

اندرونی بحران، فوجی ناکامی اور عوامی بغاوت: قابض اسرائیل کا فوجی ادارہ شدید بحران کا شکار ہے۔ دنیا کی "طاقتور ترین فوج" کا دعویٰ کرنے والا فوجی نظام غزہ میں استقامت کے سامنے گھٹنے ٹیک رہا ہے۔ بھرتی کی کمی، حریدی یہودیوں کی جنگ سے کنارہ کشی اور فوجیوں کی ذہنی بیماریوں نے اس کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ ہزاروں فوجی اور شہری شدید نفسیاتی صدمات کا شکار ہیں اور طویل علاج کے محتاج ہیں۔

دوسری جانب تل ابیب سمیت کئی شہروں میں نیتن یاھو کے خلاف احتجاج زور پکڑ رہا ہے۔ مقتولین اور قیدیوں کے اہل خانہ نیتن یاھو کو قصوروار ٹھہرا رہے ہیں کہ وہ اقتدار کے لیے جنگ کو طول دے رہا ہے اور اپنے شہریوں کو قید و موت کے منہ میں دھکیل رہے ہیں۔

'گریٹر اسرائیل' کا اعلان، خطے کے لیے خطرہ: اس دوران نیتن یاھو نے کھل کر "گریٹر اسرائیل" کے اپنے استعماری منصوبے کو اپنا ہدف قرار دیا ہے۔ یہ ایک مذہبی صہیونی منصوبہ ہے جو سرزمین فلسطین سے باہر کے خطوں کو بھی اپنے اندر شامل کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔

یہ تبدیلی صرف سیاسی نہیں بلکہ مذہبی اور توسیع پسندانہ جنگ کا اعلان ہے جو خطے کو لامحدود جنگ کی آگ میں جھونک سکتا ہے۔ نیتن یاھو کی یہ سوچ دراصل اس بات کا اقرار ہے کہ قابض اسرائیل کی سیاسی کہانیاں ناکام ہو چکی ہیں اور اب وہ مذہب کو ہتھیار بنا کر اپنے وجود کو دوام دینا چاہتے ہیں۔

اسرائیل نسل کشی سے خود اپنا وجود کھو رہا ہے: آج اسرائیل بظاہر فوجی طاقت سے غزہ کو روند رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ جنگ اس کے وجود کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ اندرون ملک فوج اور معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، بیرون ملک عالمی سطح پر تنہائی بڑھ رہی ہے اور نظریاتی سطح پر وہ گریٹر اسرائیل کے خونی خواب میں ڈوب رہا ہے۔ یہ محض ایک جنگ نہیں بلکہ ایک فیصلہ کن موڑ ہے جو قابض اسرائیل کے چہرے کو دنیا کے سامنے بے نقاب کر رہا ہے۔ ایک ایسا کینسر جو طاقت رکھتا ہے مگر اخلاقی جواز سے محروم ہے، تباہی مچاتا ہے مگر سیاسی طور پر شکست کھاتا ہے اور اپنے وجود کو بچانے کے نام پر اپنی فنا کی بنیاد رکھ رہا ہے۔

21 یورپی ممالک کی مشرقی بیت المقدس میں صہیونی توسیعی منصوبے کی مذمت

غزہ: اکیس یورپی ممالک نے مشرقی بیت المقدس کے علاقے (E1) میں قابض اسرائیل کے نوآبادیاتی منصوبے کی منظوری کی سخت مذمت کی ہے اور اسے خطے کے امن و استحکام کے لیے ایک نہایت خطرناک قدم قرار دیا ہے۔ ان ممالک نے جمعرات کو جاری کیے گئے اپنے مشترکہ بیان میں قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ اس توسیعی منصوبے سے فوری طور پر دستبردار ہو۔ بیان میں خبردار کیا گیا کہ یکطرفہ اقدامات، جیسے یہ نوآبادیاتی منصوبہ، خطے میں تشدد کو ہوا دیتے ہیں اور مشرق وسطیٰ میں امن و خوشحالی کی امیدوں کو سبوتاژ کرتے ہیں۔ قابض اسرائیلی حکام نے گذشتہ روز مشرقی قدس کے علاقے (E1) میں اس منصوبے کی منظوری دی تھی جس کے تحت 3401 سے زائد نوآبادیاتی رہائشی یونٹس تعمیر کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایک نئی نوآبادی بھی قائم کی جائے گی جس کا نام "عشاہل" رکھا گیا ہے اور اس میں 342 رہائشی یونٹس اور متعدد عوامی عمارتیں شامل ہوں گی۔

غزہ کی وزارتِ صحت نے وسائل جنوبی پٹی منتقل کرنے کے صہیونی حکم کو مسترد کر دیا

غزہ: غزہ کی پٹی میں وزارتِ صحت نے قابض اسرائیلی حکام کے اس مطالبے کو سختی سے مسترد کر دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ غزہ شہر سے صحت کے نظام کے وسائل کو جنوبی علاقے میں منتقل کر دیا جائے۔ وزارتِ صحت نے واضح کیا کہ یہ اقدام قابض اسرائیل کی جانب سے باقی ماندہ صحت کے نظام کو تباہ کرنے کی سوچی سمجھی سازش ہے۔ دراصل یہ عمل اس منظم تباہی کے تسلسل کا حصہ ہے جو قابض فوج پہلے ہی ہسپتالوں اور صحت کے مراکز پر مسلط کر چکی ہے۔ وزارت کے مطابق اس اقدام سے دس لاکھ سے زائد شہری اپنے علاج کے بنیادی حق سے محروم ہو جائیں گے اور مریضوں، زخمیوں اور عام شہریوں کی زندگیاں سنگین خطرے سے دوچار ہو جائیں گی۔ وزارتِ صحت نے عالمی اور اقوام متحدہ کے اداروں پر زور دیا کہ وہ باقی ماندہ صحت کے نظام کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے فوری عملی اقدامات کریں اور ضروری وسائل فراہم کر کے شہریوں کی زندگیاں بچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ وزارت نے اس بات پر زور دیا کہ صحت کی سہولتیں ہر شہری کا بنیادی حق ہیں جنھیں ہر حال میں ان کے مقام سکونت پر مہیا کیا جانا چاہیے اور کسی بھی حالت میں اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ صہیونی دھمکیاں ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب قابض فوج نے غزہ شہر میں نئی فوجی کارروائی شروع کرنے کا اعلان کیا ہے اور شہریوں کو جبری بے دخلی کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

قابض اسرائیل کا غزہ پر قبضے کا منصوبہ بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے: مصر

قاہرہ: مصر نے قابض اسرائیل کے اس خطرناک منصوبے پر سخت تنبیہ کی ہے جس کے تحت غزہ شہر پر قبضہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ قاہرہ نے واضح کیا کہ یہ اقدام بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی اور خطے کے امن و استحکام کے لیے براہ راست خطرہ ہے۔ مصری وزارتِ خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ قاہرہ حکومتِ اسرائیل کی اُن منصوبہ بندیوں کو "انتہائی تشویش" کے ساتھ دیکھ رہا ہے جن کے تحت پورے غزہ کے شہروں کو قبضے میں لینے کے لیے حملہ کیا جانا ہے۔ وزارت خارجہ نے اس اقدام کو فلسطینی سرزمین پر غیر قانونی قبضے کو مزید مضبوط کرنے کی کھلی سازش قرار دیا۔

مصر نے اسرائیل کی جارحانہ پالیسیوں پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ چاہے وہ غرب اردن ہو یا غزہ، قابض اسرائیل کی درندگی اور بڑھتی ہوئی جبر کی حکمتِ عملی انتہائی خطرناک ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ جبری بے دخلی کے منصوبے نہ صرف انسانیت کے خلاف مجرمانہ سازش ہیں بلکہ یہ معصوم فلسطینی شہریوں کے خلاف "منظم جرائم" ہیں جو خطے کو مزید جنگ اور تشدد میں جھونکنے اور ثالثوں کی کاوشوں اور فائر بندی و قیدیوں کے تبادلے کے لیے پیش کی جانے والی تجاویز کو نظرانداز کرنے کے مترادف ہیں۔

وزارتِ خارجہ نے زور دیا کہ قابض اسرائیل کا "طاقت کے گھمنڈ" پر مبنی رویہ اور بین الاقوامی قوانین کی مسلسل خلاف ورزی سیاسی حساب کتاب میں ایک سنگین غلطی ہے۔ اس کے نتیجے میں خطے میں مزید بھڑکاؤ پیدا ہوگا اور یہ خطرناک پالیسی دور رس نتائج کے ساتھ علاقائی اور عالمی امن و سلامتی کو تباہ کر دے گی۔

مصر نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر قابض اسرائیل کی غزہ پر مسلط کردہ جنگ کو روکا جائے، فلسطینی شہریوں پر ڈھائے جانے والے جرائم بند کیے جائیں اور سلامتی کونسل اپنی ذمہ داریاں پوری کرے تاکہ مشرق وسطیٰ کو مزید عدم استحکام کے گہرے اندھیروں میں دھکیلے جانے سے بچایا جا سکے۔

یاد رہے کہ گذشتہ ہفتے اسرائیلی کابینہ نے غزہ شہر پر قبضے اور اس کے باسیوں کو جبراً جنوبی غزہ کی طرف دھکیلنے کے منصوبے کی منظوری دی تھی جس پر فلسطینی اور عالمی سطح پر شدید مذمت سامنے آئی اور اس کے نتیجے میں فریقین کے درمیان مذاکرات کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا۔

غزہ پر یہ نسل کش جنگ مسلسل 685ویں روز بھی جاری ہے، جہاں شہری ایک طرف بمباری اور دوسری جانب سخت محاصرے کا شکار ہیں جس نے خوراک اور دواؤں تک کی فراہمی بند کر دی ہے۔ نتیجتاً انسانی اور معاشی صورتحال انتہائی ابتر ہو چکی ہے اور غزہ کے عوام موت کے دہانے پر کھڑے ہیں۔

غزہ پر قابض اسرائیل کی یلغار کی صورت میں تیرہ لاکھ جانیں خطرے میں ہیں: ابو سلمیہ

غزہ: غزہ کے الشفا میڈیکل کمپلیکس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد ابو سلمیہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر قابض اسرائیل نے غزہ شہر پر فوجی یلغار کی تو کم از کم تیرہ لاکھ فلسطینی شہریوں کی زندگیاں براہ راست خطرے میں پڑ جائیں گی اور ہسپتال ان کی طبی خدمت انجام دینے سے قاصر رہیں گے۔ ابو سلمیہ نے کو میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے طبی عملے اور مریضوں کی جانوں پر شدید خدشہ ہے، کیونکہ قابض اسرائیل کی وحشیانہ بمباری اور درندگی کے نتیجے میں پہلے ہی سیکڑوں مریض اور طبی عملے کے ارکان ہسپتالوں کے اندر شہید کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زخمیوں کو رکھنے کے لیے کوئی جگہ باقی نہیں رہی اور شہداء کی تعداد اتنی بڑھ چکی ہے کہ مردہ خانے بھی بھر گئے ہیں۔ ابو سلمیہ نے فوری طور پر اس خونریز جنگ کے خاتمے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ غزہ کے عوام مزید اس اجتماعی قتل عام کے بوجھ تلے نہیں دب سکتے۔ واضح رہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل نے غزہ کی پٹی پر نسل کشی کی بدترین مہم مسلط کر رکھی ہے جس میں قتل عام، قحط، تباہی اور جبری ہجرت جیسے سنگین جرائم شامل ہیں۔ قابض اسرائیل نہ صرف عالمی برادری کی اپیلوں کو نظرانداز کر رہا ہے بلکہ بین الاقوامی عدالتِ انصاف کے جنگ روکنے کے احکامات کی بھی کھلی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اب تک اس نسل کش جنگ میں دو لاکھ دس ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور زخمی ہو چکے ہیں جن میں بڑی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ نو ہزار سے زیادہ افراد تا حال لاپتہ ہیں۔ لاکھوں فلسطینی بے گھر ہو کر دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں جبکہ قحط کی وجہ سے بڑی تعداد میں بچے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور پورا غزہ کھنڈر میں بدل چکا ہے۔

'غزہ کے اسیران پر صہیونی زندانوں میں وحشیانہ تشدد اور جنسی حملے، درجنوں قیدی شہید کیے جا چکے'

رام اللہ: فلسطینی قیدیوں کے حالات پر نظر رکھنے والے ادارے 'کلب برائے امور اسیران' کے میڈیا دفتر نے انکشاف کیا کہ غزہ سے حال ہی میں رہا ہونے والے اسیران کی شہادتوں نے صہیونی جیلوں کے اندر ہونے والے سنگین جرائم کو بے نقاب کر دیا ہے۔ ان شہادتوں کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے اسیران پر وحشیانہ تشدد کا سلسلہ روا رکھا ہے۔ قیدیوں نے بتایا کہ ان کے ساتھ طبی جرائم کیے گئے اور انہیں جنسی حملوں کا نشانہ بنایا گیا جن میں اجتماعی آبروریزی کے واقعات بھی شامل ہیں۔ دفتر نے واضح کیا کہ یہ منظم جرائم کئی اسیران کی شہادت کا باعث بنے ہیں۔ اب تک شناخت کیے جانے والے غزہ کے شہید اسیران کی تعداد 46 تک جا پہنچی ہے، جبکہ مجموعی طور پر سنہ 2023ء میں غزہ پر جنگ کے آغاز سے اب تک 76 فلسطینی اسیران صہیونی حراست میں شہید کیے جا چکے ہیں۔

کلب برائے اسیران نے کہا کہ یہ شہادتیں قابض اسرائیل کی جیلوں میں نہتے قیدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم اور سنگین انسانی حقوق کی پامالیوں کو پوری شدت کے ساتھ عیاں کرتی ہیں۔

واضح رہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ پر قابض اسرائیل کی جارحیت کے آغاز سے ہی صہیونی فوج نے غزہ بھر میں وحشیانہ چھاپہ مار کارروائیاں کر کے وسیع پیمانے پر گرفتاریاں کیں۔ ان کریک ڈاؤنز کا نشانہ بننے والوں میں ڈاکٹرز، معلمین، صحافی اور سرکاری ملازمین تک شامل ہیں۔

اسیران سے متعلق اداروں نے بتایا کہ صہیونی تفتیشی مراکز اور جیلوں میں غزہ کے اسیران کو جسمانی اور نفسیاتی اذیت کے نہایت ظالمانہ طریقوں سے دوچار کیا جا رہا ہے۔ ان کے کھانے پینے، علاج اور حتیٰ کہ کپڑوں تک پر جان بوجھ کر پابندی عائد کی گئی ہے اور بڑی تعداد میں اسیران کو طویل عرصے کے لیے جبری گمشدگی میں رکھا گیا ہے۔

انسانی حقوق کی رپورٹس کے مطابق قابض اسرائیل نے جنگ کے آغاز سے اب تک ہزاروں فلسطینیوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے اہل خانہ کو نہ ان کی خبر ہے نہ ہی مقام حراست کا علم۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی دستاویز کیا ہے کہ کئی اسیران صہیونی تشدد اور طبی غفلت کے نتیجے میں جان کی بازی ہار گئے ہیں۔ یہ صورتحال اس امر کو اجاگر کرتی ہے کہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں اسیران کے خلاف مظالم اور جرائم کی وسعت مزید بڑھ رہی ہے۔

قابض اسرائیل کا فلسطینیوں کی جبری ہجرت کا منصوبہ انسانیت سوز جرم ہے: وزارت داخلہ

غزہ: فلسطینی وزارت داخلہ نے قابض اسرائیل کے اس مجرمانہ منصوبے پر سخت انتباہ جاری کیا ہے جس کے تحت شہر غزہ کا مکمل محاصرہ، دوبارہ فوجی یلغار اور لاکھوں شہریوں کو جبراً بے دخل کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ وزارت داخلہ نے اس سازش کو ایک عظیم انسانی المیہ قرار دیا جس کے نتیجے میں شہر کے تقریباً بارہ لاکھ مقامی اور بے گھر فلسطینی متاثر ہوں گے۔ وزارت داخلہ نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ یہ منصوبہ ایسے وقت میں بنایا گیا ہے جب فلسطینی عوام غزہ کی تمام تر گورنریوں میں قیامت خیز حالات کا شکار ہیں۔ شہری تنگ و تاریک علاقوں میں محصور ہیں جہاں زندگی کی بنیادی سہولیات بھی میسر نہیں اور روزانہ قتل و غارت اور اجتماعی قتل عام کا نہ تھمنے والا سلسلہ جاری ہے۔ وزارت داخلہ نے عالمی برادری اور تمام متعلقہ اداروں سے فوری اپیل کی کہ وہ قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کے لیے عملی اور مؤثر اقدامات کریں تاکہ غزہ کے باقی ماندہ شہریوں کو درندگی پر مبنی ان مجرمانہ منصوبوں سے بچایا جا سکے۔

یاد رہے کہ گذشتہ ہفتے اسرائیلی کابینہ نے غزہ شہر پر قبضے اور اس کے باسیوں کو جنوبی غزہ کی طرف جبری دھکیلنے کے منصوبے کی منظوری دی تھی۔ اس مجرمانہ فیصلے کی فلسطینی اور عالمی سطح پر شدید مذمت کی گئی جس کے بعد فریقین کے درمیان مذاکرات کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

ادھر غزہ پر نسل کش جنگ مسلسل 685ویں روز بھی جاری ہے۔ محاصرہ مزید سخت کر دیا گیا ہے جس نے خوراک اور ادویات تک کی ترسیل کو روک دیا ہے۔ نتیجتاً انسانی المیہ مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے اور شہری جنگی آگ اور محاصرے کی سنگین صورتحال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

غزہ سے جبری اغوا کیے گئے 10 فلسطینی اسرائیلی عقوبت خانوں سے رہا، بھوک اور تشدد سے جسم ڈھانچے بن چکے

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے جمعرات کو غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے متعدد اسیران کو شمال مشرقی خان یونس میں واقع کسوفیم فوجی چوکی کے راستے رہا کر دیا۔ ہمارے نامہ نگار کے مطابق قابض فوج نے غزہ کے 10 اسیران کو کسوفیم گیٹ کے ذریعے رہا کیا جنہیں بعد ازاں دیر البلح کے شہداء الاقصیٰ ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ ان تمام افراد کو ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ رہائی کے بعد ان کی حالت ناگفتہ بہ تھی کیونکہ مجرمانہ تشدد اور مسلسل بھوکا پیاسا رکھنے سے ان کے جسم ہڈیوں کے ڈھانچے بن چکے ہیں۔ واضح رہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پر اپنی نسل کش جنگ مسلط کر رکھی ہے جو زمین، سمندر اور فضا تینوں سے جاری ہے۔ اس درندگی میں اب تک 62 ہزار 192 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے۔ ایک لاکھ 57 ہزار 114 سے زائد زخمی ہیں جبکہ ہزاروں کی لاشیں ملبے تلے دبی ہوئی ہیں جنہیں اب تک نکالا نہیں جا سکا۔ یہ اعداد و شمار تا حال غیر حتمی ہیں۔

لاہور کی بسمہ آصف آسٹریلوی ریاست کی پارلیمنٹ تک کیسے پہنچیں

کینبرا (ایجنسی): 'مجھے ان روایات پر فخر ہے، ہم ایک ایسا سنکسار چاہتے ہیں کہ جہاں ہم اپنے پریوار (خاندان) کے لیے محنت سے روزی روٹی کمائیں۔ عزت سے محنت کا پھل اور محنت کی روزی روٹی آپ کا حق ہے۔' آسٹریلیا کی ریاست کوئینز لینڈ پارلیمنٹ میں بسمہ آصف کی بیک وقت انگلش، اردو اور پنجابی زبان میں کی گئی پرجوش تقریر پر نہ صرف ایوان تالیوں سے گونج اُٹھا بلکہ سوشل میڈیا پر خوب وائرل ہوئی۔

پاکستان کے شہر لاہور میں پیدا ہونے والی پاکستانی نژاد آسٹریلوی شہری بسمہ آصف سنہ 2024 کے انتخابات میں اپنے علاقے کی سنڈیکٹ سے اپوزیشن لیبر پارٹی کی رکنِ پارلیمنٹ منتخب ہوئی ہیں۔ پارلیمنٹ میں اپنی پہلی تقریر میں انھوں نے کہا کہ 'مجھے اپنے پاکستانی اور پنجابی ہونے پر فخر ہے۔ میں یہاں پر اپنی تین آبائی زبانوں پنجابی، ہندی اور اردو میں بات کرنے پر فخر محسوس کر رہی ہوں۔'

بسمہ آصف 28 سال کی عمر میں آسٹریلوی پارلیمنٹ کی رکن منتخب ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے جنوبی ایشیا، انڈیا، بنگلہ دیش میں مشہور ہو گئیں۔

بسمہ لاہور سے آسٹریلیا کیسے پہنچیں؟

بسمہ آصف نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اپنے بچپن میں انھیں ملالہ یوسفزئی کو دیکھ کو تعلیم حاصل کرنا کا شوق ہوا اور انھیں لگا کہ وہ ملالہ کی طرح لڑکیوں کی تعلیم کے لیے کردار ادا کرنا چاہتی ہیں۔ بسمہ اور اُن کا خاندان بہتر مستقبل کی تلاش میں سنہ 2004 میں لاہور سے آسٹریلیا منتقل ہوا۔ اُن کے دیگر عزیز و اقارب لاہور ہی میں رہائش پذیر ہیں اور بسمہ اُن سے ملنے کے لیے اکثر پاکستان آتی ہیں۔

ان کا کہنا تھا کہ آسٹریلیا منتقل ہونے کے بعد انھوں نے انگریزی سیکھی لیکن اُن کی والدہ نے ہمیشہ انھیں اپنی مادری زبان اور روایات کے ساتھ جوڑے رکھا۔ یہ خاندان گھر میں ہمیشہ پنجابی میں ہی بات کرتا تھا۔ بسمہ کا کہنا ہے کہ کساد بازاری کے دنوں میں لوگوں کی ملازمتیں ختم ہوئیں اور اسی وجہ سے انھیں اکنامکس، پبلک پالیسی پڑھنے میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ مختلف سسٹم کا معائنہ کرنے کے بعد انھیں یہ سمجھ میں آیا کہ کیسے پالیسیاں عام عوام پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ اس دوران انھوں نے مقامی کیمونٹی کے مسائل میں دلچسپی لینا شروع کی۔

پبلک پالیسی سے وابستہ شعبے میں ملازمت کے دوران بسمہ نے ایشیائی کیمونٹی کے ساتھ رویوں کو بہتر کرنے کے لیے حکومت کے لیے سفارشات تیار کیں۔

نسل پرستانہ رویوں کو رکاوٹ نہیں بننے دیا: بسمہ آصف نے بتایا کہ وہ جنوبی ایشیائی ممالک سے آسٹریلیا آنے والے افراد کو حکومت کی جانب سے فراہم کی جانی والی عوامی بہبود کی سہولیات کے بارے میں آگاہ کرتی تھیں اور ان سب سرگرمیوں کی وجہ سے اُن کا رابطہ کیمونٹیز کے ساتھ اور بھی مضبوط ہو گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ زمانہ طالب علمی میں انھیں سیاست میں آنے میں دلچسپی نہیں تھی مگر تعلیمی اداروں کے انتخابات میں وہ جس بھی امیدوار کو سپورٹ کرتی وہ انھیں اپنی مہم کی نگرانی اور اس کی منصوبہ بندی کی ذمہ داری دے دیتے کیونکہ کہ 'انھیں لگتا تھا کہ میں ایک اچھی منتظم ہوں۔'

بسمہ آصف کا کہنا تھا کہ 'ایک دن ہمارے حلقے کے مقامی ممبر جو کہ ریٹائرڈ ہونے والے تھے نے مجھ سے رابطہ کیا اور کہا کہ 'بسمہ آپ کیمونٹی میں ملتی جلتی ہیں۔ آپ کے اندر ایک جذبہ موجود ہے تو آپ ایک اچھی چوائس ہو سکتی ہو۔ آپ آسٹریلیا اور کیمونٹی کے لیے مثبت تبدیلی لا سکتی ہیں۔' انھوں نے کہا کہ 'کیا آپ ٹکٹ لینا چاہو گی' تو 'میں نے سوچا کیوں نہیں اور پھر میں نے انتخابی مہم شروع کر دی۔'

'میرے والدین کو جب پتہ چلا کہ میں الیکشن لڑ رہی ہوں تو انھوں نے کہا کہ کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔'

بسمہ آصف کا یہ سفر اتنا آسان نہیں تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ ان کے اس سفر میں نسل پرستی ایک بہت بڑا مسئلہ تھا۔ جس کا مجھے سامنے کرنا تھا۔ انھوں نے کہا کہ ہماری کیمونٹی میں انڈین، پاکستانی اور پنجابی کیمونٹی تھی اور میرا آگے آنے اُن سب کو فائدہ ہونا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ انھیں نسل پرستی پر مبنی رویوں کا سامنا کرنا پڑا، اُن پر آن لائن تبصرے ہوئے لیکن میرا جواب ہمیشہ یہی ہوتا کہ میں تبدیلی لانے کے لیے میدان میں آئی ہوں اور مجھے بہتر مستقبل کے لیے آگے بڑھنا ہے۔

بسمہ آصف نے بتایا کہ الیکشن سے قبل انتخابی مہم میں بھی انھیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ 'بعض افراد انھیں دیکھ دروازے بند کر دیتے جبکہ بعض کے خیال میں اس انتخاب لڑنے کے لیے عمر کم ہے۔' انھوں نے بتایا کہ انھوں نے 'منفی اور برے رویوں' کو اپنی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے دیا کیونکہ اُن کے بقول 'اچھے برے اور مختلف نظریات تو ہر معاشرے میں ہوتے ہیں مگر 'میں سب کو قائل کرنی کی کوشش کرتی تھی۔'

بسمہ کی رول ماڈل ملالہ کیوں ہیں؟

بسمہ کہتی ہیں کہ 'میں 16 سال کی تھی جب میں نے ملالہ یوسفزئی کو ٹی وی پر دیکھا، وہ لڑکیوں کی تعلیم کے لیے آواز اُٹھا رہی تھیں جس سے میں بہت متاثر ہوئی۔' ان کا کہنا تھا کہ 'میں ملالہ یوسفزئی کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ جن سے متاثر ہو کر مجھ میں کچھ کرنے کا جذبہ پیدا ہوا، مجھے لگا کہ اگر ایک چھوٹی سی بچی اپنے حق کے لیے لڑ سکتی ہے تو کیوں نہ میں بھی اپنی آواز اس کی آواز کے ساتھ بلند کروں۔' بسمہ چاہتی ہیں کہ تمام نوجوان، بالخصوص جنوبی ایشیائی ممالک کے نوجوان، اپنے حق کے لیے آواز بلند کریں۔ 'کوئی دوسرا اُن کے لیے آواز نہیں اُٹھائے گا۔ نہیں لڑو گے تو پھر آپ کا اور آپ کے بچوں کا مستقبل تباہ ہو سکتا ہے۔'

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔